وما ہو بقول شاعر

شاہدِ عذرا عذار - ولیلیٰ رخسار - از رنگ صور دلربائے عشق و محبت - گلدستہ گلہائے متنوعہ

توحید و نعت و منقبت

زادہ افکار ابکار پیر میخانۂ طریقت - ساقی عشرت کدۂ حقیقت - مرکز پرکار توحید - نقطہ دائرہ توحید -

ضیائے شمع وحدت - شمع بزم معرفت - برگزیدہ الانفس و آفاق - حضرت مولوی شاہ محمد دلدار علی صاحب

مذاق - بہ نور دیدہ مشتاق - موسوم بہ

کلام دلدار علی مذاق

بہ نہایت ترتیب [illegible] فاضل - مرتضیٰ [illegible] خصائل - [illegible] المجد [illegible] - ذوالفخر الجلی -

جناب مولوی محمد ایثار علی [illegible] جانشین حضرت مصنف علام مرحوم مغفور -

حسب الحکم [illegible] ترتیب -

[illegible] محمد آغا جان [illegible] حضرت مصنف

[illegible] طبع وکٹوریہ پریس [illegible] جلوہ گر گردید

غزل

سچا ہے یہہ بندہ نیازمند تیرا
نیاز کیا کرے مولا نیازمند تیرا

یہہ نقد جان و دل اپنا ہی بہیجے نذر و نیاز
کہ مال و زر نہین رکھتا نیازمند تیرا

پڑا ہون مثل نیاز ہر نہین نیاز کو کچھ
جھکاون مین کیسے ہو سراپا نیازمند تیرا

ہو ہوے نذر و بہی بہاے اشک قبول
بہاے آنکھون سے دریا نیازمند تیرا

مین جان و دل سے ہون ای نازنین تری قربان
فدا ہی جی سے ہمیشہ نیازمند تیرا

نہایت قدمون پہ ہر شے کا سر جھکا دیکھا
ہر ایک چیز کو پایا نیازمند تیرا

حضور مین ہو قبولیت ہدیہ مدح
یہہ پیش کرتا ہی تحفہ نیازمند تیرا

قبول کیجیے مری اس نیازمندی کو
نیازمند ہون تیرا نیازمند تیرا

کھلے ہی بندہ نواز آپکا جو راز و نیاز
تو ناز کرتا ہی کیا کیا نیازمند تیرا

حلاوت دل و جان سے بنا کے لایا ہے
نیاز کے لیے حلوا نیازمند تیرا

سب ہے زمانے مین شیرین کلام مذاق
پڑھے ہے جو وصف لبون کا نیازمند تیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ

پڑھو میں بسم اللہ الحمد مجھ سے حمد حمید کیا
وہی ہے حامد وہی ہے محمود اوسکو احمد نے ہے سراہا

صفات کیا ذات پاک کے ہون ہے سب اوسی ذات کا ظہورا
وہ پاک ذات و صفات سے ہے وہی ہے ذات و صفات اسما

وہی احد ہے وہی ہے واحد وہی احمد ہے وہی نرالا
ہے وحدہ لاشریک لاریب وہ فرید و وحید یکتا

وہی ہے احمد وہی محمدؐ وہی سراہا گیا ہے سبکا
اوسکو حمد و ثنا ہے لایق اوسکو صلّ علیٰ ہے زیبا

اوسیکو پایا کبیر الاکبر ہے اکبر الاکبر اوس کا پایا
ہوالعلی العظیم و اعظم ہوالجلیل الاجل و اعلے

صفات میں پنجتن کے ہیں عقول عشرہ میں ہیں کہن کیا
کہ نور یکذات پانچ تن ہیں نکیون ہون ششدر حواس خمسا

انہیں سے ہیں شش جہت منور انہیں سے چودہ طبق ہیں روشن
ظہور نور محمدی میں ہوے جو بارہ امام پیدا

رسول سلطان جہان ہیں خلیفہ چار اونکے رازدان ہین
امیر اکبر امیر اعظم امیر اغنی امیر اعلیٰ

بزرگ ہین چار یار سرور ہی اک سے اک [illegible] ہین ہجہ — جو اک اک ان مین [illegible] سے ہے پیشوا امت نبی کا
یہی ہے تعریف انکی ہی حق [illegible] کہ اصحاب ہین [illegible] — صحابہ ہوئے [illegible] خدا [illegible] راضی ہوئے صحابا

جو انبیا اور اولیا ہین شہید و صالح ملائکہ ہین
جو اہل ایمان با ولا ہین مذاق کو سب سے ہی تولا

سخن ہی ناخدا دیوان سفینہ بحر وحدت کا — روان اشعار کی بحرون سے اک طوفان ہی کثرت کا
نتھا کچھ امتیاز آلودہ دامن پاک دامن مین — سیہ کاری سے میری نور چمکا تیری عصمت کا
ہی نقل لوح محفوظ اپنے دیوان کا ہر اک صفحہ — وہی لکھتا ہون مین جو ہی نوشتہ کلک قدرت کا
لکھونگا لوح دل پر اب شہادت تیری وحدت کی — قلم ہاتھ آگیا ہے مجکو انگشت شہادت کا
اوسی اک اصل سے ہر فرع نکلی راست تو یون ہے — سمجھتا ایک ہی شجرہ ہون ہفتاد و دو ملت کا
بشکل آئنہ صورت نما ہے ریگ صحرائی — نظر آتا ہی ہر ذرہ مین نقشہ مہر طلعت کا
ہم اپنے قد کو بھی سمجھے ہین ہر ساعت وہی قامت — قیامت ہی کہ یان ہر دم ہی ہنگامہ قیامت کا
تصور ہی کسی صورت کا اوٹھتے بیٹھتے مجکو — اوٹھاتا ہون مین ہر اک انجمن مین لطف خلوت کا

مئے دو آتشہ کو کفر و دین کی لے گئے ساقی سحر
مذاق اک جام مین پی جا یہ مشرب ہی محبت کا

علیم تو ہی کلیم تو ہی سمیع تو ہے بصیر تو ہی — مراد کون و مکان تو ہی ہی مرید حی و قدیر تو ہی
تو ہی ہی ذات و صفات اسما تو ہی ہی ہر قول و فعل سبکا — محیط ہی تو بجملہ اشیا ہر ایک شے کا خبیر تو ہی
تو ہی ہی اول تو ہی ہی آخر تو ہی ہی باطن تو ہی ہی ظاہر — تو ہی ہی مظہر تو ہی مظاہر ظہور تو ہی ظہیر تو ہی

تو آگے پیچھے ہے دائیں بائیں تو نیچے اوپر تو باہر اندر
تو جسم و جان ہے تو ہی جان ہے جہاں میں شمس و قمر تو ہی

ازل سے لے تا ابد ہے او جان تو ہی الآن او کما کان
ہے عرش و فرش سے پاک سبحان ایک حبیب کا سیر تو ہی

تو ہی ہے نے لے پردہ پرے سے والا بدیدہ و دل ہے تو نرالا
کھلی ہوں یا بند ہو وے آنکھیں نظر ہے تا قدر بے نظیر تو ہی

تو ہی مکیں ہے تو ہی مکان ہے تو آپ سیار لامکاں ہے
تو ہی ہے جان اور تو ہی جہان ہے جہان و جان کا منیر تو ہی

تو ہی ہے مشہود تو ہی شاہد تو ہی شہید اور شاہدہ ہے
تو ذکر و شغل و مراقبہ ہے محیط جان دلپذیر تو ہی

تو ہی وجود و عدم ہے جانی تجھی سے ہے سب کی زندگانی
تو ہی ہے اک جان و جہانی بہر صغیر و کبیر تو ہی

تو لا تعین ہے اور تعین تو ہی ہے بے صورتی و صورت
بمعنی نکتہ نواز تو ہی بہ لفظ پھر حرف گیر تو ہی

تو ہی ہے ہادی تو ہی مضل اور تیرا سب اسلام و کفر ہے ظل
ہے حکم سے تیرے حق و باطل شہنشہ بے وزیر تو ہی

تو ہی ہے معبود تو ہی عابد تجھی سے ہے بندگی خدائی
بشر کی امید و بیم تو ہی بشیر تو ہے نذیر تو ہی

بحول و قوۃ ہیں آپ ہی کی یہ جنبشیں اپنے دست و پا کی
تجھی سے ہے لغزش پا پھر آپ ہی دستگیر تو ہی

تو ہی ہے مطلوب تو ہی طالب تو ہی طلب ہے تو ہی عطا ہے
مرید و طالب کا تو ارادہ مراد پیر و فقیر تو ہی

تو ہی ہے میں اور تو ہی ہے تو اور تو ہی انا ہے تو ہی ہے انتا
کلام ما و شما تو ہی ہے سب این و آن کی ضمیر تو ہی

تو ہی ہے ذوق علی اعلیٰ تو ہی مذاق عشق تولا
تو ہی ہے ساقی تو ہی ہے مولا شراب خم غدیر تو ہی

ہے خدا سے یہ دعا ہر دم خدا کا ساتھ ہو
ہر قدم پر سرور ہر دوسرا کا ساتھ ہو

جان و تن ہو نور اللہ و محمد کا ظہور
جل و علے شانہ صلی علے کا ساتھ ہو

ساتھ ہو وے دین و دنیا میں رسول اللہ کا
دونوں عالم میں خدا کا مصطفیٰ کا ساتھ ہو

ساتھ ہو میرا نبی کا عترتِ قرآن کا
مصحف ناطق کلام کبریا کا ساتھ ہو

کام ہوں دونوں جہاں کے خیر اور برکت کے ساتھ
دو جہان میں برکت خیر الورٰی کا ساتھ ہو

ساتھ ہو اُنکا جو ساتھی ہوں رسول اللہ کے
ساتھ ان بندوں کا ہو جنکا خدا کا ساتھ ہو

پنجتن بارہ امام اور چاردہ معصوم کا
چار یار جان نثار مصطفےٰ کا ساتھ ہو

ساتھ ہو حضرت کے آل اصحاب کا احباب کا
صالحین و انبیا و اولیا کا ساتھ ہو

خود معیت میں ہوں خاصان و محبان خدا
جب حبیب خاص محبوب خدا کا ساتھ ہو

خیر سے جسوقت یارب خاتمہ بالخیر ہو
خاتم پیغمبران خیر الورٰی کا ساتھ ہو

ساتھ ہوں حضرت علیؑ حضرت حسنؑ حضرت حسینؑ
خاتمہ کے وقت حضرت فاطمہ کا ساتھ ہو

عشق میں شاہِ شہیداں کے شہادت ہو نصیب
میری قسمت میں شہید کربلا کا ساتھ ہو

یاالٰہی آئیں جسدم قبر میں منکر نکیر
میں نہوں تنہا محمد مصطفےٰ کا ساتھ ہو

خاک سے جسدم قیامت کو اٹھوں میں خاکسار
نور پاک بوتراب با صفا کا ساتھ ہو

حشر کے دن ہاتھ میں ہو دامن آل رسول
شافع روز جزا آل عبا کا ساتھ ہو

جسگھڑی اعمال تلنے کو ترازو ہو کھڑی
اپنا خاتونِ قیامت پارسا کا ساتھ ہو

جب لواء الحمد ہو مولا علی کے سر پہ تاج
حشر کے میدان میں سرالانبیا کا ساتھ ہو

ساتھ سکینوں یتیموں اور اسیروں کے ہو حشر
مجمع محشر میں شاہِ ہل اتی کا ساتھ ہو

ہو دسے آسانی سے طے اکدم میں راہ پل صراط
دو جہان کے رہنما مشکل کشا کا ساتھ ہو

پاس آئیں آل مصطفےٰ اکے گھر ملے فردوس میں
یاالٰہی اہلبیت مجتبےٰ کا ساتھ ہو

ہووے محشر مین محمد کی شفاعت ساتھے
جنت الماوا مین دیدار خدا کا ساتھ ہو

ہو گئے باقی سے دلدار علیؑ ذوق و مذاقؔ
ساقی کوثر علیِ ذو العلا کا ساتھ ہو

عین عفو تو در نگاہ ہمہ
آستانِ تو سجدہ گاہ ہمہ
سر لطف تو سر براہ ہمہ
اے بدر ماندگی پناہ ہمہ

کرم تست عذر خواہ ہمہ

کرتے ہین سالک رہِ وحدت
خاک پا ادنٰی کل کی ہی عزت
قدم بو تراب سے بیعت
گرد نعلین رہروان رہت

شرفِ تکیۂ کلاہ ہمہ

ہون سیہ کار اور بادہ پرست
دُھلے دفتر بدی کا سب یکدست
تیرے ابر کرم کی چھینٹ سے مست
قطرۂ آب رحمتِ تو بس است

شستنِ نامۂ سیاہ ہمہ

توہی واحد احد ہی وتر و صمد
چاہتا ہی مذاقؔ تجھ سے مدد
توہی پروردگار نیک و بد
خسروا تو پناہ می طلبد

اے پناہِ من و پناہ ہمہ

بخدا فضل ہو بندہ پہ جو تیرا مولٰے
آپکے ملنے سے ملتے ہین سبھی یا مولٰے
ہووے صاحب کے کرم سے ابھی بندہ مولٰی
تم جو ملجاؤ تو سب کچھ ملے عقبٰی ہو لے

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

عرش سے تحت سری تک ہے تو ہی تو موجود
کہتے ہیں عابد و معبود تجھے صاحب جود
احد و احمد حامد ہے محمد ہے
تجھ سے حاصل ہوں مرادِ دونوں جہاں کے

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

سرور کون و مکان پشت و پناہ کونین
بہر زہرا و علی و جگر و دل کا چین
میرے سلطان دو عالم ہے شاہ دارین
خوبیاں دونوں جہاں کی ملیں بہر حسنین

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

عابد و باقر و جعفر شہ کاظم و رضا
ہیں جو سردار دو عالم یہ امامِ دوسرا
نقی و شاہ نقی عسکری مہدی ہادی
انکا صدقہ ہو لبریز عیش سے دین و دنیا

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

صدق صدیق کا صدقہ مری تصدیق بڑھا
کر غنی حضرتِ عثمان غنی کا صدقا
عدل فاروق کا صدقہ شک و شبہات مٹا
حضرت شاہ کا صدقہ مجھے دو فقر و غنا

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے

مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

کی دعا برکت کی تمنے جو لیے شاہ امم
تھیں دو حضرت ملی دارین کی انکو باہم
مال و اولاد انسؓ کا ہوا افزون بہم
یون ہی ہین نعمتین جتنی ہین وہ ہون با ناز و نعم

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

عبد رحمن کو دی آپنے جیسی ہو دعا
جس طرح اپنے صحابی کے لئے دی ہو دعا
ویسی ہی میرے لئے ای شہ عالی ہو دعا
کچھ مرے حق مین بھی خیر و برکت کی ہو دعا

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

آل و اولاد جو موجود ہی سب زندہ رہی
نسل قایم رہے پھر میری ہمیشہ ان سے
نیک اولاد بخیر و برکت اونکو دے
دائما جاری رہین فیض تری بخشش کے

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

قرضداری سے سبکدوش کرو ایکبار
نہ غرض شاہ سے مجکو نہ گدا سے سروکار
زیر باری نہ رہے قرض ادا ہو یکبار
عرض ہے اے شہ دارین یہی لیل و نہار

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ساتھ خیر و برکت کے ہو مری عمر دراز
ہو وے نہ سان و گمان غیب سے سامان او رساز
عیش و عشرت سے کرون سیر حقیقت و مجاز
قرض اور فرض ادا ہو مرا اے بندہ نواز

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

بارش ابر کرم سے ترے بدلے احوال
مجھ سے نہ برگ و نوا کو کرو خوشحال نہال
باغ دل پھولے پھلے جی ہو مرادمن بحال
کیجئے حال فقیری مین شہا مالا مال

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

کس سے سائل ہون ہوا تیرے مین اے اہل سخا
مین بھی ہون اے شہ دارین ترے در کا گدا
نکہا تو نے کسی سے بھی کبھی حرف لا
حرمت جاہ و جلال آل کا آپ کے صدقہ

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

یا مکرم نبی اللہ رسول اکرم
اے کریم ابن کریم اکرم آل ہاشم
کرم اکرام ترا کیا کہون اے شاہ امم
اب تو بندہ پہ کچھ ایسا ہو شہا فضل و کرم

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

تو وہ محسن ہی ادا ہوگا احسان تیرا
جان و دل اپنا تری آل کی حب مین فدا

دولتین تیرے خزانہ سے ملی ہین کیا کیا
نقد ایمان اور اسلام اور احسان ملا

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولا
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تیری سرکار ہے سلطان جہان عالی جاہ
ایسی سرکار سے پاؤنین صلہ خاطر خواہ
مدح خوان ہون ترے دربار مین ای شاہنشاہ
تیرے مداح کو مدحت کے صلہ مین للہ

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولا
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ہے کریم اور سخی اور جواد آپ کی ذات
تجھکو کہتے ہین سب اک قبلہ عرض حاجات
وصف کس مُنہ سے ہون کس کام و زبان سے ہون صفات
عرض کرتا ہون ترے روبرو اک بات کی بات

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولا
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

سرورونکا ہے تو ہی سرور عالم سرتاج
تیرے ہی ہاتھ شہا مجھ سے گدا کی ہے لاج
دین و دنیا مین ترا صاحب سلطان ہے راج
نہ ہون دونون جہانین مین کسیکا محتاج

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولا
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

خیر و برکت رہے ہووے نہ کوئی بد حرکت
مال و اولاد نہو فتنہ و شر و آفت
نیک نیت رہے آفات سے ہو امنیت
رزق اور مال مین ہووے مرے خیر و برکت

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

سب طرف پھر کے مین اب تیری طرف مائل ہون
کر شتابی سے تو غنی مجھے مین آئل ہون
بذل و احسان و سخاوت کا ترے قائل ہون
جلد کچھ دو مجھے للہ مین اک سائل ہون

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا ہولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تم رکھو علم حقیقت سے جو ماہر مجکو
جسم اور جان سے رکھو طیّب و طاہر مجکو
ہون ظہور آپ ہی کا جملہ مظاہر مجکو
تم سے صحبت رہے باطن مین بظاہر مجکو

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ذکر مولیٰ مین فراموش ہو سب جان جہان
دین کے کامون مین مضطر ہو ہر دم جی جان
فکر عقبیٰ کی نہ بھولون رہے قایم ایمان
دین ہو دنیا مین رہے دل کا مرے اطمینان

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تم خوشی سے غم تقدیر کو میرے بدلو
تیرے اقبال سے ہو جلد فراغت مجکو
خوش نصیبی سے مری قسمتِ بد ہو نیکو
تنگ آیا ہون خدا کے لیے اب دیر نہو

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے

مال واولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تیرا ہی دستِ شہادت ہی ترا دستِ غیب — ہی کھلا دستِ شہادت تو ڈھکا دستِ غیب
تو ملا دستِ شہادت کہ ملا دستِ غیب — کیمیا ہاتھ لگی خیر سے یا دستِ غیب

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

مین گدا ہون ترا مداح تو شاہِ ممدوح — تو ہی ہی فاتح وفتّاح درِ فتح وفتوح
پاؤں گھر بیٹھے ہی ہو رزقِ جسد رزقِ روح — رزق پاکیزہ کا دروازہ ہو مجھپر مفتوح

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

یا نبیؐ تمکو قسم سیدہ مخدومہ کی — تمکو خاطر ہی بڑی عترتِ معصومہ کی
بڑھے خیر وبرکت روزیِ مقسومہ کی — خیر خیرات مین سب اُمّتِ مرحومہ کی

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ہین جو محبوب ومحب تیرے حبیب الرحمٰن — یعنی محبوب الٰہی وحبیبِ سبحان
دونون محبوبونکا صدقہ کرو بذل واحسان — بخشدو مہر ومحبّت سے مجھے دونون جہان

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال واولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

مال پاکیزہ ملے خیر سے صالح اولاد
خوب ہو خاتمہ بالخیر دل اسدم ہو شاد
دین و دنیا مین رہے خیر و خوشی حسب مراد
رکھیئے دارین مین شاہا مجھے شاد و آباد

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

اچھی صورت سے کہا تمنے طلب کر حاجت
وجہ حاجت طلبی کی ہے یہہ اسے خوش خصلت
خوبصورت کوئی تمسا ہے نہ نیکو سیرت
دیجیئے دولت دارین بخیر و برکت

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

ازازل تا بہ ابد ہووے نہ دولت کا زوال
نعمتون سے رہے گھر بار مرا مالا مال
ملے ایمان اور اسلام اور احسان کا کمال
تندرست اور رہون خوش حال معہ اہل و عیال

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

دائم ایمان سلامت رہے ہر اک جا مین
رہے ثابت قدمی مجکو رہ مولے مین
دین و ایمان پہ قایم رہون مین دنیا مین
آبرو دین مین دنیا مین رہے عقبے مین

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

ہاتھ مٹی کو لگاؤن تو بنے سیم و زر
پارۂ خاک کو اکسیر بناؤن چھو کر

پاؤن پتھر پہ جو رکھدون تو ہو پارس یکسیر — آپ کی دولت پابوس میسر ہو اگر

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

بادشاہ دوجہان شاہ زمان شاہ زمین — دین و دنیا مجھے دولے شہ دنیا و دین
مانگون مین تمسے دعا تم کہو آمین آمین — ہو دعا بندہ کی اللہ اجابت کے قرین

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

معجزہ ہین لب جان بخش مین کیا صلِّ علیٰ — کام جان پاکے کرون شکر ترا صلِّ علیٰ
نام نامی پہ پڑھون نام خدا صلِّ علیٰ — جان و دل سے کہون مین صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

توہی معشوق تجھی سے ہے ظہور عشاق — تیرے ہی نور سے معمور ہین انفس آفاق
ذوق اور شوق مین ہر دم رہے تیرا مشتاق — چھوڑ دے دل سے ترے عشق مین پھر سبکو فراق

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

نعت شریف

نور و ظہور احد احمد ہوا — حامد و محمود و محمد ہوا

ظاہر احد سے ہوا احمدؐ کا نور ۔۔۔ آپ وہ مطلق سے مقیّد ہوا

دفترِ توحید سے اُسکا نزول ۔۔۔ صورت قرآن مجلّد ہوا

نکلا اُنہین حرفون سے ہر جزو و کل ۔۔۔ وہ ہی مُرکّب وہی مفرد ہوا

ح سے احد کی جو مِلا میم حمد ۔۔۔ مدح مین مجموعۂ احمدؐ ہوا

خلق سے لاکھون برس اوّل وہ نور ۔۔۔ حمد مین مشغول جو بیحد ہوا

حق کی تجلّی سے ہوا پھر ظہور ۔۔۔ جلوہ کنان نور محمدؐ ہوا

نور نبیؐ جلوۂ حسن قدیم ۔۔۔ نور علی عاشقِ سرمد ہوا

نور علیؑ فاطمہؑ نورِ حسنؑ ۔۔۔ نور حسینؑ اُس سے برآمد ہوا

چار طرف نور ہر اک یار کا ۔۔۔ بیچ مین وہ نور خدا خود ہوا

پنجتنِ پاک کو جان ایک نور ۔۔۔ لفظ دوئی یان نہین سرزد ہوا

حلم و حیا عدل و صداقت کا نور ۔۔۔ زینتِ ہر گوشۂ مسند ہوا

گرد سب انوار نبیؐ و ولی ۔۔۔ حلقہ مین اک نور کا وہ قد ہوا

نور ملک نے کیا اُسکا طواف ۔۔۔ روحون کا وہ کعبۂ مقصد ہوا

نور سے پیدا ہوا نور و سرور ۔۔۔ محفلِ انوار مین مولد ہوا

جان لیا خلق نے مقصودِ حق ۔۔۔ روحون کا یون حاصلِ مقصد ہوا

جس نے کہ مانا اُسے مومن ہوا ۔۔۔ جس نے نہ مانا وہی مرتد ہوا

نور سے معمور ہوئے دو جہان ۔۔۔ نور سے ہر نیک ہوا بد ہوا

عبد ہوئے نور سے معبود کے
نور سے ہر عابد و معبد ہوا

ارض و سما مین جو سمایا وہ نور
شش جہت اک نور کا گنبد ہوا

خلق خدا نور سے بے انتہا
ملک خدا نور سے بیحد ہوا

باعث ایجاد دو عالم مذاق
عشق خدا حسن محمد ہوا

صل علی نور و علی آل نور
نور خدا نور کا مورد ہوا

احد احمد مجتبی ہی محمد
رسول خدا مصطفی ہی محمد

عیان بندگی سے ہی اسکی خدائی
خداوند بندہ ہنا ہی محمد

مجھے نعت احمد مین حیرت ہی ہر دم
مین حیران ہون کیا جانون کیا ہی محمد

وجودی شہودی ہین وحدت مین حیران
ہی اللہ موجود یا ہی محمد

اسی نام سے مین پکارون خدا کو
عجب نام نام خدا ہی محمد

بمعنی خدا ہی سراہا گیا ہی
محمد خدا ہی خدا ہی محمد

محمد ہی شایان حمد و ثنا ہی
سزاوار صل علی ہی محمد

زمین آسمان جس سے روشن ہین دونون
وہ اک نور بدر الدجی ہی محمد

نہین کوئی موجود ہر دو سرا مین
خدا ایک ہی دوسرا ہی محمد

یہہ دونون ہین ایک اکو دو مت سمجھنا
خدا باطن و ظاہرا ہی محمد

مین حق ہوکے پہنچا حقیقت کو اسکی
ہوا ہون تو مجھکو ملا ہی محمد

مجھے دو بدو ہو گئے دیکھے نہ دیکھے ۔ مری دید ہین جا بجا ہی محمد ۲

شہنشاہ دین سید المرسلین ہی ۔ شہ انبیا اولیا ہی محمد ۲

ہین صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ ۔ وزیر او سکے اور بادشا ہی محمد ۲

محمد علی ایک جان ہین دو قالب ۔ علیؑ مصطفےٰ مرتضےٰ ہی محمد ۲

بصورت بسیرت بظاہر بباطن ۔ حسینؑ و حسنؑ فاطمہؓ ہی محمد ۲

وہ عابد وہ باقر وہ جعفر محمدؐ ۔ وہ کاظم وہ موسیٰ رضا ہی محمد ۲

تقی و نقی عسکری بھی وہی ہی ۔ وہ مہدی ہی ہادی ہدا ہی محمد ۲

وہی ہادی و مہدی مہتدیٰ ہی ۔ ہدایت ہی نور الہدیٰ ہی محمد ۲

وہ محبوب سبحان و محبوب الٰہی ۔ محب و حبیب خدا ہی محمد ۲

کہین ہی وہ معشوق کی کبریائی ۔ کہین عاشق کبریا ہی محمد ۲

یہہ آنکھین تو بن دیکھے کب مانتی ہین ۔ مرا دل تجھے جانتا ہی محمد ۲

وہ صورت مجھے اپنی اے جان دکھلا ۔ خدا جسپہ پیارا ہوا ہی محمد ۲

ہی بندونکا تو ہی خداوند نعمت ۔ سب انعام ہمپر ترا ہی محمد ۲

جسے کہتے ہین سب کلام الٰہی ۔ وہ تیری زبانی سنا ہی محمد ۲

تجھی سے ہی پیدا و ناپید ہر شے ۔ تو ہی ابتدا انتہا ہی محمد ۲

تو ختم الرسل خاتم الانبیا ہی ۔ ترے نام پر خاتمہ ہی محمد ۲

حیات و ممات اور قبر و قیامت ۔ ترے ساتھ ہو یہ دعا ہی محمد ۲

توہی گور کی رات کا ہی اُجالا	توہی نور روزِ جزا ہی محمدؐ
ترا وصل جنت ترا ہجر دوزخ	تری دید دیدِ خدا ہی محمدؐ
جہانمین کسی سے نہ مین ملتجی ہون	یہہ تجھ سے مری التجا ہی محمدؐ
مری مشکلین ہونگی آسان تجھی سے	توہی میرا مشکل کشا ہی محمدؐ
محمدؐ سے ہی عاصیونکا سہارا	گنہگارون کا آسرا ہی محمدؐ
تہین اوّل آخر ہو ظاہر ہو باطن	یہہ سارا ظہور آپ کا ہی محمدؐ
مقام فنا فی الرسول اب کھلا ہی	بہر شان جلوہ نما ہی محمدؐ
توہی اپنا مداح ہی توہی ممدوح	توہی مدح توہی صلا ہی محمدؐ

مئی معرفت سے ہون مست اور مدہوش
مزے مین مذاق آپ کا ہی محمدؐ

جو کہ ناپیدا تھا پیدا ہو گیا	ظاہرا بندہ خدا کا ہو گیا
ہو گئی ظاہر خدائی بندگی	سب خدائی کا ظہورا ہو گیا
خاک کا پہنچا دماغ افلاک پر	وہ زمین پر سربسجدہ ہو گیا
آسمان سے ہو گئی اعلیٰ زمین	فرش اب عرشِ معلّیٰ ہو گیا
آگیا میمِ مجعّد درمیان	میم سے احمد احد کا ہو گیا
سب ظہورِ ذات و اسماء صفات	نور احمد سے نہ کیا کیا ہو گیا
ہو گیا روپوش احمد مین احد	میم کے گھونگھٹ سے پردا ہو گیا

ہی رُخِ محبوب در پردہ عیان
ظاہر اس پردہ سے مکھڑا ہوگیا

یہ عجب پردہ براے نام ہی
کام در پردہ ہمارا ہوگیا

دو جہان اُسکے تماشائی ہوئے
ماشا اللہ اک تماشا ہوگیا

یہ طلسماتِ الہی دیکھکر
اللہ اللہ اک اچنبا ہوگیا

معرفت مین اُسکی حیران ہون مذاق
مین عجب حیرت زدہ سا ہوگیا

خلق مین آٹھون پہر مولود کی ہی دھوم دھام
رات دن شام و سحر مولود کی ہی دھوم دھام

شرق سے لے غرب تک روشن منور ہی جہان
دیکھ اے شمس و قمر مولود کی ہی دھوم دھام

آنکھین جس انسان کی نورِ معرفت سے کھُل گئین
اوسکی منظورِ نظر مولود کی ہی دھوم دھام

ہی ازل سے تا ابد ہنگامۂ نورِ ظہور
دیکھ آنکھین کھولکر مولود کی ہی دھوم دھام

شور و غوغے پر ہی خلقِ عالمِ ہژدہ ہزار
ہر صدا پر کان دھر مولود کی ہی دھوم دھام

ہوگیا کر کور وکر تو دلمین سوچ آٹھون پہر
شش جہت مین غور کر مولود کی ہی دھوم دھام

پنبۂ غفلت کو گوش ہوش سے باہر نکال
ہوش مین ہو بیخبر مولود کی ہی دھوم دھام

جا بجا دہوین مچی ہین جنسے مخلوقات مین
ہر جگہہ نوعِ دگر مولود کی ہی دھوم دھام

دمبدم پیدا ہا ہوتی ہی خلقِ خدا
ہر دم اک مولود پر مولود کی ہی دھوم دھام

ہی سبب سبکی ولادت کا وہ مولودِ کبیر
آس ابو الاکبر سے ہر مولود کی ہی دھوم دھام

ہو رہی ہین گھر نگر مین شادیان آبادیان
باہر اندر گھر بگھر مولود کی ہی دھوم دھام

ہی ہر اک آواز پر مولود خوانی کا سمان
ہر نوا و ساز پر مولود کی ہی دھوم دھام

گلشنِ نیرنگ مین آوازِ نگارنگ ہی
کر رہا ہر جانور مولود کی ہی دھوم دھام

بلبل و قمری کا شور و غل مبارکباد ہی
ہر گل و شمشاد پر مولود کی ہی دھوم دھام

کرتے ہین تسبیح حیوان و جمادات و نبات
چومتے ہین سب شجر مولود کی ہی دھوم دھام

برسے ہی باران رحمت آئی بادل جھوم جھوم
اپکی باری جوش پر مولود کی ہی دھوم دھام

جانور آپس مین دیتے ہین خبر مولود کی
آدمی ہو سنلے خبر مولود کی ہی دھوم دھام

خوش ہین سارے جانور جوشان خرون خشک و تر
شادمان ہین بحر و بر مولود کی ہی دھوم دھام

ماہ سے ماہی تلک اور فرش سے لے عرش تک
جملہ عالم مین مگر مولود کی ہی دھوم دھام

تجکو ہر شئی دے رہی ہی خوش خبر میلاد کی
تو بھی لے غافل خبر مولود کی ہی دھوم دھام

جسکو امت کی خوشی کی ہو خوشی اور غم کا غم
تو خوشی اسکی بھی کر مولود کی ہی دھوم دھام

ہوکے انسان شادیِ مولود پر غصّے ہو
پھنکے شیطان غم نکر مولود کی ہی دھوم دھام

تیرے غصّے سے تجھی پر ہی خدا کا اک غضب
ہم ہین خوش تو توجہ کر مولود کی ہی دھوم دھام

ڈر خدا سے تو بھی کر سنکر خوشی مولود کی
مت غضب سے ہو نڈر مولود کی ہی دھوم دھام

ہوکے ناخوش جس طرح شیطان پہاڑو مین چھپا
چھپ تو گھاٹی ڈھونڈھکر مولود کی ہی دھوم دھام

قبر کہنہ مین کسی ملحد کی چھپ رہ مردہ دل
بھاگ جا گھر چھوڑکر مولود کی ہی دھوم دھام

اس خوشی سے بولہب کا ہوگیا کمتر عذاب
دوزخون مین اسقدر مولود کی ہی دھوم دھام

بولہب کے رشک سے جلتے ہین ناری دوزخی
گرما گرمی پر مگر مولود کی ہی دھوم دھام

مثل شیطان ہجر و ہر مین پھرتا ہی خانہ خراب
تیرے ہمسایونکے گھر مولود کی ہے دھوم دھام

خرچ کرتے ہین مسلمان اس خوشی مین مال و زر
تیرا کافر کیا ضرر مولود کی ہے دھوم دھام

نفع کیا ہمین ضرر پائیگا ای مناع خیر
منع سے کرنا حذر مولود کی ہے دھوم دھام

جیتے جی ہم تو نہ چھوڑینگے خوشی مولود کی
تو غم و غصہ مین مر مولود کی ہے دھوم دھام

گو موحد بنکے مشرک مانع مولود ہے
کلمہ گو یو نہین مگر مولود کی ہے دھوم دھام

محفل مولود ہوتی ہے خدا کے فضل سے
خود بخود کر یا نہ کر مولود کی ہے دھوم دھام

آتے ہین خیر البشر یہ جانکر ازراہ خیر
کرتا ہر فرد بشر مولود کی ہے دھوم دھام

بہر تعظیم اٹھ کھڑا ہو سجدۂ شکرانہ کر
سر جھکا دے خاک پر مولود کی ہے دھوم دھام

کافر و مشرک کی تعظیمون کو ہوتا ہی کھڑا
اٹھ کے یان تعظیم کر مولود کی ہے دھوم دھام

نور احمد کے سبب آدمؑ تھے مسجود ملک
اوسطرف جھک جا جدھر مولود کی ہے دھوم دھام

نے ادب بیٹھا کھلے بندون ہے اٹھ تعظیم کو
رہ کھڑا باندھے کمر مولود کی ہے دھوم دھام

بیٹھ منکر ہم ہین قائم مجلس مولود مین
تو پڑا انکار کر مولود کی ہے دھوم دھام

اس جہانمین منکر و نیز آتی رحمت سے بلا
رحمت عالم کی پر مولود کی ہے دھوم دھام

فکر کر چارون کتابونمین ہے پیدایش کا ذکر
چار مذہب مین مگر مولود کی ہے دھوم دھام

دیکھ لے لا اقسم مین والد اور ما ولد
اس قسم سے جلوہ گر مولود کی ہے دھوم دھام

ہین جو عبد اللہ والد تو رسول اللہ ولد
اللہ اللہ کس قدر مولود کی ہے دھوم دھام

والد و مولود کی خالق نے کھائی ہے قسم
خلقت والد پسر مولود کی ہے دھوم دھام

اس بشارت سے ہین گر آدم نبی آدم مراد — لو البشر خیر البشر مولود کی ہی دھوم دھام

سید اولاد آدم وہ ہی اُنکی آل سے — ماؤلد سے اُسکی ہر مولود کی ہی دھوم دھام

ہی بہر صورت اُسی کا عالم آدم مین ظہور — ظاہرا ہر شکل پر مولود کی ہی دھوم دھام

آدم و حوا سے لیکر آپکے مان باپ تک — ا[..] ہر کس وضع پر مولود کی ہی دھوم دھام

حال پیدایش سراسر ہی صحیفون مین لکھا — سب کتب مین سربسر مولود کی ہی دھوم دھام

شہرہ تھا قبل از ولادت صاحب لولاک کا — بعد [..] اشتہر مولود کی ہی دھوم دھام

مخبر صادق نے دی مولود کی اپنے خبر — تو ہی کاذب بیخبر مولود کی ہی دھوم دھام

اُسکے مولد سے بڑہی مکہ کی قدر و منزلت — گھر [..] کے کسقدر مولود کی ہی دھوم دھام

لات و عزیٰ سر کے بل کعبہ مین دہم سے گر پڑے — سر [..]شون مین زور پر مولود کی ہی دھوم دھام

ٹوٹا سر پھوٹا محل کسریٰ کا ہو کر پاش پاش — کنگرے [..] و در مولود کی ہی دھوم دھام

ہو گیا دریاے ساوہ اور سماوہ خشک و تر — اب [..] جاری مگر مولود کی ہی دھوم دھام

سجدۂ شکرانہ کرنے کو ہی بیت اللہ خم — [..] ہین بام و در مولود کی ہی دھوم دھام

گھر ہین عبد اللہ کے پیدا ہوا بیٹا سپوت — آمنہ بی بی کے گھر مولود کی ہی دھوم دھام

آسیہ مریم ہین حاضر ہاجرہ اور سارہ — [..] خوش خبر مولود کی ہی دھوم دھام

مولد خیر البشر مین جمع ہین حور و ملک — [..] بحضور جن و بشر مولود کی ہی دھوم دھام

حورین گائین آمنہ دلہن کی زچہ گیریان — جنتی الحان پر مولود کی ہی دھوم دھام

محفل مولود مین ہی اُن لب دندان کا وصف — بیچتے ہین لعل و گہر مولود کی ہی دھوم دھام

دائیان اور مائیان خلقِ خدا کی ہین بہم
چل حلیمہ جلد تر مولود کی ہے دھوم دھام

کہہ کے قم قم یا حبیبی کم تنام جبرئیل
لوریان دیے آنکر مولود کی ہے دھوم دھام

خیر خیرات اوسکی آل اولاد صالح مانگ لے
یہ دعا اِسوقت کر مولود کی ہے دھوم دھام

دولتِ دنیا و دین لوٹو خوشی سے اے مذاقؔ
لٹ رہا ہے مال و زر مولود کی ہے دھوم دھام

ہو درودِ خالق و مخلوق ازل سے تا ابد
اُسپہ اُسکی آل پر مولود کی ہے دھوم دھام

ہے عروجِ ماہ سے مولود خوانی اِن دنون
روز افزون ہے خدا کی مہربانی اِن دنون

جسقدر ہو رات دن حضرت پہ ہم بھیجین درود
کیا ہوا اِن روز و نکی ہم سے قدر دانی اِن دنون

کیون نہ بارہ دن ہون بارہ سو مہینونسے بزرگ
بڑھگیا فضل مہ و سال زمانی اِن دنون

بڑھکے اُس ساعت کو بارہ لاکھ سو برسون سے جان
جسگھڑی پیدا ہوئے وہ جانِ جانی اِن دنون

ہر عمل مین پاسے ہر دم نیکیان بارہ کرور
کر تو اعمالِ نکو ہر لحظہ جانی اِن دنون

کر عبادت پڑھ کے بارہ روز مولودِ شریف
گر ہو بارہ گونہ ہر طاعت بڑہانی اِن دنون

پڑھ مناقب روز محبوبِ خدا کی شان مین
ذکر ہو لئے ہے محبّت کی نشانی اِن دنون

رکھ بچھا دل تو ان روزون کو مہمانِ عزیز
یوسفِ مصری کی کر لے میزبانی اِن دنون

اِن دنون مین خیر سے او سپر فدا کر جان و مال
خیر اور خیرات کر جانی و مالی اِن دنون

ذکر کر دار الامانِ آمنہ کا روز و شب
یاد رکھ دولت سرا کی اُجہانی اِن دنون

رات دن مولود اور معراج کا کر تذکرہ
ہے عروجِ اہلِ دل ذکر زبانی اِن دنون

آئے دن حضرت کے اگلے مرسلین کے دن گئے
کیجیے ختم الرسل کی مدح خوانی ان دنون

روز مولود آئے سارے مردہ دل زندہ ہوئے
از سرِ نو ہو گئی پھر زندگانی ان دنون

ہو گئی آخر خریف آئی ربیع الاوّلین
تازہ پیری مین ہوا عشق جوانی ان دنون

حسن محبوبِ خدا کا روز سن قصہ نیا
قصہ یوسف کا سمجھ کہنہ کہانی ان دنون

دُرِ دریاے نبوت نعت کا ہی ہر سخن
نقطۂ ہر لفظ ہی بحر معانی ان دنون

دمبدم ہر روز پیغمبر خدا کے روبرو
بھیجیے پیغام جان و دل کی زبانی ان دنون

نعت مین بیتین بنالین وہ سخنور آج کل
جنکو جنت مین عمارت ہو بنانی ان دنون

بن پڑیگی اونکی مجلس مین بننے کی روز حشر
جو کہ اس جلسہ کے ہین بانی مبانی ان دنون

رات دن ہون شوق دیدارِ شہ دین مین فنا
ہی نظر مین ہیچ سب دنیاے فانی ان دنون

روز افزون عشق اس محبوب لاثانی کا ہی
ہر محب اپنا نہین رکھتا ہی ثانی ان دنون

دور ہی روزانہ شب مولود خوانی کا مذاق ع
بس یہی ہی ذوق روزانی شبانی ان دنون

محفلِ مولود کی تدبیر ہی
جو یہان حاضر ہو خوش تقدیر ہی

خاکسار اسکے شرف سے ہین غنی
ذکر مولودِ شریف اکسیر ہی

سلسلہ اوسکے نسب کا از ازل
تا ابد اک نور کی زنجیر ہی

حضرتِ آدم سے عبد اللہ تک
جلوہ گر اس نور کی تنویر ہی

آدم اک خاکا ہی اس تصویر کا
وہ سراپا نور کی تصویر ہی

صورت اوسکی بو ... — سیرت اوس قرآن کی تفسیر ہی

بات بات اوسکی کلا ... — اللہ اللہ کچھ عجب تقریر ہی

آیا اس دن مین زما ... — پیر کا دن سب دنونکا پیر ہی

پیر و مرشد خلق کا ... — خوش ہر اک طفل و جوان و پیر ہی

سال بھر رہتا ہی ... — محفل مولود پُر تاثیر ہی

سال بھر کیا عمر بھر ... — ظاہر اک تاثیر پر تاثیر ہی

روز مولد سے بصد ... — روز افزون عزت و توقیر ہی

ہر بلا سے جی کو ہی امن ... — آہنہ جاسے کی یہ تاثیر ہی

ہی شب قدر اوسکی پیدا ... — جاگ لے چمکی تری تقدیر ہی

لے خوشی سے دلکی منہ ... — خوش ہو پڑہ مولود کیون دلگیر ہی

خیر سے مولود مین تقد ... — بہر کار خیر کیون تاخیر ہی

گھر بھرا رہتا ہی آل او ... — مجلس میلاد پُر تاثیر ہی

جس مکانمین ہو خوشی ... — خوش بنا وہ گھر ہی خوش تعمیر ہی

ہو جہان نور و ظہور اس ... — وان عیان تنویر پر تنویر ہی

ہی فرشتونسے بھرا وہ ... — نور سے معمور وہ تعمیر ہی

ہین فرشتونمین فرشتے ... — حاضر مولود کی توقیر ہی

جسکا دل مولود سے ہو ... — باغ جنت اوسکی بس جاگیر ہی

سب قصور اوسکے ہین جنت کے قصور
قصر جنت اوسکی پر تقصیر ہی

اس خوشی سے شہ کی عالم شاد ہی
شادئ مولود عالمگیر ہی

ہی شہ کونین کے دامن مین ہاتھ
حشر مین کون اب گریبان گیر ہی

گیسوی سرور کا سودا سر مین ہو
سرنوشت اپنی یہی تحریر ہی

عشق احمد مین گریبان پھاڑتے
شرم عصیان ہمکو دامنگیر ہی

ہی مری غفلت کی ہشیاری وہی
خواب کی میری وہی تعبیر ہی

دیدہ و دل مین ہی صورت کا خیال
وہ تصور ہی وہی تصویر ہی

چومے ہاتھ اُس شہ کے شیرین کوہکن
اونگلیون سے جاری جوئ شیر ہی

چاند اک اُنگلی سے دو ٹکڑے کیا
ہاتھ مین اعجاز کی شمشیر ہی

پھیرتے ہی ہاتھ منہ ہو چاند سا
کب ید بیضا مین یہ تنویر ہی

سنگریزی مثل موسے ہون کلیم
دست موسی مین یہ کب تاثیر ہی

ہو ید بیضا بھی جس سے دست بیع
وہ ید اللہ دست پیر تنویر ہی

قوت بازو ید اللہ اسد
بھائی اُسکا شاہ خیبر گیر ہی

خادمہ دخت سلیمان جنکی ہی
بی بی مخدومہ کی وہ توقیر ہی

شافع ہر دو سرا روز جزا
ایک شبر دوسرا شبیر ہی

ہین جو قرآن کے مفسر اہلبیت
مصحف اہل بیت کی تفسیر ہی

پنجتن برحق ہین مطلق پاک ذات
اونکے حق مین آیہ تطہیر ہی

	لا کلام اونکی بڑہی توقیر ہی		چار قل قرآن کے چار ہیں یار ہیں

نعت مین ہی بامذاق اپنا کلام
واہ کیا اصل علے تقریر ہی

یون تو پڑہ لین گے بہر حال خوشی کرنیکو
تیرے محبوب کا احوال خوشی کرنے کو

یاالہی غم و اندوہ سے ہو ہمکو نجات
اوسکے مولود کی امسال خوشی کرنے کو

ہیچ سے دام بلاکے ہو مجھے چھٹکارا
چھوڑ دے دم مین یہ جنجال خوشی کرنے کو

بزمِ عشرت مین ہی حاضر بسر چشم و بجان
عین غم مین دلِ پامال خوشی کرنے کو

آپ نے آپ کہی اپنی ولادت کی خوشی
کہا مولد کا سب احوال خوشی کرنے کو

اپنے مولود کی کرتے تھے خوشی پیر کے دن
روزہ رکھتے تھے وہ ہر سال خوشی کرنے کو

اے خوشا محفل مولود کہ آتے ہین رسول
معہ اصحاب و معہ آل خوشی کرنے کو

لائے تشریف شریف اپنی بصد جاہ و جلال
خود بدولت بصد اقبال خوشی کرنے کو

صاحبِ خلقِ عظیم آئے بجوش اخلاقی
خوش قد و خوش خند و خوش خال خوشی کرنے کو

آئے مولد مین نبی اور ولی غوث و قطب
جملہ اوتاد اور ابدال خوشی کرنے کو

حاضر مجلس مولود ہین حورین پریان
پہنے پوشاکین ہری لال خوشی کرنے کو

حورین ہین شادی مولد کی ترے ڈومنیان
ہین غلمان ترے قوال خوشی کرنے کو

جمع مولد مین ہین اے شافع ہر نیک و بد
نیک اعمال و بد افعال خوشی کرنے کو

ہم کرتے مولود ترا اے غربا پرور خلق
سب غریب اور ہین کنگال خوشی کرنے کو

خوش ہین سب عالم بنیرنگ ہر اک عالم مین
ہی بہر رنگ بہر حال خوشی کرنے کو

اوڑتے ہین روضہ اقدس پہ طیور قدسی
کھولکے اپنے پر و بال خوشی کرنے کو

تجھ سے اے سیّد عالم ہی جہان شاد آباد
سب جہان ہی تری فی الحال خوشی کرنے کو

پڑھ درود اور سلام اپنے نبی پر ہر روز
ہر شب و ہر مہ و ہر سال خوشی کرنے کو

خوش نصیب اونکا جو مولود کی شادی مین مذاق
خرچ کرتے ہین زر و مال خوشی کرنے کو

منور ہی جو گھر باہر رسول اللہ آتے ہین
ہی مولود آجکل گھر گھر رسول اللہ آتے ہین

کرم فرماتے ہین شاہ عرب ہندی غلامون پر
عرب کے ملک سے چلکر رسول اللہ آتے ہین

علیؑ و فاطمہ شبیر و شبر کو امامون کو
سب آل اصحاب کو لیکر رسول اللہ آتے ہین

محمدؐ بیچ مین چارون طرف ہین چار یار اونکے
ستارون مین مہ انور رسول اللہ آتے ہین

سراپا نور عمامہ عبا تہمد ہی نورانی
وہ اوڑھے نور کی چادر رسول اللہ آتے ہین

ملائک انبیاء و مرسلین اونکی جلو مین ہین
نبی اللہ پیغمبر رسول اللہ آتے ہین

کھڑے ہین انبیاء و مرسلین اونکی سلامی کو
کرو تم بھی سلام اٹھکر رسول اللہ آتے ہین

پڑھو اے اہل محفل الصلوۃ والسلام علیک
صلوائین سب کہو ملکر رسول اللہ آتے ہین

صدائین مرحبا صل علی کی آئین کانونمین
یہ جانا دل نے سن سنکر رسول اللہ آتے ہین

مکین لامکان کی اس مکان مین آمد ہی
خدا کی شان میرے گھر رسول اللہ آتے ہین

حضور احمد مرسل مین کیا تحفہ کرون حاضر
کرون کیا پیشکش لاکر رسول اللہ آتے ہین

تکون ہون شش جہت جاؤن کدہر شیدائی کو
کھڑا ہون پیش در شہ ذر رسول اللہ آتے ہین

نشان ہای پاک اونکا بناؤن سجدہ گہہ اپنی
رکھون نقش قدم سر پر رسول اللہ آتے ہین

یہ ہی اللہ اکبر محفل مولود کا رتبہ
نبیِ خالق اکبر رسول اللہ آتے ہین

خدا کے نور کی ہی روشنی مولود کی شب مین
یہ روشن ہی خدائی پر رسول اللہ آتے ہین

وہ یہان حاضر ہون جنکو بخشوانا ہو گنا ہونکا
محمد شافع محشر رسول اللہ آتے ہین

تکلف برطرف تکلیف دنیا کا گیا سب غم
پڑہو مولود خوش ہو کر رسول اللہ آتے ہین

مذاق اہجا پیالے چل رہے ہین آب کوثر کے
جناب ساقیِ کوثر رسول اللہ آتے ہین

محبت سے نورِ جناب الٰہی
ہوا نور حضرت رسالت پناہی

اوسی نور سے نکلین روحین فرشتے
رسالت پہ دی اوسکی سب نے گواہی

نبی و ولی مومن و کافر اوس سے
ہوے دم مین پیدا بامر الٰہی

اوسی نور سے نکلے اقرار و انکار
جزا اور سزا اور او امر نواہی

اوسی نور سے دوست دشمن کی خاطر
بنائی جو کچھ جنّت و نار چاہی

بنے نور سے خاک و افلاک و انجم
منوّر ہوئے ماہ سے تا بماہی

اوسی زلف و رخ سے ہوا صاف ظاہر
اندہیرا اوجالا سفیدی سیاہی

محمد ہی محمود حق دوسرا ہی
ہر اک سیرت اور صورت اوسکی سراہی

مین حامد ہون محمود کا للہ الحمد
ثنائے محمد ہی حمد خدا ہی

عرب ہی بلا عین احمد بلا میم
منہ اوسکا بعینہ ہی وجہہ الٰہی

جہان تک خدائی ہی صاحب
وہان تک محمدؐ کی ہی بادشاہی

بنا بندہ اللہ عز و جل کا
محمدؐ نبی صاحب عز و جاہی

کہون کس طرح اسکی وصف کماکان
بیان کیونکہ اوصاف ہوین کماہی

ابو الاکبر و کعبۂ دو جہان ہی
وہی عالم آدم کا ہی قبلہ گاہی

ہین محکوم ہژدہ ہزار عالم اوسکے
اوسی شاہ کی شش جہت مین ہی شاہی

اوسیکا ہی خلوت مین جلوت مین جلوہ
اوسی کی ہی جلوہ گری جلوہ گاہی

مذاق آ گئے عرش سے جانب فرش
وہ کرتے ہوئے سیر ملک الٰہی

وہ ہوتے ہوے سارے عالم مین آئے
وہ جان جہان جسم آدم مین آئے

پھر آدم سے عبد اللہ اور آمنہ تک
دکھاتے ہوئے معجزے دم مین آئے

تفاخر ہی اولاد کو مطلب کی
وہ فخر عرب آل ہاشم مین آئے

بڑی ہو گئی ان سے تعظیم مکہ
وہ شہر معظم مکرم مین آئے

بہر شکل ظاہر وہ صورت دکھائے
عجب شکل نور مجسم مین آئے

بجاہ و حشم پیر و مرشد جہان کے
جو انا نہ طفلی کے عالم مین آئے

خریف و خزان جا چکی جب چمن سے
ربیع بہارین کے موسم مین آئے

گیا غم کہ خیر الامم ہو گئے ہم
وہ خیر البشر خیر سے ہم مین آئے

جماعت فرشتونکی آئی خوشی مین
گرد وحشیا مین بھی غم مین آئے

نکالے گئے جو کہ بزم نبی سے
وہ جنت سے نکلے جہنم مین آئے

خوشی رنج وراحت مین ہو لود کی ہو
یہی ذکر ہے شاہی وغم مین آئے

مذاق آئین وہ خیر سے مین قدم لون
مزہ مرحبا خیر مقدم مین آئے

بہ امن وامان ملک دنیا مین آئے
وہ جان جہان آمنہ جی کے جائے

صلوۃ اور سلام اونکو از بہر تعظیم
کھڑے سے ہو کے ہر اک مجلس بنائے

درود ان پہ ہر دم ہو یارب ابد تک
ازل سے وہ امت کا دم بھرتے آئے

کہا امتی امتی ہو کے پیدا
گنہ اپنی امت کے سب بخشوائے

شفیع الامم رحمت عالمین ہین
گئین زحمتین رحمت عالم آئے

صراحی سیمین وطشت زمرد
فرشتے نہلانے کو جنت سے لائے

نہا دھو چکے آب کوثر سے جسدم
تو رضوان نے حلے بہشتی پہنائے

ہوئی آسیا لے کے دستار حاضر
کہ تا فرق اقدس پہ پگڑی بندھائے

بندھی فرق انور پہ جب سبز پگڑی
تو یکسر خضر کے بھی طوطے اڑائے

ملین آکے خوشبوئیان ہاجرہ نے
عجب عطر جنت مین کپڑے بسائے

طبق زر کا لائین نچھاور کو حوا
تو مولد مین جنت کے تحفے لٹائے

سر پاک کی سارہ ہاجرہ نے
بلائین لین اور ہاتھ سر پر پھرائے

اونہین خلد سے دیکھنے آئین مریم | رہین دیکھتی غور سے سر جھکائے
جنہین جیتے جی بیت اقدس مین دیکھا | وہ انوار مکہ مین مریم نے پائے
ملائک مقرب جھلین اونکو پنکھا | قریب آکے جبریل جھولا جھلائے
غلامانہ جن و پری حور و غلمان | کمر باندھے خدمت مین سب حاضر آئے
کوئی عود اگر کو انگیٹھی مین سلگائے | کوئی چونری اور کوئی پنکھا ہلائے
زیارت سے فارغ ہوئے جب فرشتے | تو دیکھنے آنے انسان اپنے پرائے
حلیم و کریم آپ پیدا ہوئے ہین | حلیمہ اونہین دودھ آکر پلائے
ہوا صاحب عدل و انصاف پیدا | نہ ظالم کوئی تا کسیکو ستائے
ہین مان آمنہ اور حلیمہ ہین دائی | کھلائی نبی ام ایمن کہلائے
دل و جان سے ہو مطلب اونکا طالب | ابو طالب اونکی طلب جی مین لائے
بصد ناز و نعمت ابو طالب اونکو | کرے پرورش دل کا مطلوب پائے
اونہین حق سے بیٹا علی ولی سا | نبی حق خدمت مین اپنے دلائے
بڑا خاندان ہے وہ عالی اعلیٰ | محمد ۔ علی جس گھرانے مین آئے
خدائی کو نور نبی و ولی نے | نبوت ولایت کے جلوے دکھائے
خود آیا وہ تنزیہ سے سوے تشبیہ | کہ عرشی و فرشی کو صورت دکھائے
احد عرش پر آسمانو نمین احمد | زمینون مین ہو کر محمد پھر آئے

مذاقؔ اونکو صلّ علیٰ کہہ سنائے

صدف مین رحم مادر کے عجب دُرِّ یتیم آیا
وہ دُرِّ بے بہا خلقت مین با خلقِ عظیم آیا

وصال رحمتِ عالم سے عبد اللہ جیتے تھے
ہوئے مرحوم مان کے رحم مین جب وہ رحیم آیا

قدم باہر رکھا ستّر قدم نے رحم مادر سے
پدر کے حادثہ کے بعد وہ نورِ قدیم آیا

کہ بعد از چھہ ہزار اور پانسو پچاس برسون کے
پس از آدم وہ اس عالم کا حاکم اور حکیم آیا

ارادہ اور قدرت علم و حکمت آکے ظاہر کی
سمیع آیا بصیر آیا کلیم آیا علیم آیا

جمادِ اخرین کو پیٹ مین مان کے اقامت کی
ربیع اوّلین سب مقامون کا مقیم آیا

حمل مین نو مہینے رشکِ مہر و ماہ کے گذرے
مجسّم نور جان سے ہو کے اک نورِ جسیم آیا

بوقت صبح صادق پیر کے دن بارہوین تاریخ
کہو اللہ بسم اللہ رحمن و رحیم آیا

اٹھین تعظیم نورِ پاک کو سب عرشی و فرشی
جہان مین وہ شہِ لولاک با شانِ عظیم آیا

مسلمانو یہ دن جانو مبارک اور سلامت کا
سلامت با کرامت صاحب قلب سلیم آیا

ہوا سب فرش و عرش و لامکان جس نور سے معمور
وہ روشن کرنے اسدم کعبۂ دل کے حریم آیا

ہی اوس خورشید کا مکہ مدینہ مشرق و مغرب
وہ ردِّ شمس دکھلانے قمر کرنے دو نیم آیا

رہے کیا کفر کی ظلمت وہ نور دین اور ایمان
وہ عین عروۃ الوثقےٰ صراط المستقیم آیا

رہینگے دوست خوش دشمن جلینگے نور روشن سے
زہے قسمت قسیم النار و جنات النعیم آیا

کرم اکرام مین آدم سے اپنی ذات اکرم تک
کریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم آیا

عنایت کیا کہین اوس عین رب کی ہم سمجھتے ہین
دکھانے پرورش کی شان وہ رب رحیم آیا

معانی ہین حبیب اللہ کے اک جان اک قالب
پڑے گی موسی و عیسی کو اکدم نفسی نفسی کی
مرے عذرِ گنہ کو رحمتِ غفار آئے گی
ہمیشہ کو رہین ممنون احسان خاص و عام اوسکے

بصورت ہو گیا پردہ احد مین جبکہ میم آیا
پڑہو کلمہ کلامِ امتی کا وہ کلیم آیا
زبان پر نام نامی جب دمِ امید و بیم آیا
بافضال الٰہی خلق پر فضل عمیم آیا

مذاقؔ اس دور مین پیالہ طلب کا کیون رہے خالی
بھر یگا جام مطلب حوض کوثر کا قسیم آیا

عرشی و فرشی جھکے تسلیم احمد کے لئے
نور سے اوسکے نبی آدم مکرم ہو گئے
اسم مین موجود ہو جیسے مسمےٰ کا وجود
خاص صورت پر عموماً ہو گئے سب خاص و عام
سب ہوا نور و ظہور اولین و آخرین
ہو معلم اپنے امی کا وہ علام الغیوب
اوسکو خالق نے بنایا قاسم نار و جنان
بیٹھکر پڑہیئے درود او ٹھکر اوسے کیجے سلام

اٹھہ کھڑے ہو مومنون تعظیم احمد کے لئے
سجدے آدم کو ہوئے تکریم احمد کے لئے
تھی جگہہ نام احد مین میم احمد کے لئے
خاص کر تخصیص اور تعمیم احمد کے لئے
آخرش تاخیر اور تقدیم احمد کے لئے
آگیا علم احد تعلیم احمد کے لئے
دوزخ و جنت بنے تقسیم احمد کے لئے
خاک پر رکھدے تجھے سر تسلیم کے لئے

ہو مرا سر تاج صرف نام نامی آپ کا
نام رکھا ہو مذاقؔ اک میم احمد کے لئے

مظہر کامل ظہور کن فکان پیدا ہوئے

اول و آخر ہویدا و نہان پیدا ہوئے

جوہر اربع عناصر نور جان پیدا ہوئے
دھوم ہی عالم مین شاہِ انس و جان پیدا ہوئے

شاہِ شاہان جانِ جان جانِ جہان پیدا ہوئے

ساعتِ مسعود سے خوش ہون ملائک جن و انس
مولدِ محمود سے خوش ہون ملائک جن و انس
حاصلِ مقصود سے خوش ہون ملائک جن و انس
کیون نہ اُس مولود سے خوش ہون ملائک جن و انس

جسکے صدقہ مین زمین و آسمان پیدا ہوئے

صاحب السلطان سر پر آرا سے عرش کبریا
صاحبِ تاج و براق و صاحب سیف و لوا
صاحبِ معراج و مغفر صاحبِ جیش و لوا
افسرِ فوجِ رُسل سردار خیل انبیا

سرِّ پنہان سرورِ پیغمبران پیدا ہوئے

فخرِ عرش و فخرِ فرش و فخرِ عزّ و فخرِ شان
فخرِ اب فخرِ عرب فخرِ عجم فخرِ جہان
فخرِ بطحے فخرِ یثرب فخرِ انس و فخرِ جان
فخرِ دُنیا فخرِ دین فخرِ زمین فخرِ زمان

فخرِ آدم فخرِ روحِ قدسیان پیدا ہوئے

حامدِ اللہ ہی محمود ہی کونین کا
مولد اوسکا قبلہ وہ معبود ہی کونین کا
ساجدِ خالق ہی اور مسجود ہی کونین کا
وہ مکان اک کعبۂ مقصود ہی کونین کا

جس مکان مین وہ مکین لامکان پیدا ہوئے

تازہ ہی موجِ سخن سے اونکے باغِ کن فکان
پرورش پاتے ہین اونکے قد سے اشجارِ جنان
ہر شجر ہر برگ اونکے شکر مین ہی تر زبان
سرو بے سایہ کا جسکے پرتوہ ہی سب جہان

باغِ عالم مین وہ سرو دلستان پیدا ہوئے

نخلۂ نارِ جبان سے جلگئے اشجارِ کفر
نور ایمان سے ہوئی فی النار دم مین نارِ کفر

اوس گلِ دین سے ہوئی گل نار دم مین نارِ کفر
گلشن اسلام پھولے اور جلے گلزارِ کفر

جبکہ احمد قاسمِ نار و جنان پیدا ہوئے

ہی ظہورِ جلوۂ ذات و صفاتِ کبریا
نورِ رِ وشن مشعلِ تاریکی ارض و سما

قدرتِ حق جلّ و اعلیٰ شانہ صل علی
مطلعِ مہرِ خدا شمس الضحےٰ ۔ بدر الدجےٰ

رشکِ مہر و مہ منیر و مہربان پیدا ہوئے

جبکہ ظاہر مظہرِ جملہ مظاہر ہوگیا
من رانی کی حقیقت سے وہ ماہر ہوگیا

جسنے دیکھی شکلِ طیب اوسکی ظاہر ہوگیا
مسئلہ وحدت وجودِ حق کا ظاہر ہوگیا

کنزِ مخفی مظہرِ ذاتِ نہان پیدا ہوئے

ہی سراپا اوسکا نقشہ شکلِ بیچون و چگون
صاف ہی منہ سے ہویدا شکلِ بیچون و چگون

پس بعینہ ہی وہ مکھڑا شکلِ بیچون و چگون
اونکی صورت سے ہی پیدا شکلِ بیچون و چگون

شانِ بےشان و نشانِ بےنشان پیدا ہوئے

مومنانِ رحمتِ عالم کا کیا کہنا بھلا
ہم گنہگارون کا کیا مذکور ہی نامِ خدا

امتِ مرحومہ کا غبطہ کرینگے انبیا
امتِ عاصی کی اب کیا بات ہی نامِ خدا

امتی گویان شفیعِ امتان پیدا ہوئے

کلمۂ طیب مین ہی ہر بار اک تازہ مذاق
جان و تن سے پڑھ رہا ہے ایکا کلمہ مذاق

اپنے گھر بیٹھے اوٹھاتا ہون مزے کیا کیا مذاق
کلمہ گو ہی اونکا ہر اک رونگٹا اپنا مذاق

ذکر احمد کو سراپا ہم زبان پیدا ہونے

صلی اللہ جمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صل علیہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اوس پہ ہمیشہ ہو وین الٰہی تیری طرف سے سلام و صلوٰتین
جو ہین اہل و عیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ساری خدائی سے اول ہین بعد رسول خدا کے صاحب
سب اصحاب اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حسن ذات و صفات عیان ہے اول و آخر ظاہر و باطن
نور محیط جمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہین قرآن و حدیث مین گویا جذب و سلوک کی انکی باتین
صل علی اقوال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قول شریعت فعل طریقت حال حقیقت ہے احمد کی
معرفت آپ جمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جبریل اوسکے ہے عالی انکا عروج نزول قرآن
اسلئے حال و قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

انکے گمان مین ہے وہ سینہ ہر دم مکہ اور مدینہ
جس دل مین ہے خیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کلک روان قرآنی خط مین دل کی کتاب سیاہ وہ پہ لکھے
کچھ وصف خط و خال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صل علی محبوب خدا کے ہین محبوب جمیع خصائل
خوب ہین جملہ خصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خلق مین آیا خلق الٰہی اوس کامل کی کیا ہو بڑائی
خلق عظیم کمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ساری خدائی نے خدا کی حکم رسول خدا کا قبولا
ہے بخدا اقبال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جانتے ہین سب جن و انسان ہے قبول آدم و شیطان
دیکھو جمال و جلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہین سب خرچ جان جہان ہر حال مین دس محبوب کی پیاس
خوب ہے قیل و قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جی ہے فقیری حال مین ست اللہ غنی کیا نفس غنی ہے
دل جو ہے مالامال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صدقے ہین جی جان تیرے سر مان باپ اہل و عیال
ہے سب جان و مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بہر ہوا ہی روضۂ اقدس کیونکہ نہ تڑپے دل ہی ہمارا
طائر ہے پر و بال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عشق مین اُس مولاے عرب کے بندی بردہ ہون حبشی کا
مین ہون غلام بلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہی یہی ایمان یہی ہی عرفان یہی ہی عشق و محبت یزدان
حب محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ساقی کوثر پیر مغان سے مجکو مذاقؔ وصول ہوا ہی
ذوق وصل و وصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو مرا مجرا قبول ای مرے پیارے رسول
ای مرے اچھے رسول ای مرے پیارے رسول

گلشن باغ قدم ہی تری خاک قدم
کیا کہون مکھڑے کو پھول ای مرے پیارے رسول

بھول کے صاحب ذرا یاد نہ تمنے کیا
بندہ کو اپنے نہ بھول ای مرے پیارے رسول

دیکھ کے تیرا جمال جائیگا میرا ملال
مین رہون کب تک ملول ای مرے پیارے رسول

پیار سے بولو کبھی تم تو ہو پیارے نبی
ای مرے اچھے رسول ای مرے پیارے رسول

تو ہی ہی مقصد مرا تو ہی ہی میرا مدعا
ہو مرا مقصد حصول ای مرے پیارے رسول

تو ہی ہی عرضی مری تو ہی ہی مرضی مری
عرض ہو میری قبول ای مرے پیارے رسول

ایسی تری یاد آئے یاد کی بھی یاد جائے
بھول کو بھی جاون بھول ای مرے پیارے رسول

ہون جو ترا خاک پا عرش پہ ہی سر مرا
گرچہ ہون مین خاک و دھول ای مرے پیارے رسول

ہین جو ترے عاشقین رکھ مجھے اونکے قرین
حشر ہو اونکے شمول ای مرے پیارے رسول

سُن او مرا سخن بہر حسینؑ و حسنؑ
بہر علیؑ و بتولؑ ای مرے پیارے رسول

دیکھنے کا اشتیاق رکھتا ہی ہر شب مذاقؔ

دن ہوئے وعدے کے طول ای میرے پیارے رسول

سلام

السلام اے معنئ اللہ و نور ‏ ‏ ‏ ‏ السلام اے صورت لفظ ظہور

السلام اے احمد ذات احد ‏ ‏ ‏ ‏ السلام اے حمد اللہ الصمد

حامد و محمود و احمد السلام ‏ ‏ ‏ ‏ یا محمد یا محمد السلام

السلام اے فخر فخر الاولین ‏ ‏ ‏ ‏ السلام اے افتخار آخرین

السلام اے دین و ایمان اسلام ‏ ‏ ‏ ‏ السلام اے عین عرفان السلام

یارسول اللہ لو میرا سلام ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی مقبول ہو میرا سلام

ہو سلام اپنا قبول اہلبیت ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی مقبول ہو ہر ایک بیت

لے سلام اللہ کے پیارے حبیب ‏ ‏ ‏ ‏ عاشقون کے درد دل کا ہو طبیب

ہووے صحت اے طبیب غیب دان ‏ ‏ ‏ ‏ پاک ہر اک عیب سے ہو جسم و جان

بھول جاؤن عقل و ہوش اور تن بدن ‏ ‏ ‏ ‏ ہون حواس خمسہ یاد پنجتن

ہو حیات و موت و حشر اس حال مین ‏ ‏ ‏ ‏ جاؤن جنت کو اسی احوال مین

السلام اے چارۂ بیچارگان ‏ ‏ ‏ ‏ السلام اے چارہ ساز بیکسان

مین غریب و عاجز و لاچار ہون ‏ ‏ ‏ ‏ غمزدہ ہون بیکس و بے یار ہون

جانبین گھیری ہین غم نے ہر چہار ‏ ‏ ‏ ‏ یار و یاور ہو برائے چار یار

السلام اے مقتدا و مہتدی ‏ ‏ ‏ ‏ السلام اے رہنما نور الہدی

از علی تا مہدیٔ عالی مقام | ہادیٔ رہ ہون مرے بارہ امام

راہ ہو لے مین رکھون بڑھ کر قدم | ہو رہِ صاحب قدم پر ہر قدم

السلام اے رحمۃ للعالمین | السلام اے رحم خیر الراحمین

عفو ہونگے آپ سے اپنے گناہ | آپ کی رحمت ہے اپنی عذرخواہ

نام نامی ہے شفیع المذنبین | عاصیون کو بخشواؤ گے تمہین

ہے بھروسا مجھکو تیرے نام کا | کام جان ہے تو دل ناکام کا

ہے ترا ہردم سہارا آسرا | تجھ سوا ہے کون میرا دوسرا

میرا حامی یان تو ہی ہے وان تو ہی | ہے مرا دونون جہانمین ہان تو ہی

مین برا ہون یا بھلا ہون یا نبی | ہون گنہگار آپ کا اک امتی

حاضرینِ مجلسِ خیر الورے | مین حضور دل سے کرتا ہون دعا

مومنو آمین کہو بہرِ رسولؐ | ہر دعا میری تمہاری ہو قبول

یا رسول اللہ خدا کے واسطے | انبیا و اولیا کے واسطے

ہو ترقی دین اور اسلام کی | دھوم ہو دنیامین تیرے نام کی

اپنی امت پر کرم فرمائیے | انکے کامون کی طرف مت جائیے

دور کر اندوہ و غم دل شاد رکھ | دین و دنیامین ہمین آباد رکھ

ہر عمل کا دے ہمین نعم البدل | ہر نحوست کو سعادت سے بدل

نام ہو ہر دم ترا وردِ زبان | دمبدم حاصل ہووین سے کام جان

بھیجوں ہر دم حاضر و غائب سلام
اول آخر باطن و ظاہر سلام

ہے جہانتک آپ کا نور و ظہور
تم کو سب کا واسطہ یا نور نور

ظاہر و باطن مرا پر نور ہو
جان و دل اوس نور سے مسرور ہو

دیدۂ و دل کو نظر آئے وہ نور
دیکھوں آنکھوں سے ترا نور و ظہور

تیرے حسن و عشق کا راز و نیاز
دل پہ کھلجائے مرے بندہ نواز

ہو محبت تیری ہی آل اصحاب کی
اہلبیت ازواج کی احباب کی

تیرے قرب ہی سے مجھکو واسطہ
والدین و اقربا کو بخشوا

از برائے اہلبیت خوش خصال
خوش رہیں دارین میں اہل و عیال

بانی مجلس ہوں یا ہوں حاضرین
ہوویں جتنے قارئین و سامعین

یا نبی مقبول ہو سب کی دعا
ہوویں حاصل جان و دل کے مدعا

ہوں جہانتک مومنین و مومنات
زندہ مردہ مسلمین و مسلمات

مغفرت رحمت ہو سبکے حال پر
ہو کرم اور فضل میرے حال پر

بٹ رہی ہیں محفل مولود میں
دین اور دنیا کی سب کچھ نعمتیں

ہوں شہا امیدوار امداد کا
دیجیے حصہ رزق اور اولاد کا

خیر و برکت دے مری اولاد میں
رزق و عمر و علم و دین دو دادین

دائماً جاری مری اولاد سے
سلسلہ تیری محبت کا رہے

صالحوں کے ساتھ ہو موت و حیات
چھوڑ جاوں باقیات الصالحات

نزع کے دم آپ ہی کا دم بھرون — شوق مین جان سے بدن خالی کرون
مرتے دم بھی آپ آجائین اگر — جی کی شادی مرگ ہو بار دگر
خاتمہ بالخیر سے ہے مجھکو کام — یا نبی ختم الرسل خیر الانام
گر جنازہ پر تم آؤ جان من — اُٹھ کھڑا ہون پھاڑ کر اپنا کفن
آتے ہین دفنا کے جب زیر زمین — قبر مین آتے ہین ختم المرسلین
مردہ جیتا ہے بحکم ذوالجلال — کرتے ہین منکر نکیر آکر سوال
کہتے ہین دکھلا کے شکل مصطفے — کون ہین یہہ شخص تو ہمکو بتا
کہتا ہے مومن یہ ہین میرے نبی — اور نہین پہچانتا کافر کبھی
ملتی ہے مومن کو جنت بیحساب — ہوتا ہے کافر گرفتار عذاب
سوئین دولہہ سے بہشتی مومنین — اور پڑین کافر پہ گرز آتشین
مومنو ہو عاشق روے نبی — جان پہچان آپ کی کام آئیگی
جس گھڑی تشریف لائینگے حضور — قبر مین ہوگا عجب نور و ظہور
وہ قدم رکھینگے جسدم ناز سے — جی اوٹھونگا قبر مین اعجاز سے
پاے بوسی سے جناب پاک کی — مردہ پائے گا حیات سرمدی
دامن پاک آپ کا ہاتھ آئیگا — پھر نہ چھوڑونگا کبھی یا مصطفے
موت سے بر آئیگی منت مری — قبر ہوگی بہتر از جنت مری
لونگا جسدم نام پیر دستگیر — کیا کہینگے مجھ سے پھر منکر نکیر

قبر مین ضغطہ کو آئے گر زمین　　ہونگے شاہ بوتراب آکر معین

خاکپائے بوترابی کا غبار　　ہوگا نور تربت بر خاکسار

ناگہان آجائے وقت بعث و نشر　　مردے قبرونسے اٹھین بہر حشر

جمع ہوو ین اولین و آخرین　　ہوو ین جملہ آخرین و اولین

عدل پر آئے خدائے ذو الجلال　　خلق کا کھلجائے ہر نقص و کمال

شان جباری و قہاری دکھائے　　ساری خلقت مین ہو شور ہائے ہائے

کیا کرون ہول قیامت کا بیان　　روح انس و جان پکارے الامان

چھوڑ دین مان باپ بھائی اور بہن　　جورو لڑکے دور بھاگین جان من

وہان ہو کوئی کسیکا آشنا　　ہووے کوئی جی نہ جی کا آشنا

اپنے اپنے حال مین ہون مبتلا　　نیک و بد اعمال مین ہون مبتلا

پوچھتے ہو ہم گنہگارونکی کیا　　ہوو ین حیران انبیا و اولیا

الغرض آدم سے عیسے تک سبھی　　نفسی نفسی وان پکارین سب نبی

اپنی اپنی جان کی سب کو پڑے　　کانپتے ہوو ین کھڑے چھوٹے بڑے

سر رکھے ساری خلائق آن کر　　رحمتہ اللعالمین کے پاؤن پر

رحم فرما رحمتہ اللعالمین　　امتی گویان شفیع المذنبین

آنکھ ملے ہون خلق کا دیکھ اضطرار　　درد مخلوقات سے ہو بیقرار

باندھ کر اوسدم شفاعت کی کمر　　آپ فرمائین یہ چھاتی ٹھونک کر

آج کے دن یہ ہمارا کام ہے
اور شفیع الخلق اپنا نام ہے

حاضر دربار باری ہون حضور
اور کہین رو کر کہ اے رب غفور

مانگتا ہون کچھ نہ بہر فاطمہؓ
نے حسنؑ کے واسطے کچھ مانگتا

بھوکا پیاسا بے گنہ پیارا حسینؑ
دشت غربت مین گیا مارا حسینؑ

مانگتا ہون کچھ نہ اونکے واسطے
اور نہ کچھ سائل ہون اپنے واسطے

ہے گنہگارونکی بخشش کا سوال
سب گنہگارونکو دوزخ سے نکال

نکلیگا لفظ شفاعت منہ سے جب
نکلینگے دوزخ سے سب از فضل رب

ہو کے خوش جنت مین جائینگے نبی
ساتھ لیکر اپنے سارے امتی

ہو تمہارے ساتھ اسدم یہ مذاق
نعت کچھ پڑھتا چلے با اشتیاق

پاس تیرے ہاے جنت مین مقام
تجھپہ تیری آل پر بھیجے سلام

نبی جی کے پیدا ہونے کی خوشی ہے
خوشی کے لئے سارے عالم کا جی ہے

بہر رنگ سارا جہان شادمان ہے
یہہ نیرنگ عالم مین شادی رچی ہے

محمد بنا وین دُنیا کا دولہا
دو عالم براتی جہان امتی ہے

صدا جسکی گونجے ہے نہ آسمان تک
زمین پر وہ شادی کی نوبت بجی ہے

مبارک سلامت کا ہے ہر طرف غل
خوشی جنت مین ہر دھوم اک مچی ہے

کھلا ہے گل باغ ختم رسالت
گل و غنچہ کو کیا ہنسی اور خوشی ہے

وہ اک عطر مجموعۂ انبیا ہی
خدائی معطر ہی خوشبو سبھی ہی

ہوئین دوزخین سرد اوسکے قدم سے
اوہی سے ہر اک دوزخی جنتی ہی

ولادت کے دن سے قیامت تک اوسکی
صدارات دن اُمتی اُمتی ہی

حبیب خدا اشرف انبیا ہی
شرف بخش جملہ رسول و نبی ہی

محمد کے مولد سے مکہ مشرف
شرف کعبۃ اللہ کا مولا علی ہی

گناہون کا ہم سب کے بخشانیوالا
وہی ہی وہی ہی وہی ہی وہی ہی

محمد ہی نام اوسکا ہی وہ قریشی
لقب ابطحی یثربی ہاشمی ہی

خدا ایک ہی اور محمد ہی برحق
ہر اک چار یار و نبین بیشک ولی ہی

نبی مظہر ذات یارون مین ظاہر
صفت صدق و عدل و حیا علم کی ہی

مین لایا ہون ایمان ذات و صفت پہ
صفت اہل اسلام کی بس یہی ہی

محمد کا مظہر ہین خاص آل احمد
ظہور نبی عام یون تو سبھی ہی

مووت ہوئی لا کلام اونکی واجب
یہی بات اسے دوستون واجبی ہی

الہی یہ بندہ ترا جان و دل سے
غلام غلامان آل نبی ہی

سلام علے احمد و آل احمد
اونہین کی سلامی مسلم ہوئی ہی

ہین ملنے کی اوسکی بڑی آرزوئین
بہت حسرتین عمر تھوڑی رہی ہی

اوسے دیکھون ہر آن جان و جہانمین
جہانمین وہی اور جانمین وہی ہی

ہی ساری خدائی کا مختار احمد
نہ کچھ کارخانہ مین اوسکے کمی ہی

مذاق اکی لیجے صلہ حسب دلخواہ محمد جواد وکریم و سخی ہی

ظاہر کیا خدانے جو مولود نور کا
واللہ کیا وہ وقت تھا نور وظہور کا

موسےٰ بنا تھا ہر ملک وجن اور بشر
ہراک شجر حجر پہ تجلی تھا طور کا

روشن تھے آمنہ پہ زمین آسمان کے حال
پردہ اوٹھا تھا آنکھوں سے نزدیک ودور کا

حوا تھین اور مریم و سارہ و ہاجرہ
حجرہ مین اک ہجوم تھا غلمان وحور کا

پیدا ہوئے تو سجدہ کیا امتی کہا
امت کا یہ خیال تھا عفو قصور کا

رضوان جہان سے لایا تھا طشت او صراحیان
کوثر کے آب سے ہوا غسل اوس حضور کا

ہونے لگا وہ نور پہ نور اور جلوہ گر
نہلا کے جب پہنایا لباس اوسکو نور کا

مستی سے اوس نگہہ کی وہ گستاخ ہو گیا
رضوان نے بوسہ لے لیا چشم حضور کا

چلتا تھا اوسکی بزم ولادت مین ساقیا
کوثر کا جام جام شراب طہور کا

چشم ودل و زبان مین مزہ ذوق و شوق تھا
وہ کیف تھا مذاق مزے کے سرور کا

رحمت سے مغفرت سے مجسم تھا وہ رحیم
پتلا بنا تھا رحمت رب غفور کا

تھے زندے مردے خاک کی رحمت سے سرفراز
افلاک پر دماغ تھا اہل قبور کا

برسین زمین پہ چرخ سے رحمت کی بدلیان
بدلا ہوا ہی رنگ زمین کے بخور کا

بدلا زمانہ سرور عالم کے آتے ہی
عالم ہوا کچھ اور شہور و دہور کا

آب کرم سے بجھ گئی آتشکدون کی آگ
"اگر پڑا مقابلہ جب نار و نور کا

بحر سماوہ تر ہوا اور بحر ساوہ خشک
کسرائیوں کے قصر ہوئے منکسر بخاک
پامال عزتین ہوئین عزا و لات کی
شیطانوں کے تخت تخت سلاطین اولٹ گئے
ہیبت سے شاہ دین کی ہوئے گنگ شاہ کفر
بیٹا ہر ایک حاملہ کے اس برس ہوا
سوکھے شجر ہرے ہوئے میوونسے گھر بھرے
مسکین کو قحط جانی سے صبر و سکون ملا
کعبہ کی چھت پہ مشرق و مغرب مین تین جا
کعبہ نے بھی خدا کو کیا سجدہ شکر کا
تھی روشنی تمام سماوات و ارض مین
عبد اللہ باپ آپکے دادا تھے مطلب
مان آپ کی تھین آمنہ خاتون صابرہ
تھین ام ایمن انکی کھلائی زمین پہ
پوشیدہ نور غیب سے رہتا تھا ستر پاک
حاضر تھے خادمی و غلامی مین سب ملک
خوش رہتے فقر و فاقہ و جہد و جہاد مین

جاری یہ معجزہ ہوا اس سے [illegible] کا
تھا زلزلہ زمین کا تزلزل قصور کا
سر خاک پہ جھکا دیا کبر و غرور کا
پلٹا وہ حکم خیر سے شرک و شرور کا
آوازہ تھا بلند نبی کے ظہور کا
صورت کا اور شکل کا عقل و شعور کا
عالم تھا ہر مکان پہ جنان کے قصور کا
تسکین بخش آیا ہر اک ناصبور کا
جھنڈا محمدی تھا عیان سبز نور کا
سر مسجدونکی سمت جھکا ہر کفور کا
روشن ہوا چراغ وہ اللہ و نور کا
بوطالب اک شفیق چچا تھا حضور کا
کیا کہنا انکی دائی حلیمہ شکور کا
چاند آسمان پہ انکا کھلونا تھا نور کا
ننگا ہوا نہ جسم مبارک حضور کا
جھولا جھلاتے تھے غیرت غلمان و حور کا
کرتے وہ صبر و شکر صبور و شکور کا

کافر ذلیل عزت اسلام سے ہوئے | غالب ہوا رسول خدا سے غیور کا
بحر العلوم غیب وہ امی لقب ہوا | عالم ہوا یہ علم خدا کے عبور کا
معراج احمدی کی حقیقت کو حق سمجھ | ہو کر عروج احد ہوا احمد کے نور کا
ذات رسول سے ہین خدائی کے انتظام | بندے سے بند دلبست ہی نزدیک دور کا
ظاہر وہ اس جہان مین ترسیٹھ برس رہا | اول جو حال تھا وہی آخر ہے نور کا
ہی لیلۃ القدر کا بدر الدجے وہی | شمس الضحے اُرخ اُسکا ہی یوم النشور کا
بے صورتی اوسکی ہی صورت اوسکی ہے | ہی سب عدم وجود اوسی نور و ظہور کا
دیکھو تو آنکھ کھولکے اے مردمان چشم | انسان ہر ایک خاک کا پتلا ہی نور کا
پردہ اُٹھا ہی مردم چشم مذاقؔ سے | دل مین مزہ ہی آنکھ و نمین جلوہ ضور کا
صل علی محمدؐ و آل محمدؐ | ہے نور اور ظہور محمدؐ کے نور کا
بہر خدا غلام کی تقصیر ہو معاف | ہر دم قصوروار ہی بندہ حضور کا

دیگر صل مذاقؔ کو خوش سے کیجیے شہا
یہ وقت ہی خوشیکا فرشتے کا سرور کا

ہی بسم اللہ اسم اچھا یا رسول اللہ | ہین رحمن و رحیم اسماء حسنیٰ یا رسول اللہ
ہوا الحمد للہ حامد و محمود و احمد تو | بحمد اللہ محمد تو ہی ٹھہرا یا رسول اللہ
کہا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اللہ نے | کہین صل علی لین نام تیرا یا رسول اللہ
صلوۃ اللہ سلام اللہ تجھپر آل پر تیری | ازل سے تا ابد ہووے ہمیشہ یا رسول اللہ

ملائک انبیا و مرسلین پر ہو سلام اللہ
ہر اک اونمین سلامی ہے تمہارا یا رسول اللہ

رضی اللہ عنہم اور رضو عنہ کہا حق نے
رضائے حق پہ راضی تھے صحابا یا رسول اللہ

نکیون ازواج و ذریت ہون یکسر طیب و طاہر
کہ تو ہے طیب و طاہر سراپا یا رسول اللہ

ہین سب ازواج راضی آپکی مرضی پہ واجب ہے
بہر واحد رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ

نقیب اثنا عشر ثابت ہے نشا ہالفضل قرآن سے
ہوے اثنا عشر تیرے آئمہ یا رسول اللہ

تمامی تابعین اتباع و تبع التابعین ٹھہرے
کیا جب اتباع شرع تیرا یا رسول اللہ

خدا کی خلق تیری امت دعوت اجابت ہے
ہے سب خلق خدا پر تیرا دعوی یا رسول اللہ

تو وہ فخر رسولان جہان عیسیٰ دوران ہے
ترا کلمہ پڑہے آکر مسیحا یا رسول اللہ

مسیحا سے تری آنکھونکے سب بیمار اچھے ہین
اشارون مین جلادیتے ہین مردا یا رسول اللہ

گروہ انبیا کو امتی ہونیکی خواہش تھی
تری امت نے ہے پایا وہ رتبہ یا رسول اللہ

کہونگا رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اس جا
کہ ذکر امت مرحومہ آیا یا رسول اللہ

بیان کیا مرتبہ ہو تیرے یارون دوستدارونکا
خدا ہے دوستدار اور یار اونکا یا رسول اللہ

تو وہ محبوب سبحانی وہ محبوب الٰہی ہے
محب تیرا حبیب اللہ ٹھہرا یا رسول اللہ

خدا کا پیار تجھ پر تو خدا کا ایسا پیارا ہے
ہوا پیارا خدا کا تیرا پیارا یا رسول اللہ

ترے خادم غلامونکو خدا نے صاحبی بخشی
وہ ہم بندونکے ہین مخدوم و مولا یا رسول اللہ

غلامی پر تری اللہ میان کچھ ایسے ریجھے ہین
غلامون کو ترے مولا بنایا یا رسول اللہ

نکیون ریجھے خدائی آپ کی شکل و شمائل پر
خدا کو تمنے صورت پر رجھایا یا رسول اللہ

خدا خود اپنی صورت کو کیسے پیدا آپ کی صورت
ہوا صورت پہ اپنی آپ شیدا یا رسول اللہ

تری صورت سے ہین اک معنیٔ بیصورتی پیدا
تری صورت ہی شکل نقطۂ معنی یا رسول اللہ

پھر صورت مٹادون جبکہ صورت اپنی معنی مین
کھلین تب صورت و معنی کے معنی یا رسول اللہ

کرشمہ دامن دل میکشد ہر جا کہ جا اینجاست
ترا ہی جانِ من دلکش سراپا یا رسول اللہ

صفت بالونکی ہی اک نور ذات بحت سربستہ
کھلا گیسو ہی پیچان کا معمّا یا رسول اللہ

ترے سر موی گیسو مین بندھی ہی اک شبِ معراج
شبِ معراج کا کیا کھولون عقدا یا رسول اللہ

خدا کے نور کی اک شمع روشن قد ہی سر تا پا
سراپا روشنی کا کیا ہو سایا یا رسول اللہ

سراپا کیا لکھون حلیہ مبارک تیرا کیا لکھون
تو ہی اک صورت حق کا مثنیٰ یا رسول اللہ

مکان و لامکان مین سب زمینین و آسمانو نین
تمہارا جسم نورانی سمایا یا رسول اللہ

وجود پاک موجودات کی ہی جان کی جان ہی
قدِ جان کا ہوا معدوم سایا یا رسول اللہ

ملک حور و پری سب چھاؤن پر ہین تیری دیوانے
نہین ملتا ہی تیرے قد کا سایا یا رسول اللہ

صفاتِ حق ہین پنہان جس طرح ذاتِ قدیمہ مین
نہان ہی تیرے قد مین قد کا سایا یا رسول اللہ

زبان ہی لوح محفوظ آپ گویا مصحفِ ناطق
کلام اللہ ہی تیرے منہ کا کلمہ یا رسول اللہ

ترا منہ آفتاب حشر ہی قد ہی سوا نیزہ
جلالت منکر محشر کو دکھلایا رسول اللہ

ترا دیوان خانہ حشر دوزخ قید خانہ ہی
ہی جنت ایک عشرتخانہ تیرا یا رسول اللہ

گلستان کا ترے آدم ہی گل جبرئیل بلبل ہی
ہی شیطان تیرے خارستان کا کانٹا یا رسول اللہ

بسی ہی ہشت جنت کی تجھی سے اک نئی بستی
بسا ہی نو فلک کا نو محلہ یا رسول اللہ

ہی خلوتخانہ تیرا فرش سے عرش معلی تک
ہی خلوتخانہ دل کا عرش اعلی یا رسول اللہ

جہان ہی جانتا پہچانتا صورت کو سیرت کو
سبھون نے تجھکو جانا اور مانا یا رسول اللہ

زروے دوستی و دشمنی سارے زمانے مین
زبان زد ہی تمہارا ذکر و چرچا یا رسول اللہ

تمہاری یاد مین سب یاد والے بھول والے ہین
نہ تمکو بھولکر بھی کوئی بھولا یا رسول اللہ

صفاتی اور ذاتی اور جمالی اور جلالی کا
سب اسمار کمالی کا خلاصہ یا رسول اللہ

رسول اللہ بس باقی ہوس بس وردہی اپنا
یہی بس رہگیا باقی وظیفہ یا رسول اللہ

محمد ہی مربی اپنا اور اللہ ربی ہے
مجھے اب پرورش کا اپنی غم کیا یا رسول اللہ

تجھی سے پرورش ہی جیسے لاچارون غریبونکی
تو ہی عاجز نوازا چارہ سازا یا رسول اللہ

کرم سے تیرے صحت ہوئے جسمانی و روحانی
سلامت باکرامت دل ہو میرا یا رسول اللہ

خدا کا تو ہی بندہ بندگی مین تیرے ہم بندے
خدایا صاحبا بندہ نوازا یا رسول اللہ

رہے دنیا و دین مین تجھ سے عزت ابرو میری
تو ہی ہے آبروے دین و دنیا یا رسول اللہ

روا ہو خود بخود ہر ایک حاجت احتیاج اپنی
خدا رکھے مجھے محتاج اپنا یا رسول اللہ

مرے ہر کام مین دنیا و دین کے خیر و برکت ہو
ملے با خیر و برکت دین و دنیا یا رسول اللہ

جو تم ملجاؤ بندہ کو صاحب ملگیا سب کچھ
ملے دنیا و دین عقبی و مولی یا رسول اللہ

کرو فضل و کرم سے اپنے مالامال دنیا مین
غنی ہو کر کرون مین ترک دنیا یا رسول اللہ

کمال دنیوی دیگر کمال دین و ایمان دو
کہ کامل ہو کے چھوڑون دین و دنیا یا رسول اللہ

نہ دنیا اور عقبی ہی ملی اور نے ملا مولی
ملے مولے تو چھوڑے سبکو بندہ یا رسول اللہ

خدا ہی جانے کیا ہوں فقر غنی ہوں او نہ ہوں محتاج
نہ تارک ہوں نہ ہوں متروکِ دُنیا یا رسول اللہ

رموز الفقر فخری کی شہا تو کھول دے مجھ پر
کھلے تا سرِّ عائل اور اغنی یا رسول اللہ

نہیں ہے نفس کافر کیش بدکردار کہنے مین
کروں کیا آپ ہی فرمائیں اچھا یا رسول اللہ

گنہ چوری چھپے کرتا ہوں خلق اللہ مین دن رات
خدا کا چور ہوں اور چور تیرا یا رسول اللہ

نہ راہِ فرض و واجب ہیں ہوئی کچھ پیروی مجھ سے
نہ چل پایا تری سنت کا رستا یا رسول اللہ

نہ یاد آیا طریقہ مستحبات و نوافل کا
طریق شرع و دین اسلام بھولا یا رسول اللہ

رہا قرب فرائض پاس اور قرب نوافل پاس
نہ پاس قرب فرض و نفل رکھا یا رسول اللہ

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و فطر و فدیہ
جہاد و جہد سے کچھ بھی نہ جانا یا رسول اللہ

خدا ہی جانے کس مصرف کا اور کس کام کا ہونگا
مین ناکارہ نکما ہیچکارہ یا رسول اللہ

نبھانا جسنے نے مانا رسول اللہ کا کہنا
ہوا نہ علم کا اور نہ عمل کا یا رسول اللہ

ہوئی گو مجھکو آگاہی اوامر اور نواہی سے
اوامر اور نواہی کو نہ سمجھا یا رسول اللہ

کروں کیا شکر سب کچھ آپکا ممنون احسان ہوں
ہوا کچھ بھی نہ مجھسے شکر تیرا یا رسول اللہ

نہ ہو نبھا مژدہ کچھ تیری رسالت کا ہدایت کا
نہ کچھ تبلیغ کا پہونچا اجورہ یا رسول اللہ

نہ قرآن کی تلاوت کی نہ قربے سے مودت کی
ملے دونوں مجھے قرآن و قربا یا رسول اللہ

یہ ناشکری کہ ہر دم شکر کے بدلے شکایت کی
کیا کفران نعمت مینے کیا کیا یا رسول اللہ

ہوا مجھسے نہ برتاؤ شریعت کا طریقت کا
نہ برتا زہد و تقوی فقر و فاقہ یا رسول اللہ

حقیقت معرفت کو بھی نہ جانا اور نہ پہچانا
نہ سمجھا ہے حقیقت معرفت کیا یا رسول اللہ

کلام اسمین نہین اک کلمہ گو ہون تیری امت کا — زبان و دل سے پڑہتا ہون کلمہ یا رسول اللہ

مرا تو عالم ارواح کا ہی جانا پہچانا — اوسی پہچان سے اب تجکو جانا یا رسول اللہ

ازل سے تا ابد مومن ہون تیرا کلمہ گو تیرا — ظہور و نور مین مسلم ہون تیرا یا رسول اللہ

کہون کیا آدم و حوا سے مان اور باپ تک پہنچے — چلا آتا ہون تیرا نام سنتا یا رسول اللہ

نہین دیکھا بظاہر غیب پر ایمان لایا ہون — شہادت کا تری پڑہتا ہون کلمہ یا رسول اللہ

تمہارے ہجر جان سے دل جو میرا آشنا ہووے — تو یہ قطرہ بھی ہووے دم مین دریا یا رسول اللہ

غریق رحمت حق ہون کرم سے تیرے سر تا پا — اگرچہ غرق عصیان ہون سراپا یا رسول اللہ

برائی کے سوا کچھ بھی ہوئی مجھ سے نہ ایمانی — تمہارا ہون برا ہون یا ہون اچھا یا رسول اللہ

قضا پر اپنی رکھنا مجکو راضی صابر و شاکر — نہ صبر و شکر کو تم آزمانا یا رسول اللہ

یہ نالایق نہین لایق تمہارے آزمانے کے — نہ ہم نالایقون کو آزمانا یا رسول اللہ

ترے شوق خط و رخسار مین جامہ سے باہر ہون — بناؤن لاکھ صورت کا لفافہ یا رسول اللہ

گنہگار ایک مجھ سا اور شفیع عاصیان تجھسا — ہوا کوئی نہ ہے کوئی نہ ہوگا یا رسول اللہ

محبت مین تری بیہوش ہو جاؤن حبیب اللہ — نہ آئے ہوش محبوب و محب کا یا رسول اللہ

محب تیرا ہون تیری آل کے پیدا قیامت تک — مری اولاد صالح ہو ہمیشہ یا رسول اللہ

محبت تیری آل اولاد مین میری رہے قایم — کہ نسلاً بعد نسلٍ ہون احبا یا رسول اللہ

مری اولاد سے کثرت ہو تیرے کلمہ گویونکی — ہمارا کام ہو اور نام تیرا یا رسول اللہ

ترے اخیار امت ہوئین اس کثرت سے محشر مین — کرین سب انبیا امت پہ غبطہ یا رسول اللہ

خدا کے قرب سے سرمست رہوں میں خود بخود بیخود
خودی کو دور کر میری خدارا یا رسول اللہ

کھلی ہیں جب سے آنکھیں ہے نظر عین عنایت پر
تو عین دھیان انظر الینا یا رسول اللہ

کبھی در پردہ آنکھوں میں تری تصویر نورانی
کھنچا ہے پتلیوں پر تیر التفاتا یا رسول اللہ

کسی صورت دکھا دو اک جھلکڑا اپنے مکھڑے کا
دکھا دو اپنے مکھڑے کا جھکڑا یا رسول اللہ

بہر صورت نہیں ہے اور ہے تو کیا کروں ہے ہے
دکھا دے اپنی صورت مجکو ہا ہا یا رسول اللہ

مری جان تیری صورت دیکھنے کو ہم ترستے ہیں
ہے صورت دیکھنے کو جی ترستا یا رسول اللہ

جگر ہے مضطرب دل ٹوٹتا ہے جی تڑپتا ہے
نہ جان و دل جگر کو اتنا تڑپا یا رسول اللہ

دل مہجور کے رونے پہ ہوتا ہے جگر ٹکڑے
پھٹا جاتا ہے اب میرا کلیجا یا رسول اللہ

کبھی تو جاگتے سوتے زراہ دلبری آجا
رہے کچھ تو تسلی اور دلاسا یا رسول اللہ

خدا ہی دو دو باتیں ہوں تو ہیں صاحب سے بندہ کی
تری باتوں کا ہے مشتاق بندہ یا رسول اللہ

نہ دیکھا تجکو جیتے جی تری صورت پہ مرتے ہیں
دکھا دے مرتے دم تو اپنا مکھڑا یا رسول اللہ

نہ رہی عصمت و شرم و حیا محبوبی و محجوبی
نہ در پردہ محبوب سے بھی شرما یا رسول اللہ

ہے دلدار علیؑ محرم حریم دیدۂ و دل کا
جو نا محرم ہو تو کر اس سے پردا یا رسول اللہ

ہمیں ہر طرح پر گر ہیں نہیں ہو ہمیں نہیں ہیں ہو نہیں
تم آئے اب گیا میرا سہارا یا رسول اللہ

جو تیرے دوست دشمن ہیں وہ کیونکر دوست دشمن ہیں
جو دشمن ہو مرا دشمن ہے تیرا یا رسول اللہ

ہمیشہ پاس رکھنا تم مرے پاس آنے والوں کا
جو مجھ پاس آگیا تجھ پاس آیا یا رسول اللہ

جو کھو کر اپنکو ڈھونڈیگا وہی تجکو پائے گا
جو کھویا آپ کو تو تجکو پایا یا رسول اللہ

رہے ایمان سلامت عاقبت بالخیر ہو اپنی
غرض ہو خاتمہ بالخیر اپنا یا رسول اللہ

ہین آپ ہی آپ حال اپنا ہر اپنے آپ پر ظاہر
کہین کیا آپ سے احوال اپنا یا رسول اللہ

سوا تیرے نہین مجھ مین برائے نام بھی باقی
ترے نام مبارک سے ہون جیتا یا رسول اللہ

نکالے جب فرشتہ آکے میری جانکو تن سے
بجائے روح نکلے نام تیرا یا رسول اللہ

نہ ہووے دست عزرائیل قبض روح پر قابض
تمہارے دست شفقت کا ہو قبضہ یا رسول اللہ

سوا تیرے شریک شادی و غم کون ہی میرا
مری تجہیز و تکفین آکے کرنا یا رسول اللہ

ترے آنے سے عزت آبرو ایسی ہو مردہ کی
کہ زندون سے مرا بڑھ جاے مردا یا رسول اللہ

فرشتونکو ملے پانی جو میرے غسل میت کا
تبرک جان کرلین قطرہ قطرہ یا رسول اللہ

زمین ہو آسمان گرتے ہی میرے غسل کا پانی
ہر اک قطرہ سے پیدا ہو فرشتہ یا رسول اللہ

دعای مغفرت ہر ہر فرشتہ حشر تک مانگے
رہے روح الامین آمین کہتا یا رسول اللہ

نہین مرنے کا غم ساتھ ہو میرے جنازہ کے
تم آگے ہو مرے پیچھے جنازا یا رسول اللہ

پڑھیگا تہبہ مرقد مکان لامکان سے بھی
جو تونے قبر مین مجکو اوتارا یا رسول اللہ

نماز اپنے جنازہ کی پڑہانا تو ولی بنکر
کہ تو ہی والی و وارث ہی اپنا یا رسول اللہ

مری تربت زیارتگاہ مخلوق خدا ہوگی
جو مٹی دینے مجکو تو خود آیا یا رسول اللہ

تم آئے قبر مین منکر نکیر آئین تو آنے دو
اب آنیکا ہی اونکے مجکو ڈر کیا یا رسول اللہ

ترا رب کون ہی مجھ سے اگر پوچھا فرشتون نے
اشارہ تیری جانب کو کرونگا یا رسول اللہ

گواہی کے لئے گردو فرشتے آئے اچھے ہین
گواہ اقرار کے ہو جائین اچھا یا رسول اللہ

فرشتے کیا خدا کے سامنے اقرار ہی مجکو
خدا شاہد ہی اقراری ہی بندہ یا رسول اللہ

قدم تیرے پڑے ویرانے مین ہو شادی و آبادی
مین بیٹھون قبر مین بن ٹھن کے دولہا یا رسول اللہ

بنے جنت مرا مرقد مین سوؤن پاؤن پھیلا کر
نہ اک ذرہ زمین کا ہووے ضغطا یا رسول اللہ

فشار قبر ہو بہتر مجھے آغوش مادر سے
زمین شفقت کرے مان سے زیادہ یا رسول اللہ

رسول پاک تم آجاؤ جب بندہ کے مرقد مین
تو میری قبر ہو مکہ مدینا یا رسول اللہ

تماشا گاہ خلق اللہ ہون مر کر ملا تجھ سے
لگے مرقد پہ میرے کیون نہ میلا یا رسول اللہ

نہ ہو ہول قیامت نام کو جب حشر ہو قایم
اُٹھون مرقد سے تیرا نام لیتا یا رسول اللہ

خدا کے آگے رسوائی نہو میرے گناہونکی
نہون مین مجمع محشر مین رسوا یا رسول اللہ

قیامت کو شہا شان جمالی اور جلالی سے
دکھانا دوست اور دشمن کو جلوا یا رسول اللہ

زمین تانبے کی ہو جب آفتاب آجی سوا نیزے
لواء الحمد کا ہو سر پہ سایا یا رسول اللہ

عذاب حشر کے بدلے ثواب و اجر حاصل ہو
مری زحمت بدل رحمت سے کرنا یا رسول اللہ

شفیع المذنبین اور رحمۃ اللعالمین تو ہی
ہمین تو مغفرت سے اپنی بخشا یا رسول اللہ

اولو العزم انبیا نفسی کہین تو امتی بولے
قیامت مین ہو تیرا بول بالا یا رسول اللہ

تم آجاؤ گران باران عصیانکے جو پلے پر
گران پلہ ہو میزان عمل کا یا رسول اللہ

تمہارے دم قدم سے ہووے راہ پل صراط آسان
بہ آسانی ہو طے اکدم مین رستا یا رسول اللہ

ظہور نور تیرا جنت الفردوس مین دیکھون
مجھے آنکھون سے دوزخ کو نہ دکھلا یا رسول اللہ

خدا کا ہووے دیدار اور محمد کی شفاعت ہو
رہے ہمسے گنہگارون کا پردہ یا رسول اللہ

عملی قدم اب جنت الاعلیٰ میں داخل ہوں
تری امت کے سب ادنیٰ و اعلیٰ یا رسول اللہ

غلامی شاہزادوں کی ملے بندہ کو جنت میں
وہی ہیں میرے آقا میرے مولا یا رسول اللہ

رہیں اہل و عیال اپنے بھی اہلبیت کے خادم
کہ جنت میں ملے خدمت کا درجہ یا رسول اللہ

ازل سے تا ابد یہ آن اور یہ شان ہیں شاہا
ہمیشہ ساتھ ہو میرا تمہارا یا رسول اللہ

دعا کیا کیجے حق میں تیرے ہر دم مرتبہ تیرا
کرے اعلیٰ سے اعلیٰ حق تعالیٰ یا رسول اللہ

شہنشاہ زمین ہو تم شہنشاہ زمان ہو تم
میں ہوں مداح شاہنشاہ والا یا رسول اللہ

امیدیں بخشش شاہی سے ہیں مداح کو سب کچھ
خزانہ سے تو اپنے کچھ تو دلوا یا رسول اللہ

زبان پر آپکے لفظ نہیں گاہے نہیں آیا
گدا سے اپنے ہوں ہاں کچھ تو فرما یا رسول اللہ

ملے اسکا صلہ اور یہ قصیدہ ہو مرا مقبول
قصیدہ جیسے ہے مقبول بردا یا رسول اللہ

صلہ اسکا تمہاری ہمت عالی پہ رکھتا ہوں
تری ہمت ہے ہر ہمت سے اعلیٰ یا رسول اللہ

جو مومن ہوں دعاؤں پر مری آمین کہنے کو
ہر اک منہ سے تو ہی آمین کہنا یا رسول اللہ

سخن کی میرے تحسین آفرین ہر اک زبان سے ہو
زبانوں پر رہے میرا قصیدہ یا رسول اللہ

مذاق اب کہہ رہا ہے الصلوٰۃ والسلام علیک
جواب اسکا زبان سے اپنی فرما یا رسول اللہ

کیا کروں آہ یا رسول اللہ
غم ہے جانکاہ یا رسول اللہ

قصۂ غم ہے طول کیا کہیئے
قصہ کوتاہ یا رسول اللہ

راہ تکتا ہوں تیری نکلے گی
کچھ نہ کچھ راہ یا رسول اللہ

تم ہو اللہ کے نبی و رسول ؑ — نبی اللہ یا رسول اللہ
دم ہی آنکھوں مین کب تلک دیکھون — مین تری راہ یا رسول اللہ
ہو تماشا خدا کی قدرت کا — ماشاء اللہ یا رسول اللہ
واہ کیا خوب ہو حبیب اللہ — خوب ہو واہ یا رسول اللہ
کیا ہی واللہ تیرا جاہ و جلال — اللہ اللہ یا رسول اللہ
جہانکتے پھرتے ہین کنوئین یوسف — ہی تری چاہ یا رسول اللہ
آہ و نالہ بھی کر نہین سکتے — کیا کرین آہ یا رسول اللہ
کام دل چاہتے ہین خاطر خواہ — حسب دلخواہ یا رسول اللہ
ہو گئی خوب واہ وا مشہور — تیری افواہ یا رسول اللہ
نام سنتے ہین شکل بھی دکھلاؤ — نام اللہ یا رسول اللہ
مہر گردون کے تیرے ذرہ ہین — مہر اور ماہ یا رسول اللہ
اللہ اللہ تم سے ہی واللہ — ثم باللہ یا رسول اللہ

پڑھ رہا ہی مذاق صل اللہ
رحمت اللہ یا رسول اللہ

کیا جب حسن ظاہر یا محمد مصطفا تیرا — علی اعلی ہوا عاشق بہ شان مقتضا تیرا
ظہور حسن ہی پنہان عیان یا مصطفا تیرا — بہ باطن ہی خدا عاشق بہ ظاہر مقتضا تیرا
مجسّم تجھ مین ہی شان ہو الاوّل ہو الآخر — نہین معلوم حال ابتدا و انتہا تیرا

کرے خیاط دل کیا فلک قطع جامۂ اقدس
نہ ہوگا اطلس نہ چرخ مین بندِ قبا تیرا

قلم جبریل کے پر کا ادب سے سر بسجدہ ہے
شہا نقشہ لکھے کیا خامۂ بالِ ہما تیرا

زمین کو تیرے کوچہ کی نہ پاوین آسمان ہرگز
کہ ساق عرش ہے نقشہ مین ہر اک نقش پا تیرا

ترا اک حکم ہے کن جا کیم ہر دوسرا تو ہے
نہین کونین مین کوئی مقابل دوسرا تیرا

قدر کو خدمتِ افتا ہے دارالشرع مین تیرے
عدالت گاہ مین قاضی ہے اک حکم قضا تیرا

بڑائی مین کا تری بندہ کو مضمون سہل ہاتھ آیا
کہ چھوٹا بھائی ہے دستِ خدا مشکل کشا تیرا

صلواتین لحن داودی مین ہین گلبانگ بلبل کی
گلون کے منہ سے جب شجرہ پڑھے ہے بادِ صبا تیرا

نہین اونے و اعلا کوئی دم بھر یاد سے خالی
سدا دم بھرتے ہین ہر دم فقیر و بادشا تیرا

ازل سے ہے بجا آوازہ نوبت کا تری ہر جا
بجے گا تا ابد کوسِ نبوت جا بجا تیرا

بلند و پست مین سب تجھ پہ لاے ہین امکان ایمان
پڑھا کرتے ہین کلمہ رات دن ارض و سما تیرا

نہین ہے کہکشان اور چادرِ انجم یہ تعظیماً
فلک نے سر پہ رکھی ہے ردا تیری عصا تیرا

سراسر مدعا سرکار کے پاس آپ آ پہونچے
کہ تا ہونے نہ پائے وا کہین دستِ دعا تیرا

و لا کشتی کو تیری کیا خطر طوفان عصیان سے
شفیع المذنبین نوح اور خدا ہے ناخدا تیرا

سہارا ہے تو ہی ہم بیکسونکا دین و دنیا مین
یہان بھی آسرا تیرا وہان بھی آسرا تیرا

مقام احمدی تک جز احد ہے نارسا و آتش
نہ پہونچے گا وہان اے عقل کل ذہنِ رسا تیرا

یہان شایق فرشتے وان بلایا عرش پر حق نے
یہ بندے کیا خدا کو بھی ہوا شوقِ لقا تیرا

حدیث مین رانی دیکھی جسمدن سے یقین آیا
کہ ہوگا جائے حق دیدار بھی روزِ جزا تیرا

کھڑے ہوونگے پیچھے اوسکے سب آدم سے عیسیٰ تک — بحمد اللہ علی کہیے ۔ یہ ہوگا جب لوا تیرا

خدا کا اور بندوں کا سنے محبوب وہ بندہ — محب ہووے تو آل اصحاب کا احباب کہ یار

مرے اشعار مین پڑھ جا جہان رنگ تبسم سے — کہیے گر مرحبا ہنسکر لب معجز نما تیرا

مذاق رح اللہ نے تجکو کیا مداح احمد کا
نہ کیون ہر شعر ہووے قابل صل علی تیرا

شاہ مکی مدنی یوسف کنعان کب تھا — مصر کا شاہ شہنشاہ رسولان کب تھا

ماجرا سیر علم اور چہ کنعان کا سنا — بھائی یوسف کا سا کہیئے شہ مردان کب تھا

اپنی چاہت سے اسی چاہ مین گرتا یوسف — ظاہر اسوقت ترا چاہ زنخدان کب تھا

بغض و حب تیری ہوئی فارق کفر و اسلام — پیشتر تفرقہ گبر و مسلمان کب تھا

تیرے منہ سے ہوا اظہار کلام اللہ کا — جبکہ مظہر ترا ظاہر نہ تھا قرآن کب تھا

اول آخر ہے تو ہی ظاہر و باطن ہے تو ہی — نہین معلوم عیان کب سے ہی پنہان کب تھا

ہوئی ظاہر بخدا شان تری آن تری — دوست دشمن تھے کہان آدم و شیطان کب تھا

نغمہ پرداز حقیقت ہے ہر آواز مین تو — تو ہی در پردہ تھا داؤد خوش الحان کب تھا

خادمہ دخت سلیمان بنے مخدومہ کی — حضرت شاہ سا داماد سلیمان کب تھا

تیری امت ہوئی خیر الامم ای خیر بشر — ایسے مردم تھے کہان گو یہ انسان کب تھا

مومن و مسلم و دیندار تھے اگلے بھی گروہ — پہلے یہ دین یہ اسلام یہ ایمان کب تھا

فرش پر عرش کی دکھلائین بہارین تو نے — رنگ بے رنگی سے نیرنگ بہاران کب تھا

توہی جان توہی جہان تیرے سوا عالم مین — کب ہی موجود کوئی اور مری جان کب تھا
عالم نور سے عاشق کو ترے تا بہ ظہور — دیکھنے کا ترے معشوق نہ ارمان کب تھا
پایا سب خوبونکا محبوبونکا سرتاج تجھے — خوبیون مین کوئی تجھ سا نشہ خوبان کب تھا
لفظ اللہ کے معنے مین محمد سمجھا — اللہ احمد کوئی مجھ سا ثنا خوان کب تھا

نعت مین جسنے کہے شعر مزے کے ہین مذاق
سب سخن فہم تھے کوئی نہ سخندان کب تھا

تو مدینہ مین ہی یا سینے مین — عکس تیرا ہی ہر آئینے مین
لامکان کی ہی فضا کوٹھے پر — عرش کی سیر ترے زینے مین
تو جو ہمدم ہو پھر کیف ہی کیا — لطف مرنے مین مزا جینے مین
بے مزہ ہے مجھے تجھ بن خورد و نوش — نہ مزا کھانے مین نے پینے مین
حالتِ نزع مین عاشق ہے ترا — نہ تو مرنے مین ہی نہ جینے مین
کیجے سو بار مرا سینہ چاک — دل صد چاک نہین سینے مین
دل مین پھر توہی ترے ٹکڑے کا — صاف آئینہ ہے آئینے مین
ہی خط سبز مین زیبا لبِ لعل — کام یاقوت کا ہی مینے مین
بے بہا کہیئے درِ دندان کو — قیمت آتی نہین تخمینے مین
صاف ہو جس سے کدورت آجائے — کیا صفائی ہے ترے کینے مین
حسن کی طرح ہو روز افزونی — تیرے عشاق کے روزینے مین

رات دن جس سے رہے مست مذاق
دو وہ اک جام مو اد سینے مین

زندگی جام اجل پینے مین
موت عشاق کی ہی جینے مین

دل مرا خالی نہین سینے مین
مے الفت ہی بھری سینے مین

متبرک ہی دو شنبہ تجھ سے
برکت ہی ترے دینے مین

با ادب عرشی و فرشی ہین کھڑے
مثل دربان کے ترے زینے مین

کب تری رحمت نے صدا آئی
ہم گنہگارونکے سمجھنے مین

زلف و عارض کی ملے دید کی بھیک
شام اور صبح کو روزینے مین

مین ہون اغیار کی جانب سے صاف
غیر ہر دم ہی مرے کینے مین

صاف باطن کو نئی انصاف کرے
کس نے لکھی یہ غزل کینے مین

وا فقیرونکا غنی ہی ہر دم
دولت فقر ہی سمجھنے مین

زخم جاتے ہی نہین سینے کے
چاک آتے ہی نہین سینے مین

نہ جلائے نہ بجھائے کوئی
دل سلگتا ہی پڑا سینے مین

ہی بہر شکل تری صورت نور
جلوہ گر آنکھونکے آئینے مین

وہ بیان مین نہین آنے کا مذاق
جو مزا پایا ہی مجھ سے پینے مین

شامل مردم محفل ہون تو گستاخی ہی
چشم دیدار کا سائل ہون تو گستاخی ہی

حامل نور ہون سینہ ہی مدینہ اِی جان
نقل اوس مصحفِ ناطق کی ہر فرد بشر
نسبتِ خاک ہی افلاک سے بس بی ادبی
سر جھکا رہتا ہی اوس نقش قدم پر ہردم
آپ کو آپکا عاشق مین بناؤن کب تک
رو سیہ ہون تمہین کس وجہ سے مُنہ دکھلاؤن
نام سے خنجر ابرو کے ہوا کام تمام

دل کہے گر ترا محمل ہون تو گستاخی ہی
گر کہے اصل حمائل ہون تو گستاخی ہی
ذرہ مہر شمائل ہون تو گستاخی ہی
پای بوسی کا جو سائل ہون تو گستاخی ہی
گر کہون عشق کے قابل ہون تو گستاخی ہی
مین جو اس مُنہ کے مقابل ہون تو گستاخی ہی
رو برو ہو کے جو بسمل ہون تو گستاخی ہی

رند ہندی ہی مذاق اور وہ ساقی عربی
جا کے رسوا سر محفل ہون تو گستاخی ہی

رہگذر مین تیری جنت سے سوا تزئین ہی
سدرہ و طوبیٰ نے کو تیرے سرو سے پیوند کیا
مدح کیا ہووے ترے حسن حسن کی اِی حسین
صاف نظارہ مین پھسلے ہی ملائک کی نظر
مہر و مہ تکئے ہین تیرے چاندنی بستر ترا
تو ہی ہادی تو ہی مہدی تو ہی رہبر تو ہی رہ
اِی مہ بطحے خدا کے واسطے صورت دکھا
طالب سر آرزو مطلوب ملے پروا ہی تو

نقش پا تیر العینہ عین حور العین ہی
مصرعۂ قد کی ترے نے ربط یہ تضمین ہی
قابل صلّ علیٰ ہی لایق تحسین ہی
روے انور آپ کا ایسا صفا آگین ہی
عرش اک بالین ہی اور فرش اک پائین ہی
تو ہی مذہب تو ہی ملت تو ہی دین آئین ہی
عاشق بیتاب کی یہ صورت تسکین ہی
عاشق پر اشتیاق و شاہد شوقین ہی

ساقی صافی طبیعت عابد مے نوش ہے
نکلے خورشید قیامت گر اوٹھے منہ سے نقاب
جس کو کہتے ہین مسیحا غاشیہ بردار ہے
ہر مکان بیت المقدس طور سینا ہر حجر
جان ہے ایمان کی اور دل ہے تو قرآن کا
مانگتا ہے جب دعا کوئی بحق روح پاک
کان مین کہدے لحد مین رکھکے کوئی نام پاک

زاہد رندانہ مشرب صوفی رنگین ہے
عارض روشن مین تیرے شان نیم الدین ہے
سُنتے ہین چرخ چہارم آپ کا خرزین ہے
روضہ کے ہر اک شجر مین جلوہ والتین ہے
یا محمد نام تیرا اس لئے یاسین ہے
فخر سے روح الامین کہتا وہین آمین ہے
عاشقان نام احمد کی یہی تلقین ہے

خاک طیبہ مین پڑا ہو مردہ نلے گور وکفن
ای مذاق اپنی یہی تجہیز اور تکفین ہے

شاہنشہی تمہاری غلامی کا نام ہے
تشبیہ مین رسول ہے تنزیہ مین خدا
روے منور آپ کا وجہ اللہ ہے
بیچون وبیچگون ہے تو نے تشکل دیے نمون
تیری زبان مین بندو نے باتین خدا نے کین
ہے ایک جان پنجتن و چار یار مین
جان وتن علی ہے تو ہی سوح حق ہے تو
ہے تو ہی غوث وقطب تو ہی خواجہ امام

یوسف ہے وہ جو آپ کا صاحب غلام ہے
ہے سب سے پاک سب مین تو ہی نیکنام ہے
نے آئینہ نہ مہر نہ ماہ تمام ہے
جا نہلسے دل شکستہ مین تیرا مقام ہے
اللہ کے کلام سے تو ہم کلام ہے
وحدت کی مے ہے روح ہر اک جسم جام ہے
جان خدا ہے اور نبی ہے امام ہے
ابدال نام ہے کہین اوتاد نام ہے

ہو خاتمہ بخیر ترے نام پاک پر
جان جہانیان مین تری سعی ہی روان
کونین مین ہی شور ترے حسن وعشق کا
ہی تو ہی فیض بخش ہراک خاص وعام کا
ہی مطلب فنا وبقا بات مین تری
صلّ علیٰ محمدؐ آل محمدؐ
شاہ عرب ہوین ترا ہندہ سیاہ کا

تو خاتم الرسل ہی تو خیر الانام ہی
دلہائے دو جہانمین تو ہی خوشخرام ہی
از فرش تا بہ عرش تری دہوم دہام ہی
تیرے ہی فیض عام سے ہر خاص وعام ہی
اہل طلب کا لب کے ہلانے مین کام ہی
حقّا کہ مستحق درود وسلام ہی
یہہ روسیاہ بھی ترا ہندی غلام ہی

ہردم ہی جان ودل سے ترا کلمہ گو مذاق
وردِ زبان حضور کا کلمہ کلام ہی

جامۂ نوری ہی جسم پاک کا جبّہ شریف
عرشی وفرشی مشرف اونکے پیراہن سے ہین
ظاہر وباطن وہ جسم وجان ظہور اللہ ہی
پاک ہی اربعہ عناصر سے یہ جامہ نور کا
جامہ اقدس ترا چودہ طبق کو ہے محیط
عرش وکرسی سر در عالم کی دستار وکلاہ
پردہ پوشی اور شرف بخشی دو عالم ہی کام
منظوعۂ جنت ہی اوس انسان کے پیش نظر

ہی جناب صاحب لولاک کا جبّہ شریف
ہی شرف سب خاک کا افلاک کا جبّہ شریف
صاف ظاہر ہی خدا ہی پاک کا جبّہ شریف
آب وآتش کا نہ باد وخاک کا جبّہ شریف
گھیر رکھتا ہی یہ نہ افلاک کا جبّہ شریف
فرش کی تہمد ہی اور افلاک کا جبّہ شریف
نام ہی اک آپ کی پوشاک کا جبّہ شریف
جسنے دیکھا اُس جناب پاک کا جبّہ شریف

جسنے کی دم مین شب معراج سیر عرش و فرش
ہی یہ بلیسے ہیبت اور حیا لاک کا جبہ شریف

جسنے سونگھی اسکی خوشبو اُسکا جی خوش ہوگیا
ہی سرورِ روح ہر شم ناک کا جبہ شریف

رشتۂ جان جہان سربستہ ہی ہر تار سے
ہی سراپا روح جسم پاک کا جبہ شریف

مصحفِ ناطق سراپا آپ کی صورت شریف
جامۂ قرآن رسولِ پاک کا جبہ شریف

دیکھے جو عاصی سمومِ معصیت سے پاک ہو
یون دکھاتا ہی اثر تریاک کا جبہ شریف

چشم تر سے کیا لگاؤن جانتا ہی خوب تر
حال میرے دیدۂ نمناک کا جبہ شریف

جسکے دامن سے لگے ہین ہم گنہگار ای مذاق ؏
ہی یہ اُس شافع رسولِ پاک کا جبہ شریف

ہی شمع خدا انجمن آرائے مدینہ
جبریل ہی پروانۂ شیدائے مدینہ

ہر رنگ مین ہی وہ چمن آرائے مدینہ
ہر گل مین ہی بوئے گلِ زیبائے مدینہ

جب رنگ پہ آیا گلِ زیبائے مدینہ
صدیق بنا بلبلِ شیدائے مدینہ

مجنون ہی ہر اک بید پہ صحرائے مدینہ
ہر آہوے خوش چشم ہی لیلائے مدینہ

ہی دیدہ و دل مین سر و سودائے مدینہ
بستی کبھی دیکھون کبھی صحرائے مدینہ

جی جا ہی چکا کہکے مرا ہائے مدینہ
ہی جان کی جا دل مین تمنائے مدینہ

دل عرش ہی تیرا شہ والائے مدینہ
تو آئے تو سینہ مرا ہو جائے مدینہ

یون عرش سے اعلی ہی ہر اک جائے مدینہ
ہی تیرا محل عرش معلّائے مدینہ

ہین سوختہ جان ہند کے مولائے مدینہ
بتخانہ مین ہین محو تجلائے مدینہ

جی بیچ کے جنس مدنی کا ہون خریدار
لے ہند کے بازار مین سودای مدینہ

دیوانہ ہی مجنون ہی دل اُس پردہ نشین کا
کیا مردمک چشم ہی لیلاے مدینہ

پردون مین حیا کے اُسے خالق نے چھپایا
کس طرح نہ عشاق سے شرماے مدینہ

عاشق کہین معشوق کا گھر دیکھہ نہ پاوی
ویس قرنی آئے تو چھپ جاے مدینہ

جی کھوتے رہے عشق دیار نبوی مین
کہہ کہہ کے اویس قرنی ہاے مدینہ

مین دیدۂ دل سے تو اوسے دیکھہ رہا ہون
ان آنکھون سے کب دیکھئے دکھلاے مدینہ

آباد نبی خانہ سے اللہ کا گھر ہو
ٹوٹے ہوئے دلمین مرے بسجاے مدینہ

نزدیکی و دوری ترے نزدیک ہی یکسان
ہی پاس ترے قرب سے ہر جاے مدینہ

ہر دیدہ مین وہ نور سواد مدنی ہے
ہر دلمین نمایان ہی سویداے مدینہ

مین قطع نظر سیر دو عالم سے کرون صاف
گر ایک نظر مجکو نظر آئے مدینہ

چلکر لب و چشم قدمبوس ہون اُنکے
آنکھون پہ رکھون اونکو جو دیکھہ آلے مدینہ

ہم خاک نشینونکی وہ شب ہی شب معراج
جس رات مین ہم دیکھہ لین بیداے مدینہ

بن دیکھے مرا شوق سے آنکھون مین دم آیا
کن آنکھونسے مردم ترا دیکھہ آے مدینہ

جیتے پھرے اوسجا سے وہین مرنہ گئے کیون
کس زیست پہ زائر ترا چھوڑ آے مدینہ

خاک قدم پاک پہ کر پادن جو سجدہ
تا حشر رہون پھر مین جبین ساے مدینہ

مکہ کو مدینہ کے لئے آپ نے چھوڑا
کیون خانۂ کعبہ سے نہ بڑھجاے مدینہ

کیا جذب محبت ہی کہ انصار نے کھینچا
مکہ سے اوسے جانب صحراے مدینہ

ہمراہی مین محبوب کی گھر چھوڑ کر اپنا
سب یار مہاجر ہوے شیداے مدینہ

ہر ہر قدم اک سجدۂ شکرانہ کر اوس جا
چل کر بسر و چشم اگر پاے مدینہ

ہی کعبہ کے جانیکی نہایت یہی ایدل
تو شوق سے ہو طائف اقصاے مدینہ

کرتے ہین صفا حور و پری جن و ملائک
کیا پاک ہی کیا صاف صحراے مدینہ

تار نظر مردم دیدہ بنے جاروب
ہم جھاڑتے ہین نظرون سے صحراے مدینہ

جاروب کشی کرتے ہو مُنہ دیکھو تو اپنا
آئینہ سے ہی صاف ہر اک جاے مدینہ

سدرہ نہین طوبے نہین ہی چتر سر عرش
ہر ہر شجر روضۂ خضراے مدینہ

دیکھے جو کوئی عرش کے کوٹھے پہ بھی چڑھ کے
کرسی نہ مکان کی ترے دکھلاے مدینہ

عالی ہی بلندی سے ترے شہر کی پستی
مکّہ سے ہی اعلے ترا بطحاے مدینہ

وہ بیت مقدس ہی وہ ہی مسجد اقصے
مسجد ہی قبا کی جو باقصاے مدینہ

حق ساجد و مسجود ہی مسجد مین نبیؐ کے
اللہ رے مصلّی و مصلّاے مدینہ

ق
پھر دیکھیے کیا جلوہ گری جلوہ دکھلائیے
گر جلوہ نما ہووے تجلاے مدینہ

ہر خشت مکان کہکے ارنی کہکے پکارے
ہر سنگ کہے مین ہی ہون موساے مدینہ

ہر شاخ شجر ہو شجر وادی ایمن
ہر برگ ہو گویا ید بیضاے مدینہ

موسیٰ کی کف دست کب اس ہاتھ کو پہونچے
ہی دست ید اللہ ید بیضاے مدینہ

قدرت کا خدا کی نظر آتا ہی تماشا
کیا دید کے قابل ہی تماشاے مدینہ

کیا نام خدا فرش سے تا عرش لگا ہی
سرکار کا دربار معلّاے مدینہ

ہین چار فرشتے شہِ والا کے مقرب / ہین چار وزیر شہِ والاے مدینہ

ہی چار کتابون مین وہی ذکر مبارک / ہین چار زبانون پہ سخنہاے مدینہ

یکتائی مین ثانی ترا پایا ہی تجھی کو / پایا ہی مدینے کو بھی ہمتاے مدینہ

بالاے محل بنگیا بنگلہ تو بجا ہی / بیجا نہین گر عرش ہی بالاے مدینہ

ق

محبوب خودی سے نہ خدائی سے رکھے کام / ہی نام خدا خوب خود آراے مدینہ

پروا نہین کچھ عرش سے تا فرش کسیکی / نے عرش کی پروا ہی نہ پرواے مدینہ

ہی خلق خدا ملک خدا اوسکی ولایت / والی ہی جہان کا شہِ والاے مدینہ

نلے برگ و نوا خضر بیابان نہ پھرتے / دیتا جو جگہہ روضۂ خضراے مدینہ

اوس دشت مین کھوئے گئے ہر ایک قدم پر / جب خضر ہوئے بادیہ پیماے مدینہ

اب کیون مدنی آب خضر کے ہون پیاسے / ہی ساقیِ کوثر ترا سقاے مدینہ

جامے سے نہ مزا تا لب گور اوسکے دہن سے / جس کام و زبان پر ترا نام آے مدینہ

فرقت مین مدینہ کی اگر ہند مین مرجائین / آیا کرے مرقد سے صدا ہاے مدینہ

جون رابعہ جو عشق مین گھر بار سے گذرے / کعبہ کی طرح لینے اوسے جاے مدینہ

سب اہل جنون خاک مین اوس دشت کی ملجائین / ملجاے جو دیوانون کو صحراے مدینہ

اہی موج ہوا خضر کا دل لوٹ ہی جاوے / لہراے جو وہ سبزۂ خضراے مدینہ

ہی مہر الوہیت افلاکِ ہدایت / ہر ذرۂ خاکِ رہ صحراے مدینہ

تیرے لبِ جان بخش نے عالم کو جلایا / تو ہی مرا عیسیٰ وہ مسیحاے مدینہ

دھومین ہین مچین ملک عرب اور عجم مین
کچھ مین ہی نہین ہون ترا شیدائے مدینہ

یان حسن کی شہرت ہی تو وان عشق کا چرچا
تم ہند مین مشہور ہین رسوائے مدینہ

ہون عاشق بدنام رسولِ مدنی کا
ہی نام مرا عاشق رسوائے مدینہ

رسوائی جو ہونی تھی ہوئی آپ کے آگے
محشر مین نہ رسوا ہو یہ رسوائے مدینہ

یاد اپنی غلامی مین کبھی کیجیئے صاحب
کیا بھول گئے بندہ کو مولائے مدینہ

ہر روز ہو دن عید کا ہر شب ہو شب قدر
روزے ہون جو وہ روز وہ شبہائے مدینہ

ہی دید عرب ور عجم عین علیؑ سے
دیکھو در حیدر سے تو دکھلائے مدینہ

پاتا ہون محمدؐ کا مزا نام علیؑ سے
ساقی سے ہی کیفیتِ صہبائے مدینہ

دیکھا ہی برب عین عربؐ اوسی رب نے
دحیہ سے بنے جبریل تو دکھلائے مدینہ

بندہ پہ در عین عنایت یہ کھُلا ہی
جب بند کرون آنکھ نظر آئے مدینہ

سینہ مرا میخانۂ حُبِّ مدنی ہی
جام آنکھین ہین دل ہی مرا مینائے مدینہ

دل داغ ہی کعبہ کا غمِ ہجر نبی ہین
ظاہر حجر اسود سے ہی سودائے مدینہ

شہزادہ ہین سردار جوانان جنان کے
خاتون جنان فاطمہ زہرائے مدینہ

دو پھول ہین سبطین ریاض نبوی کے
ریحان نبی ہین گل رعنائے مدینہ

تخم اونکا پیمبر ہین شجر فاطمہؓ زہرا
پانی ہی علیؑ کیا رہی ہے صحرائے مدینہ

اُن پھولونکا اصل علیؑ رنگ ہی احمدؐ
خوشبو ہی احد کیون نہ مہک جائے مدینہ

اُن پھولونمین محبوب کی بُو آکے بسی ہی
کس رنگ نہ خوشبوؤنسے بس جائے مدینہ

آباد ہو اور شاد ہو وہ باغ وہ باڑی
پھولیں پھلیں دونو وہ شجرہاے مدینہ

ثمرہ ہین خواص اور عوام اون شجرون کا
ہین باغ دو عالم مین ثمرہاے مدینہ

واللہ مبارک ہی عجب دم قدم اونکا
جس جا پہ وہ ٹھہرین وہ ٹھہرجاے مدینہ

دشتِ نجف و کرب و بلا و مشہد و بغداد
انوار نبی سے بنے صحراے مدینہ

سب ملک عرب اور عجم ہند مین لاریب
ہی مرقد سادات سے ہر جاے مدینہ

کیا ہند مین نقشہ ہی یہ شہر نبوی کا
جب دیکھیئے اجمیر نظر آئے مدینہ

محبوب حبیب مدنی ہی شہ جیلان
بغداد سے ہے محبوب احباے مدینہ

مولیٰ کے موالات غلامو نپہ ہوسے فرض
واجب ہوئی واللہ تولاے مدینہ

تو چاند ہی تارے ہین ترے آل اور اصحاب
کر مہر مہ انجمن آراے مدینہ

سب کچھ ہی عنایات ہین تیری مرے آقا
بندہ پہ عنایت رہے مولاے مدینہ

ہر میوۂ جنت کا مذاقؔ آئین مزا ہی
کیا خوب ہین خوش ذائقہ خرماے مدینہ

ہین تازہ مضامین مذاقؔ نبی غزل مین
بہتر ہین سبھی یون تو غزلہاے مدینہ

خمسہ بر غزل شہیدی بریلوی

ہوا وہ مظہر کامل خدا کے حسن بیحد کا
سراپا نور ہی پھر کیا ہو سایہ نور کے قد کا

ہی شمع لم یزل کا پرتوہ جلوہ محمد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہو شمع کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہی جہانمین نور احمد کا

اوسی کے فیض سے کل دفتر عالم ہوا پیدا
نہین جز مبدء فیاض کوئی ماسبق اوسکا
اوسی کے نور کا پرتو عقول عشرہ مین دیکھا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا
نہ تھا نام و نشان جن روز دن اس لوح زبرجد کا

چمن بند قضا نقاش اوسکی بزم رنگین مین
ہر اک عرشی ہی حاضر باش اوسکی بزم رنگین مین
قدر اک بندہ کے ہمتاش اوسکی بزم رنگین مین
چمن پیرای کن فراش اوسکی بزم رنگین مین
بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا

بنی جان تھرتھرائے خوف سے شیطان گھبرایا
تہ و بالا ہوئے کعبہ مین یکسر لات اور عزیٰ
ہوا سارے جہان کے کافرون مین تہلکہ برپا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
عرب مین شور اوٹھا جسدم اوسکی آمد آمد کا

محمد مصطفی باعث ہوئے ایجاد عالم کے
بڑے ہین اوسکے سبب سے نوح و اسمعیل کے درجے
تمامی انبیا کو اوسکی خلقت سے ملے رتبے
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اس سے
نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

بہانہ اوسکے آنے کا نزول وحی و قرآن تھا
غلامون کی طرح آٹھون پہر دونون پہ قربان تھا
فرشتہ تھا مگر ظاہر مین بنتا شکل انسان تھا
شب و روز اوسکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا
عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

نہ تھا بلبل و گل پہ ہوا صیاد و گلچین کو
بنا تھا جسم اطہر دو جہان کی زیب و تزئین کو
رکھا آباد و شادان گلشن دنیا کو اور دین کو
وہ اس عالم مین رونق بخش تھا حورعین کی تسکین کو

گیا جنت مین طوبیٰ لے بنکے سایہ اوس سہی قد کا

درِ مقصود لیکر حق سے شاہ بحر و بر آیا
جو اوسکی ہمتِ عالی کا دریا موج پر آیا
عجب دریا دلی سے جا کے بیخوف و خطر آیا
شبِ معراج چڑہکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزمِ معنی کے کیا ہو جذر او مد کا

نجانو فرق اک نقطہ کا احمد کو اَحَد سمجھو
وہ خود مفتاح ہی مفتاح کی کیا اُسکو حاجت ہو
سراپا مظہرِ حق ظاہر و باطن مین ہی وہ تو
کشودِ عقدۂ باطن مین کافی نام حق اوسکو

کھُلا کرتا ہی بے کُنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

جہان پرواز کرنے سے پرِ جبریل جلتا ہو
وہین مارا پڑے گو سو طرحکا بھیس بدلا ہو
کہو ایسے محل مین دخل پھر شیطان کا کیا ہو
گرا فعی بنکے جا نکلے اُدہر ابلیس اندہا ہو

ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

مثلث کو مربع کسطرح لکہتا کوئی یارو
نہ ممکن تھا کسی ترکیب سے مفرد مرکب ہو
احد مین میم آکر چار ارکان ہو گئے دیکھو
گذر وحدت سے کثرت مین نہو تا ذات مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقشِ احد مین میم احمد کا

سمجھ کر گوشۂ ایمان ترے دامن کو پکڑا ہی
مرادونکی دو جہانمین توہی بس ملجا و ماوا ہی
مجھے کونین مین تیرے سوا اب آسرا کیا ہی
بھروسا ہر کسیکو اک حصارِ عافیت کا ہی

مجھے نام مبارک کا ہی ذو القرنین کو سد کا

مکانِ لامکان سے بھی ہی برتر کچھ ترا الیوان
ہی اوسکے فرش پا انداز تیرا عرش عالیشان

ستارے ہین تری پاپوش کے مہر و مہ تابان
تری پاؤن سے ہفتم فلک پر منزل کیوان
ترے سجدہ سے ہفتم آسمان پر فرق فرقد کا

خدا کا ذکر دل مین بخشش امت کے لب سایل
ادھر مشغول حق سے تھے ادھر تھا وعظ مین شاغل
معانی تو ادھر کے پر تلفظ مین ادھر مائل
ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق کا شامل
خواص اوس برزخ کبری مین تھا حرف مشدد کا

ہین دونون جہا مین رحمت و غصہ کا ذکر کیون ہو
ترے انعام لے پایان کا کیا ہو شکرا ای خوشخو
تجھے بھیجا خدا نے رحمت اللعالمین اب تو
خدا ان مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندون کو
ترا دست ضامن ہی حبیب کل کے مقصد کا

جو عاشق ہین وصال حق سے وہ ہوینگے فرحت مین
زہے قسمت کہ عاصی ہونگے کیا کیا ناز و نعمت مین
جو عابد ہین وہ حوران جنان سے ہونگے خلوت مین
بٹینگے جبکہ گھڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین
کھلیگا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

ترے محراب ابرو کا ہی طاق کعبہ شیدائی
ہی دلمین اوسکے داغ حسرت شوق جبین سائی
ترے خال سیہ کا سنگ اسود بھی ہی سودائی
رہا کعبہ مین تیرے روضہ کے در پر نہ جا پائی
اسی اندوہ سے ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا

شفیع المذنبین جب یاد فرمائینگے امت کو
جو روتے ہونگے ہنستے کھلتے جائینگے جنت کو
خوشی کے مارے ہم سب بھول جائینگے مصیبت کو
لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر مین کھلینگے نیک شہ بد کا

وعید کبریائی تاکہ صادق ہو قیامت مین
یہودی اور نصرانی رہین تیری عداوت مین
محبون کو تیرے اقرار ہو تیری ثبوت مین
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین
محل باقی رہے اللہ کے قول موکد کا

تری خاطر سے خالق نے کئی مخلوق انس و جان
ہوا معمور تیرے نور سے یہ عالم امکان
کیا پیدا نہ پیدا ہو کبھی ایسا کوئی انسان
ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہے یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

عجب کیا لال کر دیوے زبان ترکی و تازی
کہ شعر آبدار اپنا ہے رشک تیغ فولادی
کٹے ہین تیغ ہندی سے نہ کیون جیب صفاہانی
تری تعریف سے میری زبانمین آئی ہے تیزی
صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

مرا اک حرف موزون گر کوئی انصاف سے دیکھے
فصاحت اور بلاغت مین ہے بہتر سو کتابون سے
ردی ہو جائنگی صدہا بیاضین سیکڑون نسخے
پھٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزارون کے
ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا

نہ سحبان نے بلاغت کا کیا دعویٰ کبھو مجھسے
رہا سلمان فصاحت مین بہت صلاح جو مجھسے
نہین ہوتا دبیر آسمان بھی دو بدو مجھسے
زمین کے شاعرونکو کیا مجال گفتگو مجھسے
ترے صدقے سے مین محسود ہوتا ہون عطارد کا

طپان شوق زیارتمین ہے ہر دم روح اور قالب
مرا ہادی ہے رہبر ہے علی ابن ابی طالب
جناب آسمان رفعت پہ پہنچونگا یہ ہے غالب
ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف اے کاش مجکو تیرے مرقد کا

کبھی یہ مردمِ دیدہ سوادِ شہر کی دیکھین
کبھی درگاہ مین تیری کرون جاروب پلکین
کبھی اوس روضۂ اقدس کے وہ قبے نظر آئین
کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر ملون آنکھین
کبھی مین دور بیٹھون اور کرون نظارہ گنبد کا

ترے کوچہ مین جا کر کیا بھلا فردوس یاد آوے
مجھے خلدِ برین کے عیش و عشرت سہو ہو جاوے
کہ بہتر سدرہ و طوبیٰ سے دیوارونکے ہین سایے
فراغِ دل سے گر وان زندگی کا کوئی دم گذرے
حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مرے عیشِ مخلد کا

الٰہی پہنچون شہر ہین یہی مقصود ہو میرا
وہانکے دشت مین ہو جاؤن مین طعمہ درندونکا
اگر مر جاؤن مین جا کر وہان تو اس سے بہتر کیا
مدینہ کی زمین کے گر نہ لایق ہو مرا لاشا
کسی صحرا مین وہانکے مین خورش ہون دام و دد کا

خرابی آشیانِ عنصری کی ہیر سے جب آئے
جو ہو آزاد مرغِ جان تو بالِ شوق سے اوڑکے
کبوتر بنکے روحِ پاک تیرے روضہ مین پہنچے
تمنا ہی درختون پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جسوقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا

مذاق اہل سنت کی ہی خبر ثابت روایت سے
وہین صل علیٰ فرما کے خود لیتا ہی رحمت سے
کہ خالق نے درود افضل کیا ہی ہر عبادت سے
خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمد کا

خمسہ بر غزل سعدی

آئے محشر میں جو تو بہر شفاعت طلبی
بول اٹھیں نام خدا سارے نبی اور ولی
تک رہیں اہل قیامت زرہ بوالعجبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہمگی میں تری حیران بخدا ہوں ہر دم
عالم حسن سے حیرت میں ہوں جان عالم
نہ خدا کہہ سکوں تجھکو نہ ملک نے آدم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

سب تجھی سے ہیں و لیکن نہیں کوئی تجھسا
باعث خلقت آدم ہے تو ہی اسکے سوا
جلوہ گر ذات تری ہے صفت ذات خدا
نسبت نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

دیکھے جبریل جو دربار کا ترے جاہ و حشم
کہے از راہ ادب تجھسے بہ آہوے حرم
سر کے بل دوڑ کے لے وہ جو کلبی کے قدم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی

تیرے جلوہ سے ہوی سر بسنگ مکان غیرت طور
صدقہ نافہ چین سے ترا ظاہر ہوا نور
ملک مکہ کا ہوا نور خدا سے معمور
گوہر پاک تو از خاک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

کیا روضۂ اقدس میں شہا تو نے خرام
سب لقا رکھتی ہو خاک اقدام
ہوے سرسبز قدمبوس سے اشجار تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرہ آفاق بہ شیرین رطبی

بحر بخشش کی تری رحمت عالم کیا بات
تجھسے سیراب ہین حیوان وجمادات ونبات
چشمۂ نور ہے تو ہم خس وخار ظلمات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

منتظر ہون ترے دیدار کا ہر شام وسحر
محو نظارہ ہین ذرات دل ودیدۂ تر
کیجیے بہر خدا ایک نگہہ لطف ادھر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی ومطلبی

تیرا بیمار مذاق اور تو ہے صحت اوسکی
موت ہی ہجر ترا وصل حیات ابدی
عیسیا تو ہے دوا دل کی تو ہی درد دلی
سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

خمسہ دیگر

الطحی یثربی ومکی وشاہ مدنی
ہاشمی مطلبی سید اہل زمنی
لب لعلین بکشا صاحب وجہہ حسنی
اے نمک جوش ادا از دہنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

آب وتاب لب ودندان تو مکی مدنی
غیرت لعل بدخشانی ودر عدنی
شور در معدن تمکین وملاحت فگنی
اے نمک جوش ادا از دہنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

من لعبت یادم و در انجمنت کم سخنی
شور افگنده بناز سخنت کم سخنی

باعث شورش و غوغای دهنت کم سخنی
ای نمک جوش ادا از دهنت کم سخنی

خون شد از شرم لب آب عقیق یمنی

خوشنما نامِ خدا از دهنت کم سخنی
شورش ناز نما از دهنت کم سخنی

بنده را لطف فزا از دهنت کم سخنی
ای نمک جوش ادا از دهنت کم سخنی

خون شد از شرم لب آب عقیق یمنی

فیض بخشِ فصحا از دهنت کم سخنی
ناز و اعجاز نما از دهنت کم سخنی

قابلِ صلِ علی از دهنت کم سخنی
لے نمک خوش ادا از دهنت کم سخنی

خون شد از شرم لب آب عقیق یمنی

از ازل تا به ابد انجمنت روشن شد
عرش و فرش از اثر گرد رهت روشن شد

عین شمس و قمر از خاک درت روشن شد
چشم عالم ز غبار قدمت روشن شد

دو جهان باد فدای تو رسول مدنی

نور چشم ز گلزارِ قدمت روشن شد
نقشِ آدم ز نگارِ قدمت روشن شد

رنگ و رویم ز بهارِ قدمت روشن شد
چشمِ عالم ز غبارِ قدمت روشن شد

دو جهان باد فدای تو رسول مدنی

عاشقانت چه هوای گل و ریحان دارند
تازه خلعت به بر اشجار گلستان دارند

دل ز عکس رخ تو روضهٔ رضوان دارند
همه از لطفِ تو پیرایهٔ الوان دارند

شفقی چرخ و ہوا ابر و گلشن چمنی

دارد از شوق تو ہر اک چمنے صحرائی — چاک و دل تنگی و آوارگی و نالہ کشی
خندۂ خامشی و شوخی و شیرین کامی — از تو دارند گل و غنچہ غزال و طوطی

خوش لبی خوش دہنی خوش نگہی خوش سخنی

گلشن کون و مکان ست نظارۂ تو — رنگ این عالم نیرنگ بہارۂ تو
باغ فردوس برین شد خس و خارۂ تو — میکند جلوہ بصد رنگ غبارۂ تو

ارغوانی شفقی یاسمنی نسترنی

از دل و دیدۂ خود محو سراپاے توام — ہمہ تن چشم شدہ منتظر دیدارم
چشم بد دور چو آن قامت نیکو بینم — نہ کشم تنگ در آغوش نگاہش ترسم

کہ خلد خار بہ پیراہن نازک بدنی

من نے برگ و نوا دل بہ ہوایش دادم — زیر شاخ شجر روضۂ او آبادم
بلبل قدسم و در باغ بقا دل شادم — منکہ چون بوے گل از رنگ فنا آزادم

نتوان کرد مرا صید بدام کفنی

اے غلامان بلالت عربی و عجمی — خانہ زادان جمالت عربی و عجمی
وے دعاگوے کمالت عربی و عجمی — خادم جاہ و جلالت عربی و عجمی

بندۂ آن خط و خالت حبشی و ختنی

موسوی سوختہ جان عشرت جان تو بہم — آفرین شعلہ نفس بود وحید آتش دم

پرسش کردہ مذاق آتشِ سودائے دلم	زادۂ داغ محبت جگر سوختہ ام

نیست بر آتش من حاجت دامن زدنی

خمسۂ مذاق بر غزل حضرت سعدی شیرازی

ما سوائے تو یا رسول اللہ
شد برائے تو یا رسول اللہ

سینہ جائے تو یا رسول اللہ
دل گدائے تو یا رسول اللہ

جان فدائے تو یا رسول اللہ

تو ہی سب کا شفیع یا احمد
ہے جو مخلوق ازل سے تا بہ ابد

نیک ہووے کوئی و یا ہو بد
ارحم الراحمین نہ بخشاید

بے رضائے تو یا رسول اللہ

وصف موئے مبارک او سیاری
سر مو جیسے ہو نہیں سکتے

بولتے ہوتے رونگٹے تن کے
کاش ہر موئے من زبان بودے

بہ ثنائے تو یا رسول اللہ

در دولت سے تیرے یا احمد
نہ اوٹھے گا فقیر تا بہ ابد

تیرے کوچہ کی چھوڑ کر سرحد
کسے بدر وازہ کسان برود

بے نوائے تو یا رسول اللہ

چشم دیدار پاک ہے ہر دم
ہے لئے نور دیدۂ پر نم

تیرے قدمونکی تیرے سرکی قسم
گر بیایم بجائے سر رہ کشم

خاک پائے تو یا رسول اللہ

یاد ہی جنکو کیفِ جام الست | بھولے وارین کے بلند و پست
عشق مین تیرے جو ہوا ہے مست | فارغ از ابتلائے کونین است

مبتلائے تو یا رسول اللہ

رفعتِ فرش آستانکو تری | نہین پاتی ہے عرش کی کرسی
سجدہ گاہِ مذاق ہے وہ گلی | سر نہادست بر درت سعدی

بہ ہوائے تو یا رسول اللہ

حلیۂ مبارک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ قَدْ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ

حمد ہو کس مُنہ سے تیری ذوالجلال | تو نے دکھلایا محمدؐ کا جمال
مظہر اللہ ہے احمدؐ کا نور | اوسکی صورت مین ہوا حق کا ظہور
دید احمدؐ کی ہے دیدارِ احد | کیا ہی شان اوسکی ہے اللہ الصمد
ذات ہے واللہ اوسکی اسم ذات | آل اور اصحاب اسماء صفات
حلیۂ شکلِ نبی لکھ لے قلم | ترجمہ کر تو حدیثونکا رقم
ترمذی نے یہ شمائل مین کہا | ہے حسن ابن علی سے یون سُنا
یعنی فرماتے تھے یہ وہ خوشمقال | مینے پوچھا جاکے باشوقِ کمال

هند ابی هاله کے بیٹے سے یه حال — یاد تها اوسکو نبی کا خطّ و خال

اور کیا کرتا تها خوب اچها بیان — حلیۂ خیر البشر وه خوش زبان

شوق تها مجکو بیان اوسکا سنون — تو علاقه ایسی صورت سے رکھون

دل مین رکھنا شکل احمد کا خیال — هے یه تقلید حسن نے قیل و قال

تھے حبیب حضرت پروردگار — سب سے خوش رو بس متین شاندار

روے روشن چودھوین کا چاند تها — تها چمک مین بلکه اوس سے بھی سوا

کیا مکھڑے کی تجھ سے آب و تاب — دیکھکر تو اوسکو کہتا آفتاب

چاند کا ٹکڑا تها هاله ماه کا — چہرہ چمکے تها کبھی تلوار سا

آپ کا مکھڑا ہے بے مثل و مثال — هے یه وجه الله نور ذو الجلال

دیکھنا اوسکا ہے دیدار خدا — هے رسول الله خدا سے کب جدا

تها درخشان چہره اور رنگت ملیح — مائل سرخی تها وه حسن صبیح

وه سلونا لعل گورا رنگ تها — ہو چنبیلی اور گلاب اوسپر فدا

نرم و نازک تھے وه رخسار رسول — رو برو جنکے خجل جنت کے پھول

تھے چمک مین ایسے رخسار نبی — چاند سورج اونسے لیتے روشنی

تها بڑا اوس سرور عالم کا سر — اوسمین سر سرمدی تھی سر بسر

سر نه چھوٹا تها نه تها بیحد بڑا — تها بھرا عقلون سے سر سردار کا

یون ہی سر سے پاؤن تک تها اعتدال — تھے تمام اعضا سڈول اچھے کمال

تھا پرندہ کا نہ اُس سر پر گذر — بیٹھتی مکھی نہ جسم پاک پر

دھوپ مین چلتا جو وہ سرورِ روان — ابرِ رحمت سر پہ ہوتا سائبان

بال سیدھے تھے نہ گھونگروالے تھے — تھے نئے انداز کے حلقے پڑے

چار جانب چھوڑ دیتے سر کے بال — اور کبھی اک مانگ لیتے تھے نکال

چار گیسو اور دو گیسو کبھی — دونون جانب چھوڑ دیتے تھے نبی

گیسوؤن کا چھوڑنا با اختصاص — تھی یہی آل نبی کی وضع خاص

ڈالتے تھے تیل بالونمین نبی — آئنہ لے بال سلجھاتے کبھی

شغل تھا اکثر جناب پاک کا — شانہ و آئینہ و سواک کا

نور آگین بال تھے باآب وتاب — ہو فدا خوشبو پہ سنبل مشکناب

بالونکے دھوون کا تھا یہ معجزہ — پیتے یہی بیمار پاتے تھے شفا

رہتے تھے موے مبارک سر بسر — گاہ نصف گوش پر گہہ دوش پر

کان کی لو تک کبھی کبھی تھے بال — اور کبھی شانون تلک وہ خوش خصال

حج و عمرے کے سوا اے مومنین — سر نہ منڈواتے تھے وہ سردارِ دین

سر پہ بارہ لاکھ اور تیرہ ہزار — تین سو اور تیس بال اُنکے تھے یا

تھے قریب بست مو اونکے سفید — قدر کی شب مین ہو جیون صبح امید

یہ بڑہاپا تھا رسول اللہ کا — اور کچھ بوڑھے نہ تھے اسکے سوا

بیس بال اونکے تھے جیون چاندی کے تار — تھی سیاہی مین سفیدی کی بہار

تھا فراخ ایسا وہ ماتھا چاند سا ۔ حوصلہ جیسے دل عشّاق کا

جیسی خوشبو اونکی پیشانی مین تھی ۔ کب خیابان گلستانی مین تھی

کر گلاب و عطر اوسپر سے نثار ۔ مشک و عنبر زعفران صدقے اتار

ایک عورت لیکہ بیمقدور تھی ۔ جبکہ اوسکی بیٹی کی شادی ہوئی

کچھ نہ خوشبو کو میسر جب ہوا ۔ آپ سے سائل ہوئی وہ مفلسا

اپنے ماتھے کا پسینہ کچھ ذرا ۔ پونچھکر حضرت نے اوسکو دیدیا

ہوکے خوش اک عطردان مین لیگئی ۔ اوس دولہن کے تن مین وہ خوشبو ملی

کھل گئے ملکر دولہن کے خوب بھاگ ۔ صدقے اوس خوشبو پہ ہو عطر سہاگ

بسگئے خوشبو مین وہ دولہا دلہن ۔ نسل مین باقی رہی خوشبوی تن

جوڑا ماتھا اور کمنچے تھین وہ بھوین ۔ کہئیے رمز قاب قوسینی اونھین

ابروے خمدار طاقِ کعبہ سان ۔ تھین وہ محراب سجودِ عارفان

دونون ابرو مدِ بسم اللہ تھین ۔ سرنوشت دفتر اللہ تھین

نے ملی تھین بلکہ تھین دونون الگ ۔ بیچ مین تھی اونکے اک باریک رگ

وقت غصہ کے جو ہوتی تھی بلند ۔ کانپ جاتا تھا عدو کا بند بند

ہاشمی رگ تھی رگ جان جہان ۔ اوس سے تھا جوہر شجاعت کا عیان

یہ بھی لکھا ہے بھوین تھین وہ ملی ۔ پر روایت ہے نہ ملنے کی قوی

لکھہ سکون نقشہ بھوونکا کیا مجال ۔ تھین وہ پوری صورت نقشِ ہلال

لمبی پلکین تھین بڑی تھین انکھڑیان
لال ڈورے تھے سپیدی مین عیان

تھے بھوؤن مین دو ہزارے یار بال
دونون پلکون مین تھے دو سو چار بال

آتی تھین چشم خدا بین مین نظر
خوبیان آنکھون کی ہو وین جس قدر

ہے حدیثون کی کتابون مین لکھا
حال حضرت کی نگاہِ پاک کا

ہو اندھیرے یا اُجالے مین گذر
ایک سان آنکھون سے آتا تھا نظر

روز روشن مین وہ تارے دیکھتے
اور ثریا کے ستارے دیکھتے

سوے کعبہ دیکھکر نام خدا
ڈالی مسجد کی مدینے مین بنا

آپ سے نزدیک تھا نزدیک و دور
تھا نظر مین پیش و پس دور و حضور

آگے پیچھے سے برابر دیکھتے
شش جہت کو اک جہت پر دیکھتے

آپ کا یکسان تھا سونا جاگنا
آنکھین سو جاتی تھین دل تھا جاگتا

مسئلہ ٹھہرا یہ ہے نیند آپ کی
توڑنے والی وضو کی بھی نہ تھی

تھا نظر مین اُنکے سب دنیا و دین
دل مین علمِ اولین و آخرین

تھے سراپا آپ اک نور البصر
دیکھکر اونکو خدا آتا نظر

تھین جو آنکھین عمر بھر مگین اونکی نگین
دیکھتے کن انکھیون وہ عین الیقین

مائل اکثر وہ زمین کی سمت تھے
آنکھ اوٹھا کر آسمان کم دیکھتے

وحی کا جسوقت ہوتا انتظار
سوے گردون دیکھتے وہ خاکسار

ناک پاک اونکی تجلی ناک تھی
اونچے بانسے پر تھا نور اک منجلی

یک بیک جو اونکی بینی دیکھتا ‏ ‏ ‏ نور سے بینی کو اونچا جانتا

گوش تھے دو گوشوارے عرش کے ‏ ‏ ‏ یا تھے روشن دو ستارے عرش کے

کان مین تھا سترِ نورِ لامکان ‏ ‏ ‏ سُنتے انحد کی صدا اور کن فکان

قوتِ سمع پیمبر کیا کہون ‏ ‏ ‏ ایک حدیث اونکی سماعت کی پڑہون

دیکھکر ناگاہ سوے آسمان ‏ ‏ ‏ ایک دن یارونسے فرمایا بیان

آسمان کا ایک دروازہ کھُلا ‏ ‏ ‏ اُسکے کھلنے کی سُنی مینے صدا

اوس سے اُترے ہین ملک ستر ہزار ‏ ‏ ‏ سورۂ انعام لیکر باوقار

سُنتے یکسان پاس سے اور دور سے ‏ ‏ ‏ تھا نہ قرب و بعد دور اوس نور سے

صاحبِ لولاک کی سمع و بصر ‏ ‏ ‏ تھی خداے پاک کی سمع و بصر

مثل ابروے کشیدہ لعل تھے ‏ ‏ ‏ تھے رگِ یاقوت کے ڈورے کھچے

کیجئے مونچھونکے بال اُنکے شمار ‏ ‏ ‏ چار بار ہی مُنہ سے کہہ لفظ ہزار

خوب مونچھونکے کترواتے تھے بال ‏ ‏ ‏ کچھ کبھی لیتے تھے ڈاڑہی کو سنبھال

مونچھین کترانا ہی وضعِ مومنین ‏ ‏ ‏ اور نہ کترانا ہی وضعِ مشرکین

سینہ چھپ جاتا تھا ڈاڑہی تھی گھنی ‏ ‏ ‏ لیتی تھی ریش مبارک کچھ کبھی

یعنی کم کرتے تھے عرض و طول کو ‏ ‏ ‏ تاکہ کوئی بال کم زائد نہ ہو

بال ڈاڑہی مین سب اونکے ہو نو ‏ ‏ ‏ تھے چھ[٦] لاکھ اور چار سو ہفتاد و دو[٢]

نرم و ہموار آپکے رخسار تھے ‏ ‏ ‏ نے بہت پھولے تھے نے گول اور ڈھلے

تھی گلاوٹ اونکے چہرہ مین ذرا ۔ اور کشادہ تھا دہانہ آپ کا

وجہہ اسکی لکھتے ہین سب نکتہ دان ۔ ہی عرب مین عیب تنگیِ دہان

وصف مردان ہی فراخیِ دہن ۔ اک سخنگو نے کہا ہی یہ سخن

ہو بیان اُس خوش دہن کی بات کا ۔ جو کہا جسنے مذاق اچھا کہا

پر فراخیِ دہن کی اک وجہہ ۔ مجھکو سوجھی ہی نئی اور نیک وجہہ

قول میرا ہی یہ ہر دل کو قبول ۔ مثل قَالَ اللہ ہی قَالَ الرَّسُول

یعنے برحق ہی کلام احمدی ۔ جیون کلام حق ہی بات اونکی بڑی

اور کرنے کو کلام اللہ کے ۔ اک بڑا کلمہ وجیبڑا چاہیئے

ہو دہن مین بھی لیاقت بات کی ۔ کب ہی زیبا چھوٹا منہ باتین بڑی

بول بالا بولے جو اہل سخن ۔ ہو بڑا اوسکا ہر اک منہ سے دہن

تھا دہن اوس غیرت گل کا کشاد ۔ اوسکا یہ مطلب کہ منہ خندان و شاد

پوچھتا ہی کوئی غنچو نکی نہ بات ۔ گو کہ ہی اونکا دہن تنگی کے ساتھ

قدر کلیو نکی نہین بازار مین ۔ ہنستے ہین غنچون پہ گل گلزار مین

ہین خریدار گل خندان ہزار ۔ ہوتے ہین بلبل گلے کا اونکے ہار

گل کی خوشبو سے معطر ہی دماغ ۔ سونگھکر اوسکو ہی ہر دل باغ باغ

افسر نوبادۂ لبستان ہی گل ۔ زینت دستار سرداران ہی گل

پڑہتے ہین پھولو نپہ سب صل علیٰ ۔ گل مین ہی خوشبوی روے مصطفےٰ

کھل کے ہوتا ہی کشادہ رو انار
کھلکے منہ کچھ اُسکی کھلتی ہی بہار

وہ دُرِ دندان دُرِ شہوار تھے
اونکو دُرج باشاہی چاہیئے

ہووین جو موتی کہ قیمت مین گران
اونکے رکھنے کو بھی ہو درج کلان

تھا کشادہ اسلئے مُنہ آپ کا
تاکہ وقتِ خندہ دندان نما

دیکھلے ہر شخص وہ دُرِّ یتیم
خالی حکمت سے نتھا فعلِ حکیم

معجزہ تھے لب دہانہ خوش نما
نے کشادہ تھا بہت نے تنگ تھا

دانت کھڑکی دار تھے ایسے جلی
بات کرنے مین نکلتی روشنی

اور جب ہنستے تھے وہ بدر الدجیٰ
صاف دیوار ونپہ پڑتی تھی ضیا

دانت دکھلاتے تھے بجلی کی چمک
اور اولون کی صفائی اور دمک

ہنستی پیشانی تھی منھ ہنستا ہوا
پھول سے جھڑتے تھے چہرہ سے صدا

تھی ہنسی بس مسکرانا آپ کا
تھا یہی ہنسنا ہنسانا آپ کا

ہنسنے رونے کی نہ آوازین سنین
لب پہ آئی موج ناز آنکھین ہین

روتے دم آتی تھی سینہ سے صدا
جس طرح سے دیگ اُبلے برملا

عشق سے دلمین یہ آجاتا تھا جوش
دیگ پکنے مین ہو جیسے جوش و خروش

تھی زبان پاک وحدت ترجمان
کلمۂ توحید کرتے تھے بیان

خوب خوش آواز تھے اچھا کلام
تھا کلام اللہ بس اُنکا کلام

کیون نہ حسن ہو خوش الحانی کے ساتھ
لحن داؤدی سے قرآن کی قرات

وعظ وخطبہ کی صدا جاتی تھی دور
کچھ عجب دلکش تھی آوازِ حضور

مست آوازِ الست اونکی صدا
سُن کی روحوں میں اُٹھے شورِ بلا

جامع ومانع ہی سب اُنکا کلام
ختم ہی اون پر فصاحت کا کلام

تھا فصاحت اور بلاغت کا یہ حال
ہو بیان اہل زبان سے کیا مجال

تھا لعاب اونکے دہانِ پاک کا
خوش مزہ نہروں سے جنت کی سوا

تھا شفا سب عاشقانِ زار کا
تھا دوا دردِ دلِ بیمار کا

کیا کہوں آب دہن کے معجزات
تھوک تھا اونکا بہ از آبِ حیات

جنگ خیبر کے دن آنحضرت نے جب
حیدر صفدر کو فرمایا طلب

آنکھیں دُکھتی تھیں علی کی درد تھا
دیکھکر آنکھیں محمدؐ نے ذرا

لب لگایا صاف بس اچھی ہوئیں
آنکھیں اوس خیبر کشا کی کھل گئیں

تھا پیاسا ایک دن پیارا حسن
وہ زبان چوسی ہوا بس تر دہن

قطعہ

منہ میں جس بچہ کے ڈالا وہ لعاب
پھر نہ دودھ لینے پیا پیکر وہ آب

خشک تھا روز حدیبیہ کنواں
ڈالی کلی پڑتے ہی آب دہان

جوش مارا اُس کنوئیں نے ایکبار
جانور اور آدمی پیدل سوار

پی کے پانی خوش ہوئے سب لشکری
پھر نہ سوکھا وہ کنواں ہرگز کبھی

ایک بار اک ڈول سے پانی پیا
منہ کا پانی آپکے اوسمیں گرا

وہ کنوئیں میں ڈول ڈالا چاہ سے
اور پھر پانی نکالا چاہ سے

اوسمین خوشبو مشک کی آنے لگی — مشک اوسکی ہر جگہہ جانے لگی

اوسکا پانی اک تبرک ہو گیا — ہو گیا وہ چاہ زمزم سے سوا

تھا انس رض کے گھر مین اک کھاری کنوان — اس مین ڈالا آپکا آب دہان

اوسکا پانی صاف میٹھا ہو گیا — سب کنوون سے بہتر اچھا ہو گیا

معجزے ایسے ہوے ہین بیحساب — تھا بھرا اعجاز سے منہ کا لعاب

کھایا ساری عمر مین حضرت نے کیا — ایک من دو سیر غلہ کے سوا

سرور دین یاد مولے مین رہے — بس ترسٹھ ۶۳ سال دنیا مین رہے

فقر و فاقہ سے ہمیشہ کام تھا — کھانا پینا کچھ برائے نام تھا

ہونٹھ تھے ہر خوش دہان سے خوبتر — اونسے کس منہ سے مقابل ہو شکر

تھا دہانہ آپ کا از بس لطیف — خوب تھی ہر شخص سے گردن ظریف

صاف گردن اوس تن پاک کی — تھی صفائی مین صراحی نقرئی

بادہ شیشہ تھی کہ جس سے مے پرست — سارے عالم کے ہوئے سرمست الست

اور باہین تھین قوی اور لنبیان — دست و پا بازو زبردست از بیان

تھی ہتیلی چوڑی لنبی اونگلیان — جڑ سے بھاری اور سرے سے پتلیان

اونکے ہاتھون کا لکھون کیا معجزا — معجزا وہان ہاتھ جوڑے تھا کھڑا

اونگلیون سے نہرین جاری ہو گئین — گھاٹیون سے ندیان بہنے لگین

سارے لشکر نے وضو اوس سے کیا — سب نے وہ اعجاز کا پانی پیا

سنگریزے ہاتھ مین اعجاز سے | ذکر حق کرنے لگے آواز سے
ہاتھ جس مُنہ کو لگا روشن ہوا | تھا ید بیضا مین کب یہ معجزا
چاند اور سورج اشارونمین چلے | چاند کے اُنگلی سے دو ٹکرے ہوئے
اون ہتیلی اور تلوون سے کہین | نرم زائد ریشمی کپڑا نہین
ہاتھ جو چھولے وہ خوشبودار ہو | اور شفا پاے اگر بیمار ہو
چوڑا سینہ سینے سے لے ناف تک | بالونکی سیلی تھی اک بے ریب و شک
بال تھے سیلی مین شش لکھ سی ہزار | اور نہ افزون کیجیئے دو صد چہار
باقی سینہ پیٹ تھا سب پاک و صاف | تھا وہی ایک خط مُوتا حد ناف
پیٹھ اور پیٹ آپکا ہموار تھا | پیش و پس آئینۂ انوار تھا
تھی لعل حضرت کی ہمرنگ بدن | اوسمین خوشبو تھی بہ از مشک خُتن
فرق تھا کچھ دونون کاندھونمین ذرا | کیونکہ سینہ خوب تھا اوبھرا ہوا
فرق تھا شانونکے جو کچھ درمیان | اوسمین تھا مُہر نبوت کا نشان
عقدۂ مہر نبوت یہ کھُلا | ہین رسول اللہ ختم الانبیا
رونگٹے کچھ آپکے پہونچونپہ تھے | اور کاندھونپر بھی تھے کچھ رونگٹے
پنڈلیان پتلی تھین چھوٹی ایڑیان | اور نہ تھین پر گوشت موٹی ایڑیان
پنڈلیان نازک تھین ساتھ اک ناز کے | گہرے تلوے تھے بھرے انداز کے
تھے برابر اور چکنے وہ قدم | صاف ڈھل جاتا تھا پانی پڑتے دم

برکتِ پائے مبارک سے ہوا
اس روش سے قرض جابر کا ادا

قرض سے حاصل نتیجا اونکو فراغ
چھیننے لیتے تھے یہودی اونکا باغ

باغ مین ڈھیر اک چھوہارونکا جو تھا
پاؤن اوس پر جب پیمبر نے رکھا

قرض خواہونکو چھوہارے دیدئے
پھر نہ اوس خرمن سے خرمے کم ہوئے

چال مین اونکی عجب انداز تھا
وہ سراپا ناز اور اعجاز تھا

تھا بہت لنبا نہ ٹھنگنا سرو ناز
تھا میانہ قد نہ کوتاہ نے دراز

باوجود اسکے کوئی قد کا بلند
ساتھ چلنے مین نہوتا سر بلند

سر مبارک سے رہتا سر فراز
گو نہ تھا قد آپ کا اتنا دراز

معجزہ یہ اوس قدِ بالا کا تھا
اوس قدِ بالا کا تھا یہ معجزا

قدِ نورانی کا جو سایا نہین
بھید اوسکا خلق نے پایا نہین

اوس شجر مین ہین نہان انوار کیا
سرو بے سایہ مین ہین اسرار کیا

سایۂ فضل الٰہی ہی وہ قد
اوسکا سایہ ہے ازل سے تا ابد

سر سے پا تک تھا وہ اک نورِ لطیف
تھا سراپا نور وہ جسمِ شریف

نے نمون نے شبہہ وہ تشبیہ تھی
آپ کی تشبیہ بھی تنزیہ تھی

جسم روحانی سراپا روح تھا
جسم اوسکا اسم اوسکا روح تھا

جسم اوسکا روح روح انس وجان
سایہ روح الروح کا کیا ہو بیان

جان و تن اک نور تھا نے اختلاف
ٹپکا نکلا تھا گہر سے اسکے صاف

حال باطن کا کھلے کیا فرش پر
جسم ظاہر سے وہ پہونچا عرش پر

تس پہ تھا ہیبت سے حق کی ہولناک
خوش ہوا اُن جوتیونکی پاکے خاک

دشت ایمن مین بحکم کردگار
پاؤن سے موسےٰ نے لی جوتی اُتار

وہ حبیب پاک پہنے جوتیان
پہونچے فرش عرش پر جلوہ کنان

جس زمین پر اونکے پڑتے تھے قدم
کھائی ہی اوس شہر کی حق نے قسم

پاک ہی ایسی اونہین پاؤنکی خاک
جسکی کھاتا ہی قسم اللہ پاک

ہی لعمرک عمر جانان کی قسم
کھائی حق نے آپکی جانکی قسم

ہی حیات جاودانی آپ کی
ہی ہمیشہ زندگانی آپ کی

ہین یہ قسمین کچھ نہایت پیارکی
عاشق و معشوق کے اسرار کی

تھے وہ خیر الناس نکھ سکھ سے درست
تھا بدن اونکا کسا اور خوب چست

جوڑ بند اونکے تھے بھاری اور موٹی
ہڈیان مونڈھون کی تھین چوڑی بھی

جو کھلے رہتے تھے اعضائے نبی
روشنی اونمین برنگ شمع تھی

گورا گورا پنڈا اور پیارا بدن
گویا چاندی کا ڈھلا سارا بدن

کیا لکھون مین مصطفی کی چال ڈھال
پاؤن رکھتے تھے جما کر دیکھ بھال

چال وہ چلتے تھے اس انداز سے
جس روش ڈھالو زمین پر اوترتے

جس طرف رکھتے قدم وہ نازنین
آپ طے ہوتی چلی جاتی زمین

بے تکلف چلتے آہستہ حضور
لوگ رہجاتے تھے تھک کر دور دور

آگے آگے چلتے اصحابِ کرام — پیچھے پیچھے آپ ہوتے خوشخرام

پیچھے حضرت کے فرشتے چلتے تھے — ہر قدم پاؤنپہ آنکھین ملتے تھے

تھین پسینے مین عجب خوشبوئیان — ایسی مشک و عطر مین خوشبو کہان

اور پسینہ جبکہ چہرہ پر بہا — صاف ہر قطرہ تھا موتی بے بہا

پھول سب اونکے پسینے سے اوگے — کیوڑہ اور کیتکی پیشاب سے

بول و غائط کا کہون کیا اونکے حال — کیوڑہ سے مشک سے خوشبو کمال

پائخانہ کو نگل جاتی زمین — اور خوشبو مشک کی آتی وہین

کچھ طبیعت آپکی ناساز تھی — شب مین شدت ہوئی پیشاب کی

اٹھنے کی طاقت نہ پائی تن مین جب — ایک برتن مین کیا پیشاب تب

دیکھنے آئے جو آنحضرت کے یار — آپ کو پایا بہت زار و نزار

اسگھڑی پیاسے ہوئے اک دوست وان — دیکھ اس برتن مین پانی ناگہان

پی گئے پیشاب پانی جان کر — جسم و جان خوشبو سے پایا تر بتر

جان و تن مین ایسی خوشبو بس گئی — وہ نہ مرتے دم تلک بھی بس گئی

تن بدن مین طاری اور ساری رہی — نسل مین خوشبو ہی جاری رہی

عطر مجموعہ کا تھا سارا بدن — تھا معطر آپ کا ہر عضوِ تن

جس گلی کوچہ مین ہوتا تھا گذر — ہوتے خوشبودار سب دیوار و در

جب کوئی اس رشکِ گل کو ڈھونڈھتا — راہ مین خوشبو سے چلتا تھا پتا

کیا مدینہ اُن سے خوشبودار تھا — شہر سارا خانہ عطّار تھا

جسم اونکے کیون نہ خوشبودار ہون — جو کہ آلِ احمدِ مختار ہون

دل مین نور سیّدِ ابرار تھا — سیّدون کا سینہ خوشبودار تھا

ظاہر اوس خوشبو سے تھے آلِ نبی — چھپ نہین سکتے ہزارون مین کبھی

دوست کی خوشبو چھپالی تھی مگر — دشمنِ دین قتل کرتے ڈھونڈھکر

سیّدون نے چھپ کے یہ مانگی دعا — سینہ کی خوشبو چھپادے اے خدا

چھپ گئی ظاہر مین خوشبوی بدن — ہے نہان باطن مین بوے پنجتن

اسلئے تعظیم ہے سادات کی — سیّدون مین ہے نہان نورِ نبی

اونکی عادت حسبِ قرآنِ مجید — تھی نہایت خوب اور اچھی سعید

دیکھکر حضرت کے فرخندہ صفات — جو کوئی کہتا تو کہتا بس یہ بات

ہمنے دیکھا ہے نہ ایسا آدمی — اُنسے اول اور نہ بعد اُنکے کبھی

تھے محمد مین سب اخلاقِ خدا — واہ وا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہووے جسکی ایسی صورت ایسی خو — وہ نہ کیون اللہ کا محبوب ہو

کوئی کیا جانے کہ وہ کیا بھید تھا — سر سے پاؤن تک خدا کا بھید تھا

اوسکے اعضا سے مشابہ کیا کرون — کون شی ہے جس سے مین تشبیہ دون

ہین جو تشبیہین حدیثو نمین لکھین — مینے بھی لکھی ہین تشبیہین وہی

ہین یہ سب مضمون حدیثون کے رقم — لکھ نہین سکتا ہون اس سے بیش و کم

ہے یہی حلیہ مبارک آپ کا ۔ اب سراپا کیا لکھین شاعر بھلا

اونکے حلیہ کی یہی تصویر ہے ۔ مصحف ناطق کی یہہ تحریر ہے

نقل اوس مصحف کی جو چاہے لکھے ۔ حرف و نقطہ کیونکہ کم زائد کرے

بس حدیثون مین جو کچھ تحریر ہے ۔ بولتی قرآن کی وہ تفسیر ہے

بولے یان کوئی سخنور کیا مجال ۔ یہ نہین واللہ جاے قیل و قال

ورنہ مضمون سراپا طبع زاد ۔ وہ نئے لکھون کہ شاعر دیوین داد

مین نہین خواہان کسی کی داد کا ۔ منتظر ہون آپ کی امداد کا

تیری ہی امداد سے اے شاہ دین ۔ دین و دنیا کی مرادین سب ملین

کون ہے کونین مین ایسا کریم ۔ آپ تو ہین صاحب خلق عظیم

یا رسول اللہ سن میرا سوال ۔ اک نظر رحمت کی مجھ عاصی پہ ڈال

دیدہ و دل کو نہین اک دم قرار ۔ ہے ترے دیدار کا بس انتظار

یہ مذاق اک دید کا مشتاق ہے ۔ حسن تیرا شہرۂ آفاق ہے

اپنی صورت اکبار ہی دو دکھا ۔ ہے یہی حلیہ کے لکھنے کا صلہ

پڑھ درود اے دل بس اب شام و سحر
مصطفےٰ پر آل پر اصحاب پر

مثنوی حسن و عشق حق

مثنوی حسن و عشق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہم صلّ علیٰ محمد و آلہ فی حسنہم و جمالہم

عشق خالق ہی عشق ہی مخلوق
عشق عاشق ہی عشق ہی معشوق

حسن صورت ہی عشق ہی معنی
لفظ و معنی جدا نہین یعنی

لایق عشق کیا ہی حمد و ثنا
قابل حسن کیا ہی صلّ علی

وصف وجہ وجیہہ کیا ہو بھلا
کرم اللہ وجہہ کے سوا

نعت او منقبت ہی عشق کا نام
عاشقونکو ہی مدح عشق سے کام

عشق حامد ہی عشق ہی محمود
عشق عابد ہی عشق ہی معبود

معنی لفظ کن فکان ہی عشق
صورت اسم جسم و جان ہی عشق

عشق ہی باعث الست و بلی
عشق ہی درد و رنج و کرب و بلا

عشق اول ہی عشق آخر ہی
عشق باطن ہی عشق ظاہر ہی

عشق کا کچھہ عجب کرشمہ ہی
عشق ہی کا یہ سب کرشمہ ہی

ہی سرور ظہور کی یہہ ترنگ
عشق ہی موج نشہ نیرنگ

از ازل تا ابد ہی عشق کی دھوم
ابتدا انتہا نہین معلوم

عشق ہی نار و نور کا جوہر
ہی یہ جوہر ظہور کا جوہر

اک شراب دو آتشہ ہی عشق
کفر و اسلام کا نشہ ہی عشق

یہ مثنیِٔ آتشین ہو جی کی بلا
درد نے لے مذاق جلکے کہا

آتش عشق جی جلاتی ہی
یہہ بلا جان ہی پر آتی ہی

عشق جانسوز سے ہی ہر دل نرم
پڑہہ کسی دل جلے کا مطلع گرم

عشق کو کسکے دل سے لاگ نہین
کونسا گھر ہی جس مین آگ نہین

عشق سے اک جہان ہی آوارہ
عشق وہان ہی جہان ہی آوارہ

کشتۂ عشق ہین فقیر و امیر
عشق ہی قاتل مذاقؔ و میرؔ

عشق کے دلفگار سارے ہین
اسنے کیا کیا جوان مارے ہین

جان عاشق کا کیا وجود و عدم
ہی فنا اور بقا یہان ہر دم

گاہ مرنا ہی گاہ جینا ہی
چشم کی لب کی دید کرنا ہی

رونا ہنسنا ہی عاشقونکا خاک
آستین تر ہی اور گریبان چاک

عشق کیا جانین کیا پہیلی ہی
یہہ خدا جانے کیا پہیلی ہی

زلف پیچان مین جسکا جی ہی پہنسا
یہہ معمّا دلا اوسی پہ کھلا

سالک اس راہ کے ہین زندہ دل
گور ہی اونکی پہلی ہی منزل

جیتے جی عشقباز مرتا ہی
زندہ در گور عشق کرتا ہی

یون تو عاشق ہوے سب قتیل نگاہ
خون مردم تہا فی سبیل اللہ

خون بہا جب حسینؑ لاڈلے کا
عشق کے سلسلے مین رنگ آیا

یعنی اب عاشقان وجہ اللہ
صبغۃ اللہ سے ہوگئے آگاہ

ہر زماں پر ہے شوق سے فریاد ۔۔۔ دل سے کب بھولتی ہے آپ کی یاد
حسن کا نام لیجیے پڑھ کے درود ۔۔۔ [illegible] حسن کی [illegible]
حا ہے حیرت ہو اور سین سرود ۔۔۔ نون ہے رد سے نو حق کا ظہور
نور نام نبی ہے نام حق ا ۔۔۔ ہے وہی ایک نور [illegible] دوجی
تفرقہ یہاں ہمارے نام نہیں ۔۔۔ فرق کچھ اسمیں لا کلام نہیں
اوسکے اقوال بس شریعت ہیں ۔۔۔ اوسکے افعال بس طریقت ہیں
کیا کہوں اوسکی میں حقیقت حال ۔۔۔ ہے حقیقت اوسیکا بس احوال
معرفت ہے اوسی جمال کا نام ۔۔۔ نور ہے حسن بے مثال کا نام
مظہر ذات باصفات ہے وہ ۔۔۔ مظہر جملہ کائنات ہے وہ
یہ جو دونوں جہانمیں جلوہ ہے ۔۔۔ اوسکے مکھڑے کا اک جھمکڑا ہے
حسن ہے بے شمار پردونمیں ۔۔۔ یا ہے ستر ہزار پردونمیں
ارنی اور لن ترانی کیا ۔۔۔ یہاں ہے آوازہ من رآنی کا
دیکھکر حسن جا ہے صل علی ۔۔۔ پڑھتے ہیں اب لا الہ الا اللہ
معنی عین شین قاف قلم ۔۔۔ کسی صورت ہونگے صاف رقم
عین عرفان ہے شین شوق لقا ۔۔۔ قاف قلب سلیم ہے بخدا
خلعت اس تین پارچہ کا ہوا ۔۔۔ قاف روح وقیس رض پر زیبا
تھے عدد وقیس رض کے شش دہفتاد ۔۔۔ وہ ہی دیوانہ کے ہوے اعداد

ولیس نام خدا ہی دیوانہ — ہی یہہ روزِ ازل کا مستانہ

بولا قبل از الست پڑھ کے بلا — لی بلا شوق سے یہ سر پہ بلا

ہوا کہکر بلا یہ سر گردان — فرق محبوب کا بلا گردان

گیسوؤنکی بہت بلائین لین — پاؤن پہ سر رکھا دُعائین دین

حاکم کن نے تب یہ فرمایا — دیکھ دیوانہ بے ادب کی جا

گیسوئے پاک کو چھُوا تو نے — پاے نازک پہ سر رکھا تو نے

عشق سے ہی مقام حُسن کا دور — ادب حسن کا ہی پاس ضرور

دور سے ہی حضور ہی عاشق — یہان حضوری ہی دوری عاشق

تو ہی گر عاشقِ حبیبِ خدا — تجھکو معشوق سے رکھونگا جدا

ہوگا تیرا وصال فرقت مین — جان جائیگی شوقِ وصلت مین

روز فرقت کا جبکہ ذکر آیا — جان و دل سے ہوا وہ یون گویا

حسرت ای جان شبِ جدائی ہی — مژدہ اے دل کہ موت آئی ہی

ہوا مایوس عاشقِ ناشاد — نامرادی سے اپنی پائی مراد

پھر کہا اسنے ہوکے لب تشنہ — کیا کرون کس سے اب کہون جا کہ

عشق نے دل کو جان کو لوٹ لیا — حسن نے دو جہان کو لوٹ لیا

یہان عجب صاحبی خدائی ہی — حُسن اور عشق کی دُہائی ہی

تھا کبھی اپنے حال پہ نالان — غزل حالت تھی ورد زبان

غزل

بے نیازی کی دھج دکھائی ہی ‏— ناز پر شان کبریائی ہی

دیکھو موسٰے نہین اویسؓ ہو ہین — لن ترانی کسے سنائی ہی

کیون دکھایا مجھے وہ رخ بیوجہ — نہین جس مونھ کی رونمائی ہی

مہر کرتے ہی ایسی بے مہری — مہربان دلمین کیا سمائی ہی

بخدا آپ سے نہین شکوہ — آپ سے شکوۂ جدائی ہی

تیرے سر کی بلائین لے لین تھین — وہ بلا میرے سر پہ آئی ہی

ہاتھ زلف رسا پہ کیون پہونچا — نارسا اپنی یہ رسائی ہی

پاے نازک پہ سر جو رکھا تھا — اوسکی پاداش مینے پائی ہی

بولو صاحب اویسؓ قرنی سے — آپ کا بندۂ فدائی ہی

دیدہ و دل ہین سائل دیدار — مین ہون اور کاسۂ گدائی ہی

نہ چکھانا مذاق فرقت کا
مئے وصلت اگر پلائی ہی

دم بدم یون ہی کرکے واویلا — کیا روحانیون مین حشر بپا

سبکی روحون نے الامان مانگی — اپنی اپنی امان جان مانگی

جب کسی سے نہ بار عشق اوٹھا — وہ اویسؓ دیوانہ بوجھ اوٹھا بیٹھا

بار عشق محمدی سر پہ — لے لیا یا علی مدد کہکر

کرم اللہ وجہہ

آگئے ہاتھ ما[illegible] دست شاہی
پاک کیا [illegible] پیدا الٰہی

دست یزدان سے پائی دولت عشق
شاہ مردان سے پائی دولت عشق

حق تعالےٰ کا شکر کرنے لگا
دم بدم جی کا جی سے بھرنے لگا

ہوئی جسدم کہ دلکو نئے حالی
آہین بھر بھر کے جی کیا خالی

کبھی ہنس ہنسکے جی سے رو دیتا
کبھی رو رو کے جان کھو دیتا

خواب کیا کچھ غشی سے اونگتا تھا
نام آدم کا سنکے چونک پڑا

ہوا پیدا وہ خاک کا پتلا
جس کا چودہ طبق مین شور مچا

روے آدم پہ باکمال و جلال
چمکا نور محمدی کا جمال

روبرو حق کے اپنے سر کو جھکا
سب فرشتون نے اسکو سجدہ کیا

نور احمد کی رو سے خوب پوجے
ورنہ آدم کو ہوتے کیون سجدے

مونھ پہ حسن نبی ہویدا تھا
دل مین عشق اویس پیدا تھا

سنتے ہی نام خواجۂ عالم
ہو گئے دیوانے حضرت آدم

دل مین آئی جو موج شوق لقا
چشم آدم سے بہ گئے دریا

اپنی صورت سے خود ہوئے مفتون
دل ہوا روے پاک کا مجنون

دل جدائی سے تڑپا جاتا تھا
مست کو ہر دم کلیجہ آتا تھا

بعد آدم کے بدلین نام خدا
صورتین حسن و عشق کی کیا کیا

کہین احمد کہین اویس ہوا
رشک لیلی و رشک قیس ہوا

ایک مطلوب ایک ہی طالب ہوگئے ایک جان دو قالب
الغرض ہوگیا ظہور نبی اپنی صورت مین آیا نور نبی
نور سے فرش خاک عرش ہوا عرشیون کی نگہہ کا فرش ہوا
ہوئی روشن وہ شمع لم یزلی جسکے پروانہ ہین نبی و ولی
دیکھکر حسن روے عبد اللہ سب کے منہ سے نکل گیا اللہ
اللہ اللہ کیا جمال کہون مظہر ذات ذوالجلال کہون
ملک و جن و انس حور و پری غش ہوئے دیکھکر یہ جلوہ گری
ہوئی طاری خوشی کے مارے غشی خاک پر لوٹے عرشی و فرشی
شہرہ حسن مظہر کامل سنکے تڑپے کمال شوق سے دل
آتش کفر دم مین گرد ہوئی آگ آتشکدون کی سرد ہوئی
بت سے بت آپ گرکے ٹوٹ گیا خود بخود سر ہبل کا پھوٹ گیا
بحر اسلام کو جو آئی لہر ہوگئی خاک آب کفر کی لہر
زلزلہ سرزمین کفر مین تھا قصر کسرے مین حشر تھا برپا
تخت شیطان کو کر لیا اولٹا بخت کفار کو دیا پلٹا
کچھ عجب انقلاب عالم تھا کہین شادی تھی اور کہین غم تھا
دھوم تھی اوسکی مہ سے ماہی ملی کونین کی شہنشاہی
تھی ہر اک بات اوسکی آیہ حق تھا کلام خدا ہی اسکا نطق

جسم تھا اوسکا روح جان جہان   ہمہ تن تھا وہ جانِ عالمیان

جلوہ گر ذات با صفات ہوئی   ہر صفت اوسکی عین ذات ہوئی

کہین صدق و صفا کے تھے اوصاف   تھا کہین وصف عدل اور انصاف

کہین وہ مظہر عجائب تھا   اور کہین مظہر الغرائب تھا

صاف ظاہر ہوا وہ حسن حسن   حسن ہی ہوگیا حسین و حسن

کہین در پردہ نور عصمت حق   تھا مقید بعفتِ مطلق

فیض سے اسکے طاہرات کی شان   شان حق تھی مطہرات کی شان

نور کا نور ساری ذریت   عطر کا عطر اوسکی سب عترت

خاص اور عام ہین اوسی کی آل   جزو و کل مین ہے اسکا حسن و جمال

سارے عالم مین نام ہے اوس کا   کلمہ اوس کا کلام ہے اوس کا

دم اوسی جان جانکا بھرتے ہوئے   خلد سے آئے آدم اور گئے

کیون نہو نوح اوسکا شکر گذار   ہوا اوس نام ہی سے بیڑا پار

اوسپہ قربان تھے جان و دل سے خلیل   ہر دم اوسپر فدا تھے اسمٰعیل

اوسکی مہمان سرائے کا ہے گدا   ہے خلیل اوسکے خوان کا زلہ ربا

کار ادریس جامہ دوزی ہے   اونکی خیاطی اوسکو روزی ہے

زمزمہ سنج اوسکے تھے داؤد   پڑھتے الحان خوش سے اسپہ درود

گر نگین اوسکے سبحہ گردان ہون   دانے تسبیح کے سلیمان ہون

خاکسار اوسکی راہ کے ہین غنی — مور کو عار ہی سلیمانی

خضرؑ و موسےؑ ہین اوسکے خدمتگار — آبدار ایک اک عصا بردار

کیا عزیز اوسکا نام ہی صاحب — یوسفؑ اوسکا غلام ہی صاحب

ہی مسیحؑ اوسکے عشق کا بیمار — لب جان بخش کا ہی عاشق زار

کیا کہون اوسکے حسن کی خوبی — حق نے بخشا مقام محبوبی

روز افزون تہا وہ سہاگ وہ راج — ایک روز آگئی شب معراج

تہی وہ شب شبراتِ عالمیان — رات تہی اک براتِ عالمیان

اس ہی اک رات کے لئے بخدا — ہوا دونون جہان مین اک جلوہ

مژدۂ وصل لیکے روح الامین — آئے جب آپ کے سرہاین

خواب راحت مین تہا وہ شب بیدار — چشم محو نظارہ دل ہشیار

نہ جگایا ادب سے پہر پارے — کف پا سے ملے جو رخسارے

پائی سردی ہی پاے نازک پر — ہوکے سرگرم نازنہ اوٹہا دلبر

مونہہ جو کافور سے بنایا تہا — جبرئیلؑ اوسکی وجہہ تب سمجہا

مژدۂ وصل سنکے اوٹہ بیٹہے — پہر طہارت کے واسطے وہ اوٹہے

بہر کے رضوان صراحیان لایا — آب جنت سے اونکو نہلایا

طشت اخضر مین آب غسل لیا — جاے عطر اوسکو قدسیون نے ملا

کچہ رہا تشنگان امت کو — کام آئیگا وہ قیامت کو

تن اطہر کا دھوتون اک قطرہ
وہ دُرِ بے بہا جو ہاتھ لگے
جب نہا دھو چکا وہ طلعتِ نور
ٹھیک آیا لباس محبوبی
سُرخ یاقوت کا بند ہا پٹکا
سبز پہنی جو پاٹون مین پاپوش
سر سے چلکر خضر ہوئے پابوس
سبز گھوڑے کی ہاتھ مین وہ چمک
جلوہ ذات کے صفات ہون کیا
اسی سج دھج سے آیا وہ دلبر
آگے اُس شہ سوار نے دیکھا
قدسیان جوق جوق ہین طیار
ہوگئی چشم شرمگین پُرنم
دیکھکر چشم گل مین شبنم سی
وقت شادی کے کیون ہوے ناشاد
تب یہ حضرت نے روکے فرمایا
گھوڑا جوڑا مجھے دیا حق نے

ہے وہ گوہر نہین ہے جسکی بہا
لبِ کوثر مرے قدم چوٹ
قدسیون نے پہنایا خلعت نور
کھب گیا تن پہ جامۂ خونی
تا نہ کھائے کہین نظر جھٹکا
خضر کی طوطی اڑگئی اور ہوش
مٹنہ سی کی اُس قدم کی بوسا بوس
پنجۂ خور مین جون دھنک کی جھمک
تھا سراپا وہ نور کا بُکّا
حرمِ محترم سے جانبِ در
درِ دولت پہ ہی بُراق کھڑا
صف بصف پیش پس یمین ویسا
جوش مین آگیا وہ عین کرم
روکے بولا وہ بلبل قدسی
روئے کس غم سے ہمے ہوا ارشاد
ہے یہ بیشک ہنسی خوشی کی جا
اپنا معشوق کرلیا حق نے

یعنی بھیجا براق و خلعتِ نور | ہوئے حاضر فرشتگان حضور
آگیا عرصۂ قیامت یاد | ہوگئے عاصیان امت یاد
حشر مین ہونگے پیاسے اور ننگے | بوجھہ سر پر رکھے گناہونکے
ہاتھہ مظلومی کا وہ پھیلائے | دستِ غم کے ستائے دکھ پائے
غم کے مارے وہ بیکس و لاچار | محض بے توشۂ و غریب دیار
اپنی قبرون سے وہ نکلکر آہ | کیسے کاٹینگے پلصراط کی راہ
ہے وہ دوزخ پہ راہ اک باریک | بال سے پتلی تیرہ و تاریک
ہوگا غربت زدونکا کیونکہ گذار | ہے وہ رستہ برس پچاس ہزار
سہو کیونکر ہوا اونکی یاد اسدم | بھولون اپنی خوشی مین انکا غم
حکم آیا نہ کیجے غم زنہار | آپ ہووین ہنسی خوشی سے سوار
بس اسیطرح سے براق جدا | قبر ہر امتی پہ پہونچے گا
ہوگا جنت مین پھر قیام انکا | دیکھیئے چلکے اب مقام انکا
سنکے ہونے لگے وہ شاہ سوار | شوخیان کین براق نے یکبار
پوچھی اس سے جو وجہ گستاخی | بولا ہے وجہہ یہ نہین شوخی
روز محشر سجینگے جب شبدیز | مجھہ سے چالاک اور قدم مین تیز
آپ ہووین شہا مجھی پہ سوار | پاؤن ہر ہر قدم پہ پھر دیدار
وعدہ فرما کے شہ سوار ہوئے | سر پہ نُہ آسمان نثار ہوئے

پشتِ زین پر نہ تھا وہ ماہ جبین
روی خالق تھا شمع خانۂ زین

نور مرکب تھا نور راکب تھا
تھی عیان شکل عرش و شان خدا

برق سے وہ براق اعلے تھا
شوخیِ جوہرِ تجلی تھا

ہو کے بیت الحرام نام خدا
سوے بیت المقدس آ چمکا

تھے جلو ریز فرشی و عرشی
سب سلام اوسکو کرتے تھے فرشی

انبیا اولیا جلومین روان
قدسیان آگے طرقو گویان

جلوہ گر نور حق ملک پر تھا
جلوۂ عرش ہر فلک پر تھا

بُو سے اُس گل کی مہکے جاتے تھے
چرخ پھولے نہین سماتے تھے

آئینہ رو کا جب نظارہ ہوا
چشم حیرت ہر اک ستارہ ہوا

دیکھکر طلعتِ رُخِ انور
مہر و مہ کا چمک گیا اختر

آنکھین رستہ مین دین ملک نے بچھا
پتلیون پر براق چلتا تھا

پہر دیدار قدسیون کا ہجوم
تک رہے آسمان بچشم نجوم

دمبدم اوسپہ تھے فدا و اللہ
روح آدم سے تا بروح اللہ

کہین آمین کہین درود و دعا
کہین اھلاً و مرحبا کی صدا

دفع وحشت کو خاکسار آیا
بام گردون پہ یارِ غار آیا

اپنی اپنی جگہہ پہ ٹھہرے ملک
گئے جبرئیل تا بہ ہشت فلک

رہ گئی روح قدس سدرہ پر
آگے چلتے تو آنکے جلتے پر

تھک رہا جبکہ وہ براق کہین — لے گیا شوق و اشتیاق کہین
ابر رحمت نے کھولدی آغوش — رکھدیا زیر پا کسی نے دوش
وہ قدم دوش پر لئے جسدم — پائے سر اولیا کے زیر قدم
دوش پر ہاتھون ہاتھ پہونچایا — آگیا ہاتھ عرش کا پایا
کرسئ عرش پر وہ جا بیٹھے — دونون عالم سے ہاتھ اٹھا بیٹھے
عبد کا اور خدا کا پردہ رہا — درمیان استوا کا پردہ رہا
کہلگیا جب مقام او ادنے — نظر آیا وہان علی کرم اللہ وجہہ اعلے
کوئی پردہ نہ درمیان پایا — آپ نے آپ ہی کو وہان پایا
آگیا علم اول و آخر — کھلے اسرار باطن و ظاہر
کیا کہے کوئی وہ سنا دیکھا — دیکھا جو دیکھا اور سنا جو سنا
حال توحید کچھ مقال نہین — یعنی وحدت مین قیل و قال نہین
گئے کثرت سے جانب وحدت — آئے وحدت سے پھر سوے کثرت
عین رب سے عرب کی سیر کرو — حال اہل یمن ذرا دیکھو
کملی اوڑہے ہوئے گدایانہ — عرش پر لوٹتا ہے دیوانہ
کہین عاشق کا فرش پر ہے قدم — اور کہین ساق عرش پر ہے قدم
چال عاشق کی کچھ نرالی ہے — یہ عجب رندِ لاابالی ہے
عشق کی راہ مین جو چل نکلا — لامکان پر بھی دم نہین لیتا

سجکے دولہا بعزت و تمکین | آئے جنت مین لا مکان کے مکین

گائین حورین بنا بنا کر گیت | وجد مین آگئین وہ گا کر گیت

زمزمہ تھا کہین ترانہ تھا | کہین گانا کہین بجانا تھا

کہین دیتے تھے مرغ جنت بانگ | اور کہین بلبلونکی تھی گلبانگ

غنچہ جس دم نسیم سے چٹکا | اوس سے نکلی صداے صل علی

صاف طوطی کے رنگ کھولکے لب | بولے طائر نبی جی بھیجو سب

قد جو اوس نونہال کا دیکھا | ہر فرشتہ نہال ہونے لگا

دیکھکر اوسکا سرو نور افشان | ہوا پر نور روضہ رضوان

آئے جنت مین جب حبیب خدا | دل ہوا باغ باغ رضوان کا

خلد مین شش جہت پھرے محبوب | خوبیان دیکھین ہشت خلد کی خوب

خوش ہوا دل فضاے جنت سے | دیکھے جسدم مکان امت کے

جبکہ جنت سے وہ چلے آئے | مثل دوزخ بہشت جلائے

چشم رحمت سے جبکہ دیکھ لیا | ہفت دوزخ کو بھی بہشت کیا

آپ کی اپنے جزو و کل کی سیر | خیر سے مانگ لائے کل کی خیر

آپکو اپنے آپ کیا لائے | ساری امت کو بخشوا لائے

طرفۃ العین مین وہ نور خدا | فرش سے عرش تک گیا آیا

جسنے تصدیق کی ہوا صدیق | جسنے تکذیب کی ہوا زندیق

پھر یہان آ گئے حسب مرضی حق
گئے کون و مکان کے نظم و نسق

عشق سے حسن کیطرف وہ گیا
حسن سے پھر بسوے عشق آیا

آیا دیوانہ بھولکر پھر یاد
ہوا ویرانہ جنون آباد

جوش مین آ کے مجمع البحرین
نالے کرنے لگے بہ شور و بشین

صبحدم آ گیا جو دل مین خروش
یون وہ گویا ہوئے لب خاموش

مست ہوکر کہا کہ باد صبا
مجھکو آئی یمن سے بوے خدا

کہے ماہ مدینہ جب یہ سخن
اے زہے طالع سہیل یمن

مہربان ہوگیا وہ رشک قمر
یمنی کا چمک گیا اختر

مہر سے ماہ کا ملین ہوا
خیر سے خیر تابعین ہوا

نظر مہر سے وہ ستارہ
ہوا احمد کی آنکھ کا تارا

عرش پر ہے دماغ عاشق کا
کیسی عاشق نے حق کہا بخدا

عشق مین بو ہے کبریائی کی
جسنے کی عاشقی خدائی کی

از علیؓ تا محمدؐ مہدی
نور کے رہنے کی ہے بارہ دری

صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و بارک و سلم کائما ابداً

منقبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ

ثانی اثنین شرف جنی دانسائی کا
یار غار ایک ہی ہے احمد لاثانی کا

ساتھ دونون کے معیت ہی خدا کی وحدہ
دو کو جان ایک جو ہی علم خدادانی کا

وہ بھی لاثانی ہی اثنین کا جو ثانی ہی
ایک مفہوم ہوا ثانی و لاثانی کا

ایک تعریف ہی ان دونون کی اللہ اللہ
اللہ اللہ رے مضمون ثناخوانی کا

نام صدیق کا اللہ اکبر ہی بڑا
ذکر کیا نام خدا آپ کی ذیشانی کا

جسکو صاحب کہے اللہ رسول اللہ کا
کیا بیان وصف ہوا اوس حسب سلطانی کا

فضل صدیق ابوالفضل ہی فرقان مین بیان
کہیے مصداق اوسے آیۂ قرآنی کا

اوسکی تعریف مین ہی اکرمکم عند اللہ
وہی اتقی ہی سزاوار ثناخوانی کا

لائے کفار قریش اوسکے سبب سے ایمان
پہلے باعث وہ ہوا دین مسلمانی کا

مانتے محسن عالم بھی تھے جبکا احسان
وصف کس منہ سے ہو اوس منبع احسانی کا

عشق محبوب خدا تھا اوسے سب سے پہلے
عاشق اول ہی وہی اوس شہ خوبانی کا

تھا بہر صورت اوسی آیۂ رحمت مین فنا
محو مطلق تھا وہ اوس صورت رحمانی کا

جسنے دیکھا نہو مردے کو زمین پر چلتے
جیتے جی دیکھے سراپا کوئی اوس فانی کا

فانی فی اللہ وہ ہوکر ہوا باقی باللہ
سیر فی اللہ ہی اوس واصل یزدانی کا

نام احمد کا الف ہی وہ سراپا انوار
الف اللہ ہی نام اوس قد نورانی کا

قامت رحمت عالم کا ہے یکسر بندہ
سرو آزاد ہی ایک گلشن رحمانی کا

ایک جان اور دو قالب تھا وہ احمد کا خلیل
جان اور مال سے مصروف تھا مہمانی کا

راہ مولا مین کئی بار لٹایا گھر بار
عشق مین حال یہ تھا بے سروسامانی کا

پھاڑ کر کپڑے ابو بکرؓ نے اوڑھا کمبل
خرقہ کانٹون سے سیا وضع فقیرانی کا

ہو گیا جملہ ملائک کا فقیرانہ لباس
فقر مقبول ہوا عاشق یزدانی کا

راز سب سینۂ احمد کا تھا اوس سینہ مین
کہنا صدیق کے کیا سینہ نورانی کا

دل جگر بھنتا تھا عاشق کا کیا یون کی مثال
آتش عشق سے یہ حال تھا بریانی کا

کہا فاروقؓ نے لے کا شکے ہوتا اک بال
مین تو ایک سینۂ گنجینۂ عرفانی کا

باہمی محجبہ کھلے راز و نیاز صدیقؓ
صدقہ صدیقؓ کی اللہ ثنا خوانی کا

مست و مدہوش ہے وجد کی حالت مین مذاق
ذوق اور شوق ہو کیفیت وجدانی کا

منقبت حضرت فاروق اعظم عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلام حق ہے گویا ناطقہ فاروق اعظم کا
کہون کیا فرق مین فرقان کا فاروق اعظم کا

وہی کہنا ہے اوسکا جو کہ فرمانا خدا کا ہے
خدا کی شان کیا کہنا بھلا فاروق اعظم کا

امیر المومنین فاروق اعظم ہی عظیم الشان
بڑی شان اور بڑا ہی مرتبا فاروق اعظم کا

دبا کفر اور بڑھی اون شاہ دین سے شوکت اسلام
بڑی شان اور بڑا ہی دبدبا فاروق اعظم کا

خدا کے مصطفیٰ کے کام اس سے خوب بن آئے
بن آئے وصف کیا نام خدا فاروق اعظم کا

عظیم المرتبت ہی قابل صلّ علیٰ فاروق
ہے رتبہ لائق حمد و ثنا فاروق اعظم کا

خلیفہ ہے وہ ثانی اور خلیفہ ہے وہ لاثانی
خلافت مین نہین ثانی ہوا فاروق اعظم

رسول اللہ سے یاری خدا سے اوس سے یار آ
نبی ہی یار اور یار خدا فاروق اعظم کا

فرشتے لین قدم بھاگین شیاطین اوسکے سایہ سے
سراپا قد ہی نور کبریا فاروق اعظم کا

جہان روشن رخ روشن سے ہی شمع جنان قسمت
ہی گھر شمع جنت مہ لقا فاروق اعظم کا

بنا زہر اوسکے نام پاک سے تریاق فاروقی
اثر مین نام ہی تریاق کیا فاروق اعظم کا

زبانین بند ہون کفار کی عالم ہو سکتہ کا
جو نعرہ میرے منہ سے نکلے یا فاروق اعظم کا

وہ شاہ بحر و بر ہی خشک و تر مین حکم جاری ہی
ہی موج رود نیل اک ماجرا فاروق اعظم کا

چلین پتھر بھی سارے بنکے لشکر اک اشارہ مین
جبل چل نکلے بنکر ساریہ فاروق اعظم کا

عدالت کا خدا کی اوسکا دفتر ایک نمونہ ہی
لکھو نہین عدل اور انصاف کیا فاروق اعظم کا

سراپا عمر کی لکھیے گر توصیف ساری عمر
نہو وصف اک سر مو بھی ادا فاروق اعظم کا

کرو نہین خیر کے کام اور بچو نہین راتدن شر سے
اگر مین نام لون صبح و مسا فاروق اعظم کا

بنا دو دلکے آئینہ مین اک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد
جو پاؤن خشت پر مین نقش پا فاروق اعظم کا

بیان ہو گا نہ ادنے بھی علو اوسکے مراتب کا
کہ اعلی سے ہی اعلی مرتبہ فاروق اعظم کا

علی مرتضے عثمان ذی النورین کی حب سے
محب صدیق اکبر کا ہون یا فاروق اعظم کا

مین ولدار علی ہون دلمین ہی ذوق علی ہر دم
زبان مین ہی مذاق ایک ذائقہ فاروق اعظم کا

منقبت حضرت ذی النورین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ

دکھینا ہی فرض عین انوار ذی النورین کا
زوج نوری ہی وہ عین حق کے نور عین کا

ساتھ دو نور کے نکلے یون قرب سعادت ہی اُسے ۔ جیسے ہو ماہ منور سے قرآن سعدین کا

نور سے اُسکے منور ہین زمین و آسمان ۔ ہی وہ باعث دین اور دنیا کے زیب و زین کا

تھی دو دلہن کی سی لعبینہ اوسمین اک شرم و حیا ۔ وہ بنا دولہا نبیؐ کے قرۃ العینین کا

دیدیا مہر رسولِ حق مین سب کچھ جان و مال ۔ خویش ہو کر حق ادا اوسنے کیا مہرین کا

رشتہ داری مین علی کا ہمسر و ہمزلف ہی ۔ ملگیا ہی سلسلہ عالی اوسے زلفین کا

جامع آیات قرآن ہی امیر المومنین ۔ صورت رحمان خلیفہ سید الکونین کا

بحر مواج حیا و حلم ذی النورین ہی ۔ ماجرا کیا ہو بیان اوس مجمع البحرین کا

تاجدار کشور شرم و شہ کون و مکان ۔ یار ہی اور خویش ہی شاہنشہ کونین کا

ہمنشین گوشہ نشین صاحب معراج ہی ۔ اوسکا قرب اعلی ہی ادنی قرب ہی قوسین کا

ہو نہ صدیقؓ و فاروقؓ و علیؓ کے درمیان ۔ مرتبہ عالی ملا عثمانؓ کو مابین کا

جان نثار پنجتن ہون اور یار چار یار ۔ جان و دل سے ہون فدا ہی ہمدم سبطین کا

ہو حصار اک چار دیواری عشق چار یار ۔ چار حد مین نفع بخشے سد ذو القرنین کا

کسطرح مروان ہو وے تبعیت عثمان مین ۔ تیرہ باطن خاک تابع ہو وے ذی النورین کا

عرشی و فرشی ہین نالان قتل پر عثمانؓ کے ۔ دونون عالم مین ہی اک ہنگامہ شور و شین کا

ہین غم عثمان مین جن و ملائک نوحہ خوان ۔ کیا بیان ہو جیسے حوران جنان کے بین کا

ہو پریشانی مین خاطر جمع اور جی کو قرار ۔ دل جگر ہی بیقرار از بسکہ مجھ بیچین کا

ہون قضا سب حاجتین ہو دین اور سب قبض و قرض ۔ دین و دنیا مین ہو وے دفع عذاب دین کا

مین ترے در کا گدا تو شاہ عثمان غنی
بخشدے مجھکو خزانہ دولت دارین کا

کیا نشہ ہین آفتاب روے ساقی کے طلوع
ہے مذاقؔ رند مست اک جلوہ خدین کا

منقبت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ

شہ والا محمد مصطفے مولا علی اعلے
علی عالی علی مرتضے مولا علی اعلے

نبی مولا ہین جسکے خلق مین اسکا علی مولا
ولی خالق کا مخلوقات کا مولا علی اعلے

امام اول اثنا عشر ہے رابع اربعہ
ظہور ثانی خمسہ ہوا مولا علی اعلے

وہی ہے اہلبیت اصحاب بندہ کے لیے سب کچھ
سفینہ اور نجوم الاہتدا مولا علی اعلے

علی نام خدا ہے جل وا علی شانہ برتر
علی نام خدا نام خدا مولا علی اعلے

علی وہو العلی پایا عروج اوسکا نزول اسکا
بہر منزل ہے عالی مرتبہ مولا علی اعلے

ازل سے تا ابد مظہر عجائب ہوگیی اوسکے
ظہور و نور مین کیا کیا ہوا مولا علی اعلے

علی اول علی آخر علی باطن علی ظاہر
علی فانی علی باقی بقا مولا علی اعلے

ہے زیبا اوسکو خرقہ فقر کا کملی فقیری کی
فقیر کامل آل عبا مولا علی اعلے

نصیری کا نصیر اللہ بحر و بر مین ناصر بندہ
خدا او نا خدا و با خدا مولا علی اعلے

توہی نام خدا ہر کام مین حلال مشکل ہے
خدائی کا ہے تو مشکلکشا مولا علی اعلے

یہی اونسے سنے اچھنے بات مین اعلی سے اعلی ہو
جو ہو ادنی تو جبہہ تیری یا مولا علی اعلے

طریقت مین ہی ہادی رہنما حق کے طریقون کا
حقیقت مین ہی حق بین رہنما مولا علی اعلے

علی معشوق وعاشق ہی حبیب کبریائی کا
ہی محبوب وحبیب کبریا مولا علی اعلے

امام ومقتدا ہی اول وآخر جماعت کا
ہی پیشین وپسین کا پیشوا مولا علی اعلے

مدینہ کا در حیدر سے جانا اور آنا ہی
محمد شہر علم و بابہا مولا علی اعلے

امیر المومنین مشکلکشا لشکر کش اسلام
شہ کافر کش خیبر کشا مولا علی اعلے

اخی ہی اور ولی ہی اور وصی ہی والد سبطین
نبی کا خویش زوج فاطمہ مولا علی اعلے

حسب اعلی نسب اعلی سخاوت ہمت اعلی ہی
شجاعت مین ہی اعلی ذو العلا مولا علی اعلے

صفا وصدق مین عدل وحیا مین حلم مین اعلے
ہی اعلے علم مین علم خدا مولا علی اعلے

صفات وذات وعلوتا مین توسب سے اعلے ہی
یہ ہی ادنی وا اعلے جانتا مولا علی اعلے

نبی سے انبیائی ہی علی سے اولیائی ہی
نبی والی ولی الاولیا مولا علی اعلے

شہ کون ومکان ہو سر پہ تاج بوترابی ہی
ہی تخت ام القری کا زیر پا مولا علی اعلے

تری بخشش ہی سکینون یتیمون اور اسیرون پر
تجھے بخشی خدا نے ہل اتی مولا علی اعلے

ستائش سے تو بے پروا خدا مداح ہی تیرا
خدائی مین ہی تیری واہ وا مولا علی اعلے

ہوا تجھسا نہ ہی تجھسا نہ ہوویگا کوئی تجھسا
نہین تجھسا کوئی تیرے سوا مولا علی اعلے

بہر کیف آپ کا بندہ تولا کے مزہ مین ہی
مزہ مین ہی مذاق بامزا مولا علی اعلے

ہوگیا مولود احمد آیا مولود علی
تیرہوین تاریخ آئی بارہوین آگے چلی

ہاں رجب میں ہفتہ وہ شب ہے تیرہویں تاریخ ہے
وہ نبی الانبیا ہیں یہ ولی الاولیا
ہو سے ابا و شبیہ حق سے دونوں کا ظہور
گھر نگر کی زیب و زینت کے لئے پیدا ہوئے
ظاہر و باطن دونوں ہیں کا تذکرہ اور شغل ہے

ویسے ہی بعد از نبی اللہ سے مولا علی
ہیں محمدؐ اور علیؑ کل کے نبی کل کے ولی
دونوں شمعیں نور کی ہیں ایک سانچے میں ڈھلی
شہر مکہ میں محمد بیت کعبہ میں علی
عاشقوں کو دمبدم ذکر خفی ذکر جلی

جان و دل میں ہے مذاقِ مصطفیٰ و مرتضیٰ
جان نثارِ احمدی ہوں اور فدائے علیؓ

طالب مولا علی مرتضیٰ پیدا ہوئے
سید الایام و شہر اللہ بیت اللہ میں
تھی رجب کی تیرہویں اور دن مبارک جمعہ کا
اور ہیں لیکن کو بیت المقدس میں مقیم
فاطمہ بنت اسد کے درد زہ جب ہوا
مولدِ مولا ہو آلودگی سے پاک و صاف
کعبہ بھی خالق خدا کا خدا کے گھر ہوا
شرکوں پر عقدہ لا حل یہ کچھ کھلتا نہ تھا
آیا ابوجہل آنکھ مونہہ کو ملنے بت کی خاک پا
دور الٹا پھر علی نے رد سیہ بوجہل سے

ابن بوطالب اخی مصطفیٰ پیدا ہوئے
اللہ اللہ وہ ولی اولیا پیدا ہوئے
جب خدا کے گھر میں وہ شیر خدا پیدا ہوئے
لیک یا پسر ابن مریم پارسا پیدا ہوئے
سنگ اسود پر وہ نور کبریا پیدا ہوئے
طیب و طاہر وہ زوج طاہرہ پیدا ہوئے
جبکہ ہمنامِ خدا نامِ خدا پیدا ہوئے
آنکھیں اور مونہہ بند کیوں مشکل کشا پیدا ہوئے
بوتراب پاک جب نورِ خدا پیدا ہوئے
یعنی الاوثان کا قہر کا مصنف خدا پیدا ہوئے

ٹیڑھی گردن پھر رہی مرتے تک اُس مغرور کی — جب سے شان حق نشان کبریا پیدا ہوئے
شوق تعظیم نبی رکھتے تھے ماں کے پیٹ میں — جب ہوئے پیدا تو مشتاق لقا پیدا ہوئے
دیکھا آنکھیں کھول کر آئینۂ روئے نبی — محو نور حق وہ تھے ہیں حق نما پیدا ہوئے
دودھ سے پہلے پیا آب دہانِ مصطفٰے — شیر مادر سے تھی شیر خدا پیدا ہوئے
انبیا ہیں پیش حق جنکی ولایت کے مقر — وہ ولی حق وصی مصطفٰے پیدا ہوئے
اژدہا کو چیر کر کہلائے معیار عرب — حیدر کرار برہان خدا پیدا ہوئے
خاکساران جہان کے قبلہ گاہ و جان پناہ — بوتراب سید شاہ و گدا پیدا ہوئے
دور شرک و بت پرستی سے رکھا ماں باپکو — آپ ازل سے صاحب قرب خدا پیدا ہوئے
حیدر دلدل سوار و شاہ صاحب ذوالفقار — ذو الحلم ذی العلم ذو المجد و علا پیدا ہوئے
مقصد کونین ہے پنہان دعا مین آپ کی — آپ اک دونون جہان کا مدعا پیدا ہوئے
صاحب سیف و لواء الحمد بردار رسول — زور بازو سے نبی دست خدا پیدا ہوئے
اہل عادل اہل سخاوت اہل صدق و اہل علم — اہل حلم اہل ولا اہل سخا پیدا ہوئے
قاتل الکفار امیر المومنین و مسلمین — صفدر و لشکر کش و خیبر کشا پیدا ہوئے
ظاہر و باطن امام اولین و آخرین — بو الائمہ و جہانکے مقتدا پیدا ہوئے
معنی نور علی نور اوسکی صورت سے کھلے — جبکہ کعبہ مین علی نور الہدی پیدا ہوئے
ہو گئی وہ چند کعبہ مین تجلی نور کی — رشک ماہ چاردہ جلوہ نما پیدا ہوئے
دم قدم سے اونکے بیت اللہ شاد و آباد ہے — مظہر ذات و صفات کبریا پیدا ہوئے

پہلے تھا بیت المقدس قبلہ پھر کعبہ ہوا
باعثِ تحویلِ قبلہ پیشوا پیدا ہوئے

سب نمازی اہلِ قبلہ سوئے مکہ سر جھکائیں
اس لئے کعبے میں وہ قبلہ نما پیدا ہوئے

افتخارِ ہر نبی و ہر ولی مولا علیؑ
فخرِ کل جز حضرتِ خیر الوریٰ پیدا ہوئے

ہو کہ ہیں کعبے سے افضل حسبِ ارشادِ نبیؐ
وہ ولی صاحبِ فقر و فنا پیدا ہوئے

بطنِ مادر میں نبی سے معنیِ قرآں کہے
مصحفِ ناطق ہوئے جب ظاہرا پیدا ہوئے

خلق کی حاجت روائی کیوں نہ ہو حسبِ مراد
مشکلیں آساں ہوئیں مشکل کشا پیدا ہوئے

معنیِ تنزیلِ بلغ اور مرادِ انما
صورتِ شانِ نزولِ ہل اتیٰ پیدا ہوئے

آپ ہم نامِ خدا و ہمنشینِ مصطفیٰ
جل و اعلیٰ شانہ صلِ علی پیدا ہوئے

جشنِ ہر روزہ مبارک ہو مذاقِ رند کو
میرِ کوثر ساقیِ جامِ بقا پیدا ہوئے

حالِ میلادِ علی کیا کہیے دلدارِ علی
حق نے جلوہ اپنا دکھلایا وہ کیا پیدا ہوئے

جلوۂ اول محمدؐ جلوۂ ثانی علی
باعثِ ایجادِ عالم فخرِ انسانی علی

اول آخر ظاہر و باطن ظہورِ کن فکاں
زینتِ کون و مکاں و نورِ امکانی علی

جانِ جاناں و جہاں جانِ جان و جانِ دو جہاں
روحِ روحانی روانِ انسی و جانی علی

آیۂ رحمت نشانِ فضلِ رب العالمین
صورتِ پروردگار و شانِ ربانی علی

مقتدائے اہلِ قبلہ پیشوائے اہلِ دل
قبلۂ جاں کعبۂ دینی و ایمانی علی

روشنیِ دو جہاں نورِ زمین و آسماں
ماہِ تابانی علی مہرِ درخشانی علی

قوت حق حیدر صفدر ید اللہ و اسد
میر میدان شاہ مردان شیر یزدانی علی

بادشاہ دو جہان پشت و پناہ انس و جان
شاہ شاہان افسر شاہی و سلطانی علی

اسم اعظم اوسکا ہی نقش نگین سروری
اہل خاتم صاحب ختم سلیمانی علی

منبع فضل خدا و عین انعام و عطا
چشمۂ جود و سخا و بحر احسانی علی

گوہر عز و شرف عالی گہر در نجف
جوہر علم و در دریاے عرفانی علی

گہہ فنا فی اللہ ہی گاہے بقا باللہ ہی
فانی و باقی علی ہی باقی و فانی علی

کیا کلام اسمین کلام اللہ ہی اوسکا کلام
مصحفِ ناطق علی تفسیر قرآنی علی

پیشوا سب پیشواؤن کے اماموں کے امام
مقتدا سے حضرت محبوب سبحانی علی

وہ طبیبِ غیب دان ہی چارہ سازِ جسم و جان
داروے درد عیان و درد پنہانی علی

دلکشا مشکلکشا عقدہ کشای جان و دل
دلبر و دلدار و یار و مونس جان علی

یا علی کہتے ہین اہل وجد حال وجد مین
نام نامی مین ہی کیا مضمون وجدانی علی

فیضیاب باطنی تھے جیسے احمد سے اویس رض
ویسے مجکو آپ سے ہو فیض روحانی علی

تو وہ عالی ذات ہی اور تو ہی وہ والا صفات
خود علی اعلے نے کی تیری ثناخوانی علی

منقبت خوانِ علی مشکلکشا رہنا مذاق
کرتے ہین نام خدا مشکل کی آسانی علی

مولا علی امام علی پیشوا علی
قبلہ علی ہی کعبہ علی مقتدا علی

ہمنام ہی احد کا تو احمد کا ہمنشین
پیغمبر و خدا سے نہین ہی جدا علی

ہوشیار و مست ساقی میخانۂ الست
سرشار جام بادۂ قالو بلیٰ علی

بندے ہین اُسکے حکم کے اہل سلوک و جذب
پیر طریق و صاحب سلسلہ علی

اول ہو پنجتن مین دویم چار یار مین
ششدر ہون کیا کہون تمہین یا مرتضیٰ علی

کہتے ہین اُسکو گاہ عرب اور گاہ رب
نام خدا ہے عبد علی اور خدا علی

کیا نعت مصطفےٰ کی ہو کیا مدح مرتضےٰ
وصل سے علے نبی و سلام علے علی

زہرا ہین طاہرہ تو مطہر ہین مرتضےٰ
خیر النسا ہین فاطمہ خیر الوریٰ علی

ہین سید شباب جناں گر حسنؑ حسینؑ
حسب خبر ہین خیر ہما سیّدا علی

زین العباد باقر و جعفر ہین اُنکی فرع
ہین اصل پاک کاظم و موسیٰ رضا علی

اعلےٰ بزرگ شاہ تقی و شہ نقی
سرخیل متقین و سر اتقیا علی

سلطان عسکر دو جہان جد عسکری
پشت و پناہ مہدی شاہ ہدیٰ علی

طوفان معصیت سے ہمین کچھ خطر نہین
تر دامنون کی کشتی کا ہے ناخدا علی

سوجی سے اجی ہین علی جی پہ شیفتہ
جان ہے علی جگر ہے علی دل مرا علی

منعم غنی سخی ہین کریم و جواد ہین
اس منقبت کا دیکھیے کیا دین صلا علی

کھلجاین سہل دونون جہانکے عقود کا
مشکل کشا علی ہے مرے مشکلکشا علی

ہر دم بروح ختم رسل ہے یہی دعا
ہو خاتمہ بخیر مرا کہکے یا علی

ہے یہ مذاق بھی ترے میخانہ کا فقیر
اسکو بھی اپنے گھر کا پیالہ پلا علی

دلمین گھر ہولی علی مرتضی کا ہوگیا
مین غلام اُس خانہ زادِ کبریا کا ہوگیا

وہ ظہور اللہ بیت اللہ مین پیدا ہوا
نور سے معمور اُسکے گھر خدا کا ہوگیا

بوتراب اُسکو کیا صاف اُس رسول پاک نے
قبلہ گاہ خاکیان باپ اصفیا کا ہوگیا

ہوگئی منظہر عجائب خاک سی افلاک تک
نور سے اُسکے ظہور ارض و سما کا ہوگیا

منظہر نام علی اعلے ہوا مولا علی
ظاہرا نام خدا بندہ خدا کا ہوگیا

ہی علی مرتضے النفس محمدؐ مصطفے
مرتضے اک اسم ذاتِ مصطفے کا ہوگیا

یا علی کہتے ہی بس نام خدا مضمون ادا
منقبت کا نعت کا حمدِ خدا کا ہوگیا

لحمک لحمی نبیؐ نے روحک روحی کہا
ہمنفس ہمدم وہ روحِ انبیا کا ہوگیا

مصطفے و مرتضی کے جان و تن دو دو نہین
جسم و روحی ایک دونون دلربا کا ہوگیا

ہین نبی خیر البشر وہ خیر سے انکا اخی
وہ ولی اللہ وصی خیر الوریٰ کا ہوگیا

ہی محب محبوب اللہ و محمدؐ کا علی
اب حبیب اللہ لقب خیبر کشا کا ہوگیا

خود علی مرتضے شیر خدا دست خدا
قوت بازو محمد مصطفے کا ہوگیا

ہی علی حسنا علم اور صاحب سیف و قلم
میر دیوان مرد میدانِ وغا کا ہوگیا

جسکے سایہ کے تلے ہونگے تمامی انبیا
وہ لوا سر تاج سر الانبیا کا ہوگیا

افتخار ہر نبی و ہر ولی احمدؐ علیؑ
فخر جن سے انبیا و اولیا کا ہوگیا

فقر کا خرقہ ہوا مولی علی کے قد پہ ٹھیک
پاک جامہ قد وہ آل عبا کا ہوگیا

تھا حسن ازبسکہ احمدؐ مجتبی کا ہم شبیہ
ہم لقب اسوجہ سے وہ مجتبیٰ کا ہوگیا

وہ مسدہم اوسکی بلا آمین لین علی و فاطمہ
جو بلا گردان شہید کربلا کا ہوگیا

ہی ہر اک کام وزبان پر یا علی مشکلکشا
دو جہان مین نام اک مشکلکشا کا ہوگیا

کٹ گئی بلا اوسکی ٹلی جس نے پکارا یا علی
مشکلین آسان ہوئین رد ہر بلا کا ہوگیا

پیشوا ہی نامور بارہ اماموںمین وہی
بو الائمہ نام امام رہنما کا ہوگیا

ہی شروع اوس سے امامت اور خلافت اسپہ ختم
وہ خلیفہ ابتدا و انتہا کا ہوگیا

ہین نبی ختم رسولان خاتم الخلفا علی
اہل خاتم بھائی ختم الانبیا کا ہوگیا

کیا صفت ہو مصحف ناطق علی کی ذات ہی
وصف یہ احمد کے نفس ناطقہ کا ہوگیا

سورۂ قرآن ہوئی نازل علی کی شان مین
وہ سخی باعث نزول ہل اتی کا ہوگیا

جسجگہہ قرآن مین ہین ایمان والونسے خطاب
وہان علی گویا مخاطب کبریا کا ہوگیا

جب نبی اللہ نے اوسکو کہا بو الاولیا
ہر ولی بیٹا علی بو الاولیا کا ہوگیا

مومنو جسنے کیا مولا علی کا اتباع
مصطفے کا امتی بندہ خدا کا ہوگیا

کافر و دیندار سب مولا علی کے ہین غلام
فرق اونمین بیوفا و باوفا کا ہوگیا

اپنے قاتل کو بھی شربت میر کوثر نے دیا
دل مرا قربان اس جود و سخا کا ہوگیا

ساقی کوثر کا مین مست الستی ہون مذاق
عہد و پیمان دورۂ قالوا بلے کا ہوگیا

دیکھا جہان وہان علی الاعلے نظر پڑا
کوئی جہان مین نہ علی سا نظر پڑا

کرسی و عرش پر بھی نظر آیا بو تراب
افلاک پر یہ خاک کا پتلا نظر پڑا

دیکھی نبی نے عرش پہ انگشتر علی
پردے سے ہاتھ دست خدا کا نظر پڑا

مردم کی شکل نور علی ہے ہر آنکھ مین
انسان نے عین حق سے جو دیکھا نظر پڑا

موسےٰ گرا تھا غش سے نہ ہو جب طور پر
نور نجف کا تھا اوسے جلوہ نظر پڑا

سلمان کو مروت سے چھوڑا یا جو شیر سے
مردم کو زور شیر خدا کا نظر پڑا

نام خدا ہی نام خدا عین لام ے
پردے مین عین کے یہ معمّا نظر پڑا

شاہ عرب مین مجکو نظر آیا عین رب
بندے کے روپ مین مجھے مولا نظر پڑا

دیدار مرتضےٰ سے ہوئی دید مصطفےٰ
دیکھا جو باب علم مدینہ نظر پڑا

حسنؑ حسینؑ دیکھ لیا جسنے اک نظر
نور نبی علی اوسے اک جا نظر پڑا

دیکھی جو آنکھ ساقی کوثر کی اے مذاق
مے کا خم غدیر کے پیالہ نظر پڑا

میری ہر مشکل ہو آسان یا علی مشکل کشا
یا علی مشکلکشا مولا علی مشکل کشا

سہل مت آجائیو یہان اے ہجوم مشکلات
ہے نہین میری مدد پر کیا علی مشکل کشا

کیا ہی پیارا نام ہے اس نام کے قربان ہون
نام ہے نام خدا اچھا علی مشکل کشا

والی و والا ولی اللہ اولی اولیا
علوی و عالی علی اعلی علی مشکل کشا

مرتضےٰ بوتراب و بوالحسن بوالاولیا
مصطفےٰ نے تمکو فرمایا علی مشکل کشا

صاحب من کنت مولیٰ باب علم مصطفےٰ
شاہ اولانا و مولانا علی مشکل کشا

حیدر صفدر ہے سیار عرب محبوب رب
حجۃ اللہ عروۃ الوثقیٰ علی مشکل کشا

شاہِ مردان شیرِ یزدان صاحبِ سیف و لوا — میرِ میدان لافتےٰ الاّ علی مشکل کشا

صاحبِ انصاف و صفوت صف نشینِ اولیا — صوفی صافی صفی اصفی علی مشکل کشا

ساقیِ کوثر امیر المومنین یعسوبِ دین — قاسمِ نار و جنان مولا علی مشکل کشا

مطلعِ انوارِ رب مہرِ عرب ماہِ عجم — آفتابِ یثرب و بطحےٰ علی مشکل کشا

والدِ سبطین اخیِ مصطفیٰ زوجِ بتول — نائب و خویش رسول یا علی مشکل کشا

ہادی و مہدی ولی حق وصی شاہ امم — بو الائمہ سیّد و الا علی مشکل کشا

ہی خدا ہین و خدادان و خدا شان بے نشان — بیخودی و باخدا بندہ علی مشکل کشا

شش جہت مین نام تیرا ہی ید اللہ و اسد — کون ہووے تجھ سے ہم پنجہ علی مشکل کشا

پاؤن رکھا تو نے جب دوشِ نبی پاک پر — مرتبہ معراج کا پایا علی مشکل کشا

بت شکن خیبر شکن ہی قاتلِ الکفار ہی — ہی غزای حق ترا غزوہ علی مشکل کشا

نام تیرا پنجتن مین اور چار دن یار مین — حلِ مشکل کام ہی تیرا علی مشکل کشا

روحِ جان دو جہان جسمِ نبی انس و جان — جسم و جان ہی تو پیمبر کا علی مشکل کشا

لمت ہی جو کچھ محمدؐ کی وہ تیری منقبت — ہو تری مدح و ثنا کیا کیا علی مشکل کشا

ہین پیمبر روحِ حق اور نفسِ پیغمبر ہو تو — جانِ جانان تجکو یون جانا علی مشکل کشا

باطناً سب انبیا کے ساتھ تھا ظاہر ظہور — احمدِ مرسل کے ساتھ آیا علی مشکل کشا

مثل سایہ کے رہا ہر دم علی احمد کے ساتھ — سرو بے سایہ کا سایہ تھا علی مشکل کشا

جملہ اشجارِ جنان ہین اسکے قد کی خوشہ چین — فیض بخش سدرہ و طوبیٰ علی مشکل کشا

مصحف او سکے حق مین ناطق مصحف ناطق ہو تو — پہنے ہے قرآن کا جامہ یا علی مشکل کشا

مولد اسکا کعبہ مشہد مسجد اور مدفن نجف — مقتدا و قبلہ و کعبہ علی مشکل کشا

چلگئی تیغ قضا اوسپر اداسی فرض مین — کام مین اللہ سے کے آیا علی مشکل کشا

اولیاء اللہ کا تو مخزن اسرار ہے — تجکو سر الانبیا ہا یا علی مشکل کشا

یاد کرنا آپ کا بندون کو ہے یاد خدا — ہے عبادت ذکر تیرا یا علی مشکل کشا

کرم اللہ وجہہ تجکو محمد نے کہا — کیا بیان تیری وجاہت کا علی مشکل کشا

ہی عبادت جب نظر کرنا سوی وجہہ وجیہہ — کیا ہے وجہ اللہ ترا مکھڑا علی مشکل کشا

ہے مرا مذہب یہ ہفتاد و دو ملت سے جدا — دین و ایمان ہے تو ہی میرا علی مشکل کشا

ابتدا سے انتہا تک مین ہون مولا کا غلام — ہے ازل سے تا ابد آقا علی مشکل کشا

مجکو حاصل ہے غلامی غلامان غلام — تیرے بردونکا ہو نہین بردا علی مشکل کشا

سکان علم کن مکان کون و مکان کا رکن — کون ہے کونین مین تجھسا علی مشکل کشا

بہر اللہ و محمد انبیا و اولیا — مشکلم بکشا سے مولانا علی مشکل کشا

مشکلین آسان کرو بہر حسن بہر حسین — بہر حضرت فاطمہ زہرا علی مشکل کشا

عابد و باقر و جعفر کاظم و موسی رضا — واسطہ ان سب اماموں کا علی مشکل کشا

یا علی بہر تقی بہر نقی و عسکری — بہر مہدی مشکلم بکشا علی مشکل کشا

ہو مری اولاد صالح اہل علم و اہل صدق — تیری آل اولاد کا صدقہ علی مشکل کشا

مجکو میرے والدین و اقربا کو بخشوا — بخشش اجداد ہو شاہا علی مشکل کشا

مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات
سب جتنے ہووین سکو بخشنا علی مشکل کشا

بڑھ گئی ہی خوفِ عصیان سے رجا مغفرت
ہی بھروسا تیری بخشش کا علی مشکل کشا

مین تمہارا مدح خوان تم بادشاہِ دوجہان
دو مجھے تم دین اور دنیا علی مشکل کشا

رزق وافر ہو بغیر احسان خویش و اقربا
ہو ادا حق ذوی القربیٰ علی مشکل کشا

مین دعا مین مومنون کی روز و شب شامل رہون
قرض و فرض اپنا ادا ہو یا علی مشکل کشا

مین رہون محفوظ آسیب زمان سے ہر قدم
ہو مرے سر پر ترا سایا علی مشکل کشا

تمکو میری اہل کو رکھ اہل ایمان تندرست
ظاہر و باطن ہو خوب اچھا علی مشکل کشا

عزت و حرمت ہو خیر و عافیت دارین مین
خاتمہ بالخیر ہو اپنا علی مشکل کشا

ساتھ تیرے ہو حساب موت قبر و حشر و نشر
پل صراط و جنت الماوا علی مشکل کشا

مہر گردعلِ ولایت ہو تمہین یا بوتراب
دو مجھے اک مہر کا ذرہ علی مشکل کشا

دل ہو روشن یا امام المشرقین و مغربین
مطلع الانوار ہو سینہ علی مشکل کشا

ظاہر و باطن کی آنکھون سے تجھے دیکھا کرون
واہما دیدار ہو تیرا علی مشکل کشا

مدح بھی مقبول ہو مداح بھی مقبول ہو
آپ مقبول خدا ہین یا علی مشکل کشا

مین ہون دلدار علی ساقیِ کوثر کا مذاق
ذوق جان پیر مغان مولا علی مشکل کشا

الصلوٰة علیک یا خیر الوریٰ اہل عبا
السلام علیک مولانا علی مشکل کشا

علی نوشہ بنا سہرا بندھا مشکلکشائی کا
ملا خلعت نبی سے خلق کی حاجت روائی کا

پنہایا شہ کو خرقہ فقر کا بدلے سہانے کے
دیا تاج اوسکو ہر شاہ و گدا کی پیشوائی کا

بصد ساز و نوا دھومین مچین ساری خدائی مین
کیا سامان خدا نے فاطمہ کی کدخدائی کا

غلامانِ جہیزی بنگئے سب خاص و عام اوسکے
بنا مولا علی دولہا جو اُس احمد کی جائی کا

گنہگاران ہت کی شفاعت جہیز مین ٹھہرای
ہوا پھر وعدۂ دیدار بدلا رونمائی کا

لو اء الحمد دُلدُل ذو الفقار اللہ نے بخشی
سلامی مین وہ لشکر کش بنا فوج خدائی کا

ہوئی ایسی نہ ہو ویگی عروسی اور دامادی
ازل سے تا ابد جلوہ ہے اس جلوہ نمائی کا

مبارکباد دی حور و ملائک جن و انسان نے
لیا انعام ہو کر شادمان شادی رچائی کا

جہان ہے شاد آباد ای مذاقؔ اولاد سے اونکی
رہے گا دور دورا ایسا ہی آل مصطفائی کا

خمسہ غزل شہیدی بریلوی

بجا ہے نہ فلک ہووین جو اک خانہ قلمدان کا
بجا ہے روشنائی نور ہو خورشید تابان کا

بناؤن صوف مین ہر تار بارش ابر نیسان کا
ید قدرت لقب ہے میری کلک گوہر افشان کا

بیاضِ صنع اک سادہ ورق ہے میرے دیوان کا

ہر اک انسان کثرت ہی مین دیکھے جلوۂ وحدت
اوٹھے مردم کی آنکھوں سے حجاب مذہب و ملت

دل و دیدہ کو ہر غافل کے ہووے حال حیرت
مری باد نفس سے گر ہو یران پردۂ غفلت

بہتّر فرقے کے پیش نظر ہو نور عرفان کا

کرن ہو نجم زرین چشمۂ خورشید مین یکسر
زمین آسمان پر جم اوٹھے ہر دانہ اختر

بنے روح مسیح و خضر دم مین کشتکار آ کر | سحاب ملک جان ہون گر مین سبزین کشت گردون پر

روان ہو جوی خشک کہکشان مین چشمہ حیوان کا

زمین افلاک سے اونچی مرے صحن سرا کی ہے | علو لامکان کرسی مرے صحن سرا کی ہے

فضای عرش اک کیاری مرے صحن سرا کی ہے | ریاض قدس ہریالی مرے صحن سرا کی ہے

بہار انس گلدستہ ہے میرے طاق ایوان کا

ردیف و قافیہ سے لاکھ واقف ہون مگر کیا ہو | نہ ان بحرونسے ہووین آشنا۔ نے سینہ دریا ہو

جگر خون ہو کے فکر نظم مین گر قطرہ قطرہ ہو | دلون مین شاعرونکے گوہر معنی نہ پیدا ہو

نہ ٹپکے گر صدف مین آنکے قطرہ میرے نیسان کا

مجھے استاد عالم خسرو ملک سخن سمجھو | تلمذ حضرت رحمان سے ہے مجھکو تو ای یارو

ہر اک فرشی و عرشی کو نہ کیونکر فیض حاصل ہو | نیابت اپنی بخشی مبدء فیاض نے مجھکو

زمین تا آسمان ممنون ہے میرے بذل و احسانکا

مری ہیئت تہندس کے کبھو کب ذہن مین آئے | ملک جن و بشر کو شکل میری کیا دکھائی دے

مرے سب عضو خالق نے بنائے نور مطلق کے | نہین پیدا ہوئے مین اس باد و خاک و آب و آتش سے

کہ مرکز چار عنصر سے ہے باہر مرے ارکان کا

کرورون شاہ عالیجاہ ہین میری حکومت مین | ابھی آباد ہون لاکھون پرستان اک اشارت مین

ہر اک جن و پری ہے سر جھکائے میری طاعت مین | مرے زیر قدم ہے تخت شاہی جس ولایت مین

وہان کے دام و دد کو عار ہے منصب سلیمان کا

مین ہنستا بولتا ہون چپ ہون اور مردہ ہون زندہ ہون
کسیکو یہ نہین معلوم ہے مین کون ہون کیا ہون
مین سوتا جاگتا ہون کھاتا پیتا چلتا پھرتا ہون
بشر کے قالب خاکی مین جو مین جلوہ فرما ہون
تماشا دیکھنا منظور ہے نیرنگ امکان کا

صدف کو آسمانکے جیون گہر جب سے کیا مسکن
ہوتے سب آشنا جو بحر و بر مین تھے مرے دشمن
بہت طوفان اوٹھے پر نہ میرا تر ہوا دامن
رہا مین دہر مین اندیشۂ آسیب سے ایمن
گہر کو کیا خطر ہے لطمۂ گرداب عمان کا

کروڑون لامکانونکی مکانمین میرے گنجایش
بہار صد ازل ہے اک گل مسندکی زیبایش
ہزارون عرش کی اک غرش پر ہے میری آرایش
فراغ صد ابد ہے نیم لحظہ میری آسایش
طلسم کن نمونہ ہے مری خواب پریشان کا

جہانمین ایکدم آرام پاوے چرخ کیا امکان
ہر اک ساعت پھریگا رات دن شام و سحر حیران
رہیگا ہر گھڑی چکر مین اور گردش مین یکسان
رہیگا روز رستاخیز تک گو ہی فلک گردان
حریف اک لحظہ تھا صبح نخستین میرے چوگان کا

وہ عالی ہین مرے درجے وہ اعلیٰ ہین مرے رتبے
گدائی خاکساری کرکے چلکر سر کے پاؤن سے
کہ سرداری سمجھکر واسطے اپنے تفاخر کے
مرے خاک قدم سے تاج خسرو استعانت لے
مری نعلین کو دے نعلبندی تاج سلطان کا

محل کا میرے دروازہ ہے قصر جنت الاعلےٰ
سنا ہو تمنے جو ادنیٰ سو ہے اک چمن میرا
کہ رضوان نامی اک دربان ہے اس جا پہ ادنیٰ سا
جسے کہتے ہین سب فردوس پائین باغ ہے میرا

مجھے ہی مفت گھر بیٹھے نظارہ حور و غلمان کا

سراپا ہو گیا ہی مظہر شان ید اللہی
کھلا ہی اسپہ سب حال گدائی و شہنشاہی
عیان ہر شے کی ماہیت ہی صاف از ماہ تا ماہی
فنا فی المرتضےٰ کی رمز سے ہی جسکو آگاہی
مقام اس شخص پر ہی کشف میری عزت و شان کا

علی کی جستجو مین گم ہین میرے دل جگر دونون
بنے وہ مومنہ پیدا مسلمان اس سے ہون لاکھون
مذاق عشق اس ڈھب کا ہو مین کب ملے ڈھونڈو اگر برسون
عروس دین کو میرے عقد سے سو سو تفاخر ہون
شہیدی منقبت خوان ہون جناب شاہ مردان کا

مطلع ثانی

بہار ہشت جنت اک چمن ہی میرے بستان کا
دل وحشی مرا مسکن ہوا ہی شاہ مردان کا
درخت سدرہ ہی شاخ نشیمن طائر جان کا
مرا سینہ ہی بیشہ بود و باش شیر یزدان کا
فضاے لامکان سے قرب ہی میرے نیستان کا

ہوا آگاہ دل اس راز مخفی کی کنایت سے
ہوئی شان ید اللہ منکشف یکدست بیعت سے
کھلی یہ معرفت در پردہ اسرار حقیقت سے
جو پوچھا مینے اوسکا مرتبہ پیر طریقت سے
بتایا کان مین مجکو علی سے ہے نام یزدان کا

علی مشکلکشا تھا شیر خدا تھا اور حیدر تھا
بہ رب کعبہ کب خیبر شکن فرزند آذر تھا
دو بالا مرتبہ تھا راکب دوش پیمبر تھا
تو نکلے توڑنے مین اس سے ابراہیم ہمسر تھا
اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولان کا

ابھی مشغول ہو وعظ و نصیحت مین امامت مین
گروہ خاکی و نوری ہو نا ہی کی اطاعت
صفین حور و ملک جن و پری کی ہون جماعت مین
بنی آدم بنی جان کے رہین محکوم جنت مین
خدا نا کردہ گر شافع ہو تقصیرات شیطان کا

معافی کی سند اللہ نے اُسکو عطا کی خود
رکھے قبضہ مین نسلاً بعد نسلٍ نائب احمد
لکھی اسمین شمالی شرقی و غربی جنوبی حد
زمین خالصہ اوسکی ہوئی کونین کی سرحد
غلاموں کو ملا جاگیر مین چک باغ رضوان کا

وہ شاعر ہون کہ مین تلمیذ رحمان ہون بلاغت مین
ہوا مطلق نہ کچھ زیر و زبر کا فرق آیت مین
لکھے تو منقبت اور بل اٹھی ای قراءت مین
توارد کسے یہ معنی جب لکھا شعر اوسکی مدحت مین
مرے مضمون سے مضمون لڑگیا ہی نظم قرآن کا

مسلمانوں کے قدموں سے لگی پھرتی نہ یون جنت
نہ گھر بیٹھے سبھوں کو سہل ملتی دین کی دولت
نہ رستہ چلتے ہاتھ آتی یہ ہین ایمان کی نعمت
بہت دشوار تھا دیدار کیونکر بھاندتی اُمت
اگر وہ در نہ ہوتا مصطفیٰ کے شہر عرفان کا

خدا کے گھر کا درجہ بڑھ گیا اُسکی سعادت سے
رہیگا دائما معمور طاعت سے عبادت سے
ملک جن و بشر طائف ہین کس حسن ارادت سے
شرف حاصل ہوا ہی کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستش گاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

دل روشن پہ سب ہی سے لے تا ماہ روشن ہی
تحرک ذرہ و خور کا باذن اللہ روشن ہی
خبر ہی خشک و تر کی بحر و بر کی راہ روشن ہی
حقیقت جزو و کل کی آپ پر یا شاہ روشن ہی

ہوا کیا حال اپنے حسرت و درد فراوان کا

خبر مجکو رہی مطلق بلندی کی نہ پستی کی
مدام اس دور مین خونناب دل سے مے پرستی کی
شراب نیستی پیکر فراموش اپنی ہستی کی
نہ اک لحظہ مئے گلرنگ پیکر مینے مستی کی

نہ اک لمحہ رہا نظارگی مین روے خوبان کا

بصد لہو و لعب ایام طفلی کے ہوے یون طے
گذاری عمر سب بیفائدہ رہتا ہون اب ہی ہے
جوانی خاص بھی ضائع ہوئی پیری کے دن ہین کے
ولیکن مجکو لطف عام سے امید واثق ہے

کروگے جبر دم مین تم مرے صد سالہ نقصان کا

بسر کی کفر مین سوجھا نہ مطلق پیش و پس مجکو
طریقہ شرع احمد کا ملے نہ لے خار و خس مجکو
بقیہ عمر دنیا مین ہی رہنا وین پہ بس مجکو
سوا اسکے نہین اب زندگی مین کچھ ہوس مجکو

رہون ثابت قدم مین منزل تصدیق و ایقان کا

یہی منظور ہے در پردہ دل کو جان کو مجکو
جمال روے روشن سے مشرف یون کرو مجکو
دم آنکھون مین جب آئے اک نظر دکھلائی دو مجکو
تصور آپ کی صورت کا وقت نزع ہو مجکو

مرا ماتم سرا مشرق بنے مہر درخشان کا

برنگ آسمان دوران سر مجکو ہوا پیہم
گل خورشید سان آنکھین مری پھرتی رہین ہردم
چمن مین ماہتابی پر مجھے غش کا رہا عالم
نہ مینے اک نظر دیکھی کبھی سیر گل و شبنم

نہ اک ساعت تماشائی ہوا مین برق و باران کا

بر تبہ کعبہ مجکو عید ہووے اپنی موت آئی
ثواب حج اکبر پاؤن گھر بیٹھے بآسانی

مری آنکھیں ہون تیری محو روا سے فخر انسانی ۔ نگاہ پاک کو جس وقت ہو پہنچے حکم قربانی
جمال خاص اسے قبلہ ہو قبلہ چشم حیران کا

الٰہی نزع مین وہ میری نورانی شمائل ہو ۔ فرشتہ حور کی صورت بنے اور مجھ پہ مائل ہو
مرا سینہ غیرت خورشید ورشک ماہ کامل ہو ۔ صفایہ جان برلب آمدہ کو میری حاصل ہو
دم آخر سے آئینہ ہو روکش صبح خندان کا

علیؑ جی تم تو محبوب حبیب کبریائی ہو ۔ دم آخر ہی ایسے وقت مین مشکلکشائی ہو
اس آسانی سے ہے میری عرش اعلی پر رسائی ہو ۔ ادھر دار فنا مین روح کو تن سے جدائی ہو
ادھر ملک بقا مین جا کے مین واصل ہون جانان کا

مذاقِ عشق مین نازان ہون کہ مین مداح کسکا ہون ۔ مرا ممدوح کیسا ہی مین کیا کچھ ایسا ویسا ہون
مین فدائے علی ہون اور حسن پر جی سے شیدا ہون ۔ شہید مصطفے کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہون
مجھے کیا خوف ہی بردہ ہون مین شاہ شہیدان کا

مہندی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا

آکے حورون نے جو زہرا کے لگائی مہندی ۔ پھر عجب رنگ سے پریون نے رچائی مہندی
بدلے پانی کے دیا مالیون نے عطر سہاگ ۔ مالنون نے ہری پھولون مین بسائی مہندی
روضہ قدس مین ڈھونڈی جن انس مین بھی ۔ لایق پائے مبارک نہین پائی مہندی
ناخن پا کو نہ پہونچے ید بیضا جس کے ۔ کیا ہی اعجاز کی اوس گل نے لگائی مہندی
پنجہ مہر پہ گردون نے لیا ہاتھون ہاتھ ۔ جس دم اس شوخ نے پاؤن سے چھڑائی مہندی

حوریں افلاک پہ ناچیں تو زمیں پر پریاں ۔۔۔ پردۂ چرخ میں زہرا نے جو گائی مہندی
ماشطہ و نسائیں بنی جبکہ وہ خاتون قرین ۔۔۔ چل کے جنت سے قدمبوس کو آئی مہندی

اے مذاق ایسی نہیں ہے نہ بنے گی مہندی
بن گیا رنگ سخن خوب بن آئی مہندی

عید قربان سے شہادت کا ہمیں غم آیا ۔۔۔ مجرئی آتے ہی ذی الحجہ محرم آیا
یاد وہ ذبح عظیم آئی دم قربانی ۔۔۔ جانور کوئی چھری کے تلے جس دم آیا
سر لٹانیکو عجب شوق سے صید حرمین ۔۔۔ کوچ کرتا حرم کعبہ سے بہم آیا
کٹ گیا ابن ذبیحین کے بیٹے کا گلا ۔۔۔ کربلا میں حرم کعبہ سے جس دم آیا
آفرین ہمت پہ ہوں قربان خلیل اسمٰعیل ۔۔۔ جسکو اکبر کی شہادت کا نہ کچھ غم آیا
سر ہوے کٹ گئے تلواروں سے سب یار و عزیز ۔۔۔ چین ماتھے پہ نہ ابرو پہ ذرا خم آیا
عین غم میں اوسے عاشورہ کے دن عید ہوئی ۔۔۔ تا دمِ قتل مراد دید کا ہر دم آیا
وہ مہ فاطمہ گھوڑے سے جو ریتی پہ گرا ۔۔۔ چرخ سے سوئے زمین عیسی مریم آیا
رونے آئے غم سرور میں سبھی پیغمبر ۔۔۔ نوحہ خوان گریہ کنان نوح اور آدم آیا
جسم انوار محمد میں سراپا حسنین ۔۔۔ نور زہرا و علی ہو کے مجسم آیا
غیب سے آئے شہادت میں حسین اور حسن ۔۔۔ تیغ گردن کو کلیجے کے لئے سم آیا
بارش گریہ سے کھیتی ہو ہری عقبیٰ کی ۔۔۔ رو حسن کے لئے سر سبزی کا موسم آیا
غم شبیر میں جب ہم کبھی روئے جم کر ۔۔۔ دانے اشک کے نکلے اوگے کشت عمل جم آیا

ہین حسینؑ اور حسنؑ کے غم و ہم مین ہر دم — آگیا غم کبھی ہمکو تو کبھی ہم آیا

شہ جو میدان کو گئے باعظمت با اکرام — بولے اعدا وہ معظم وہ مکرم آیا

مار دشمن کو ہوا دوست کو زلف رخ حور — جب نظر وہ علم شاہ کا پرچم آیا

فوج روبہ کو ہوا آمد عباسؑ سے غم — دشت مین شیر خدا کا جو وہ ضیغم آیا

حُر نے سن پائی جو آواز شہ صفدر کی — صف اعدا کو کیا درہم و برہم آیا

کہے ہر مومن و مسلم اُسے تسلیم و سلام — لفظ تسلیم ترے سلم پہ مسلم آیا

ہو گئی شہ سے اجازت تو وہ نوشہ بن ٹھن — رن مین کس شان سے قاسم خوش و خرم آیا

غم ناشادی قاسم ہی علم عالم مین — گئے ناشاد جوانی کا جو عالم آیا

قد خمیدہ ہوا سرور کا علمدار کے بعد — غم سے بھائی کے کمر ٹوٹ گئی خم آیا

رہ گیا جب تن تنہا وہ شہ کرب و بلا — لشکر شام سبھی ہو کے فراہم آیا

رحمت رحمت عالم تھا حسینِ مظلوم — کرم و رحم ہوا غیض و غضب کم آیا

حشر تھا عالم ارواح کا مقتل مین بپا — سر برہنہ گئے جب سرور عالم آیا

آئے جب خیر بشر خاتمہ بالخیر ہوا — ختم تھا کام رسولوں کا جو خاتم آیا

سر سرور کو لئے زانو پہ تھے پیغمبر — شمر بے رحم گلا کاٹنے جب دم آیا

خاک مقتل کی اونہین ہو گئی کافور بہشت — راس زخمون کو شہیدوں کے یہ مرہم آیا

گریۂ عالم بالا سے ترشح ہی صاف — خون گردون سے دم قتل دمادم آیا

ہو گئی گریہ کنان شام کی غم مین ہر شے — کون وہ شی ہی کہ جس شی کو نہ یہ غم آیا

خود رسول اپنے نواسے کی سنانی ہیکہ
ام سلمہ کے قرین خواب مین جسدم آیا

سنکے یہ حال گئے فاطمہ صغرا کے حواس
غش پہ غش حالت بیماری مین پیہم آیا

آئے سب اہل مدینے پئے ماتم پہی
تعزیت کرنیکو ہر ایک بنی ہاشم آیا

قافلہ اہل حرم کا ئے جب کوفہ مین
حرم محترم شاہ کا محرم آیا

ایک رسی مین بندھے غمزدونکے بازو بھی
سر دربار وہ یون حلقۂ ماتم آیا

طشت زر مین پسر سرور کونین کا سر
روبرو زینب دلخستہ کے جسدم آیا

سر سے بھائی کے گلے ملکے وہ بیہوش ہوئے
جوش خون سے نہوا ضبط غضب غم آیا

روتے آتے تھے غم شہ مین ملائک کے گروہ
ایک انبوہ گیا دوسرا پیہم آیا

آل کا اوسکے سب امت پہ ہوا غم واجب
غم امت کے سوا جسکو نہ کچھ غم آیا

عین یم ہے وہ نہم کے بجھانے کے لئے
غم سے شبیر کے گر آنکھ مین کچھ نم آیا

ہوتا ہی ماہ محرم سے شروع ہر اک سال
ہر عمل سے غم شبیر مقدم آیا

سنکے ذکر اوسکا زبان سے کہا انا للہ
ہو گئے حق سے رجوع آپ کا جب غم آیا

ہمدمی کی غم دلدار علی نے جو مذاق
آگئی جان مین جان دم مین ذرا دم آیا

سلامی ہمکو یہ غم عمر بھر رلائے گا
ہمیشہ مرثیے ہونگے محرم آئے گا

بنین گے تعزئے اور مجلس عزا ہوگی
کوئی ضریح مبارک الم بنائے گا

پڑھینگے لوگ کتاب غم وفات رسول
وفات فاطمہ غمگین کا ذکر آئے گا

تمام ہوگی نہ جب فاطمہ کے غم کی کتاب
علی کا دفتر غم کوئی پڑھ سنائے گا

زبان پہ آئیگا احوال ابن زہرا کا
بیان زہر سے منہ کو کلیجہ آئے گا

حسن کے غم سے جو یاد آئیگا حسین کا غم
دوبارہ یاد ہر اک غم کو وہ دلائے گا

یہ کیا خبر تھی کہ پیغام اپنی بیعت کا
یزید ابن پیمبر کو یون سنائے گا

حسین ہائے غضب ہو گئے خادم حرمین
مدینہ مکہ مین رہنے نہ بسنے پائے گا

اُجاڑ ہوگی مدینہ کی بستی آبادی
حسین چھاؤنی کرب و بلا کی چھائے گا

اُٹھایا بیٹھے بٹھلائے اوسے مدینے سے
کسی کا گھر نہ کوئی اسطرح چھڑائے گا

وہ پاس نانی کے صغرا کو چھوڑ کر بیمار
وہ ہو کے نانا سے رخصت سفر کو جائیگا

نہین کھلا تھا یہ احوال لیکے اہل و عیال
مدینہ مکے سے وہ کربلا مین آئے گا

خبر کسے تھی کہ بھجوا کے خط زراہ دغا
گروہ کوفی عدا یاں اسے بلائے گا

غریب مسلم تنہا کو پست پا کرکے
فلک زمین پہ کوفہ کی سر کٹائے گا

پھرینگے دونو یتیم اسکے پیاسے سرگردان
کنار نہر پہ سر اونکا کاٹا جائے گا

جو خیر خواہ تھا مسلم کے دو یتیمون کا
جزائے خیر خدا سے ہر ایک پائے گا

حُر اپنے بیٹے کو بھائی غلام کو لیکر
مدد کو پھر شہ کرب و بلا کی آئے گا

کٹا کے سر شہ والا سے سرخرو ہوکر
بہشت مین وہ شہیدونکے پاس جائے گا

وہ نامراد جوان مرگ قاسم ناشاد
پہنکے نہین لباس شہانہ آئے گا

جو پیچ پگڑی کے لٹکینگے کانکے میعون سے
تو سر پہ سہرا شہادت کا وہ بندھائے گا

کٹینگے بازو سے عباس نہر پر ہیہات
نہ مشک پانی کی خیمہ مین لانے پائیگا

شجر کا باغ شہادت کے پائے گا ثمرہ
سنانکا کھائے گے پھل اکبر جوانکو جائے گا

پیاسا باپ کی گودی مین کھولتے ہی مُنہ
گلے پہ اصغر نے شیر تیر کھائے گا

کٹا چلینگے سر اپنا جو شہ کے یار انصار
وہ سید الشہدا اپنا سر کٹائے گا

مین اس سے عرض ہی ہون قربان دم اخیر حسین
دعائے بخشش امت زبان پہ لائے گا

لٹے گا بعد شہادت کے خیمہ وخرگاہ
وہ جان ومال کو گھر بار کو لٹائے گا

لگے گی آگ تو نکلین گے اہلبیت اوسکے
قنات و خیمہ کو ناری کوئی جلائے گا

کوئی چڑھائیگا نیزہ و نیزہ پہ سر شہیدون کے
اور انکے لاشونپہ گھوڑونکو دوڑائے گا

پھرینگے اہل وعیال ہائے ننگے سر گردن
بغیر پردہ و محمل شمر پھرائے گا

چھپے گا چادر تطہیر سے سراپا تن
نہ سر برہنہ کوئی انکو دیکھ پائے گا

نظر پڑیگا زمین آسمان مین عالم خون
جہان مین خون نکے سوا خاک پھر دکھائیگا

زمانہ ہو دیگا ظلمت سے تیرہ وتاریک
اندھیرا ظلم کا روے زمین پہ چھائے گا

خداے پاک کا کھلجائیگا غم و غصہ
غم اوسکا خاک مین افلاک مین سمائے گا

غبار فرش کا پہونچیگا عرش اعلی پر
ستارہ عرش کا سر فرش پر جھکائیگا

الٹ پلٹ وہ زمانہ مین ہوگی اس ساعت
کہ انقلاب قیامت کا دن دکھلائے گا

قیام ہوگا زمین آسمان کا عابد سے
قدم امام کا پھر درمیان مین آئے گا

چلیگا عابد بیمار منزلون کیونکر
قدم قدم پہ جو پا اسکا لڑکھڑائے گا

اُٹھائینگے اُسے نیزہ کی طعن مارکے پھر
جو مارسے ضعف کے سجاد بیٹھ جائے گا

سوادِ کوفہ سے تا سرزمین شام و دمشق
پیادہ پا اوسے دور فلک پھرائے گا

رکھینگے اُسکو اسیر ایسے قید خانہ مین
نہ دھوپ چھاؤنکا آرام اُسمین آئیگا

اندھیرے گھر مین وہ لیٹے گا فرش خاک پہ
مکانمین فرش و شمع و چراغ پائے گا

اسیر کرکے پیمبر کے بال بچون کو
غضب خدا کا لعین اسطرح پھرائے گا

چلینگے نیزونپہ ہمراہ سر شہیدونکے
سفر مین قافلہ رانڈونکا ساتھ جائے گا

غرض دمشق مین دربار عام کرکے یزید
ہراک شہید کا سر سامنے منگائے گا

پھر اپنے سامنے مردود روبکاری کو
تمام اسیرونکو دربار مین بلائے گا

جو اہلبیت سے بولیگا سخت سنگین دل
جواب شاہ کی بہنونسے سخت پائے گا

رسول چومتے تھے جسکو پھر یزید پلید
چھڑی کو اُس لب و دندان پر پھرائیگا

در دمشق پہ لٹکینگے سر شہیدونکے
سوے مدینہ لٹا قافلہ پھر آئے گا

ہلے گا عرش خدا کانپے گا مزار رسول
پھر آسمان و زمین مین تزلزل آئیگا

قرار دیگا جہان کو تحمل عابد
وہ صبر و شکر کرے گا ستم اُٹھائیگا

ازل سے تا بہ ابد ذکر آل احمد کا
زبانپہ عالم ارض و سما کی آئے گا

خدا نے ذکر رسول خدا بلند کیا
حسین سبط رسول خدا کہلائے گا

پسر سے ستر پدر کا بقول پیغمبر
کھلا یہ ستر شہادت رسول پائیگا

خفی حسن کی شہادت جلی حسین کی ہے
نبی کا ظاہر و باطن مین ذکر آئے گا

حسنؑ کا نام بھی نام حسینؑ مین ہے نہان
نہان عیان مین عیان مین نہانکو پائیگا

بنا شہادت ظاہر کی ہے جو شہرت پر
جہانمین شہرہ شہادتکا پہونچ جائیگا

رہیگا خلق خدا مین حسین کا چرچا
غم اوسکا ساری خدائی مین شہرہ پائیگا

کرینگے ذکر خواص و عوام خاص و عام
بوضع خاص ہر اک اسکا ذکر لائیگا

بیان کرے کا حدیث و کتاب سے عالم
بطور وعظ کے مسجد مین کہہ سنائیگا

کوئی تلاوت قرآن کریگا بخشیگا
کوئی درود سلام اسکو بھیجے جائیگا

نماز روزہ کا کوئی ثواب بخشے گا
ثواب حج زکوۃ اوسکو بخشوائے گا

کرینگے یاد عزا مین مجاہد و غازی
وہ غم جہاد کی تکلیف کو بھلائیگا

جہاد اصغر و اکبر اسی سے سیکھین گے
وہی مجاہدہ جسم و جان سکھائیگا

اوسیکا ہوویگا محفل مین حال و قال کی ذکر
اوسیکا تذکرہ مجلس مین غم کی آئے گا

جہانکے شادی و غم مین رہیگی یاد اوسکی
غم اوسکا شادی و غم مین نہ بھولا جائیگا

کہینگے ماہ محرم مین اسکا قصہ غم
کوئی سلام کوئی مرثیہ سنائے گا

امام باڑے کو آراستہ کرے گا کوئی
ضریح تعزیہ مہندی علم بنائیگا

بناکے نقشہ کوئی کربلا معلے کا
غم حسین کا ٹھاٹھ اک نیا دکھائیگا

بچھائے جائینگے فرش و فروش شاہانہ
قنات و پردہ کوئی شامیانہ لائیگا

کوئی لگائیگا فانوس جھاڑ قندیلین
چراغ بتیان شمع کوئی چڑہائیگا

امام باڑون مین آئینہ بندیان ہونگی
ہر اک مکان مین ہر شکل غم دکھائیگا

جڑینگے تعزیون پر پنجے اور علم شدے
نشان مہندی ملیدہ کوئی چڑھائیگا

کوئی تو لائیگا وہان ہار پھول شیرینی
گلاب وقند کا شربت کوئی پلائیگا

طرح طرح کی مٹھائی طرح طرح کے طعام
سلونا میٹھا برائے نیاز لائے گا

وہ تھا حلیم نہایت ز روے حلم و کرم
حلیم نام پہ اوسکے کوئی کھلائے گا

بنینگے شاہ و گدا اوسکے نام کے سائل
حسینی بنکے کوئی بھیک مانگ لائیگا

گلے مین ڈال کے سیلی کوئی بنیگا فقیر
گلا وہ ہنسلی کسیکو کوئی پہنائیگا

گرہ لگا کے ہر اک تعزیے پہ ڈوریمن
کسیکے واسطے گنڈہ کوئی بنائے گا

کریگا نام خدا جو کہ اوسکی نذر و نیاز
خدا کے فضل سے منت مراد پائیگا

نیاز کرنے کو ہر ایک حاضر و غائب
جو ما حضر ہے وہ نذر حضور لائیگا

لکھا کے سیدونسے عرض مدعا کے لئے
زمانہ تعزیون پر عرضیان لگائیگا

نجائے پیاسا کوئی ہے سبیل نذر حسین
یہ کہکے پیاسونکو شربت کوئی پلائیگا

ملے گی کوثر و تسلیم و سلسبیل اوسے
سبیل راہ خدا جو کوئی لگائے گا

ملینگے خلد مین نہر لبن کے غسل اوسکو
جو دودھ شربت اوسی نام پر پلائیگا

غبار دل کوئی دھوویگا رو کے پیاسونپر
زمین پہ پانی کی مشکین کوئی چھڑکائیگا

نہ کچھ بھی پائیگا پھر نیاز جو مسکین
تو ٹھنڈے پانی پہ وہ فاتحہ دلائیگا

نہ جس غریب کی کچھ بھی بساط ہے وہ بھی
غم حسین مین اک بوریا بچھائے گا

ابو تراب کے بیٹونکا غم فقیر ونکو
الم سے خاک زمین پر سدا اٹھائے گا

رہینگے بھوکے پیاسے محب روزہ دار
بروز عشرہ پئیگا نہ کوئی کھائیگا

پیالے شیر برنج و شکر کے بھر دے گا
نیاز گنج شہیدان کوئی دلائیگا

دلائیگا کوئی اوس معرکہ کی صورت یاد
وہ قتل گاہ بہر شکل یاد آئیگا

لگا کے تیرونکے پر جون براق خونین تر
حسینؑ زخمی کا گھوڑا کوئی بنائیگا

بنے گا پیک کوئی پہنکے سہرا بانا
برہنہ ہاتھ مین تلوار لیکے آئے گا

چڑہائیگا کوئی تیر و کمان سر نیزہ
نشان علم کوئی تلوارونکے اوٹھائیگا

حسن حسین کا ماتم کرینگے اہل الم
زبان پہ نام بہم غمزدون کا آئے گا

بجینگے حلقہ ماتم مین ڈہول اور تاشے
حسینی باجا کوئی ماتمی بجائے گا

دل و زبان سے کہیگا فضائل حسنینؑ
حسنؑ حسینؑ کے کڑکے کوئی سنائے گا

کہیگا دوستی شاہ مین کوئی ہے دوست
حسین سید و دولہ کہین کہائے گا

کہین چڑہینگے جو بدے سے بجینگی جھنجھیان
غم والم مین کوئی خاک و خس اوڑائیگا

کہین اوٹھیگی سواری جو نعل صاحب کی
سوار گھوڑے کا پامال یاد آئیگا

پڑا وہ لاشونکا بے گورونکے کفن رہنا
جو دفن تعزئے ہونگے غضب رولائیگا

جو دینگے تعزیہ دار اوسکو ملکے سب مٹی
غبار دل ہمین پھر خاک مین ملائیگا

بہشتی چھڑکینگے پانی جو اوسکی تربت پر
پیاسا جانا شہیدون کا یاد آئیگا

بٹینگی روٹیان توشہ کی کربلا مین جب
تو بھوکے رہنے کا غم اونکے ہمکو کھائیگا

نکھانے پینے مین بھولیگی بھوک پیاس کی یاد
حسینؑ کھانے مین پینے مین یاد آئیگا

دعا حسین کو دیوینگے پانی پی پی کر
جو ہمکو پیاس مین پانی کوئی پلائیگا

خدا کا شکر کرینگے ادا بذکر حسین
زبان پہ دل سے درود و سلام آئیگا

ہر ایک جاہل و عالم طرح طرح پر ذکر
حسن حسین کے غم کا زبان پہ لائیگا

خدا کا ہوویگا نقارہ خلق کی آواز
غم حسین کی نوبت خدا بجائیگا

نظر پڑے گی بہر شکل شوکت اسلام
ہر ایک شان مین صورت وہ غم دکھائیگا

غم اوسکا تا بہ قیامت رہیگا روز افزون
دم حساب تلک روز بڑہتا جائیگا

کہا نبی نے جو کوئی حسین پر رویا
اور اوسپہ رونے کی صورت کوئی بنائیگا

ہی جنت اوسکے لئے واجب ای مسلمانو
نجائیگا کبھی دوزخ مین وہ نجائیگا

بنین گے بحر شفاعت کے نہ بہا موتی
حسین پیاسے پہ جو اشک غم بہائیگا

وہ عین مغفرت حق کے موتی رولے گا
جو اوسپہ آنسوؤ نسے روئیگا رولائیگا

یہہ اشک غم ہے وہ بحر محیط فضل و کرم
کہ جس سے جوش مین دریای رحمت آئیگا

عدم سے ہستی مین آیا ہی میرے جی کی ساتھ
غم حسین جنازہ کے ساتھ جائیگا

غم اوسکا قبر مین بھی ہوگا مونس و غمخوار
یہ غم وہ ہے کہ قیامت کو کام آئیگا

بروز حشر رہینگے علم کے سایہ مین
جب آفتاب سوا نیزہ سر پہ آئیگا

نہین سوال نکیرین کے جواب کا غم
عذاب قبر سے یہ غم ہمین بچائیگا

حجاب نار جہنم بنے گا محشر مین
غم اوسکا آتش دوزخ کے آڑے آئیگا

ہی روز و شب غم شبیر بیحساب ہمین
حساب روز جزا سے ہمین چھڑائیگا

یہ جسکا غم ہے وہ اوسی پاس لیکے پہونچیگا — جب یہ غم ہے تو وہ جنت مین پہنچ جائیگا

حسن حسین کے قدمونپہ جب جگہہ پائی — یہ غم کیا ہے جہان مین بنا نہین پائیگا

علی و رسول کا ہوویگا میرے سر پر ہاتھ — رسول پاک کا پاپوس ہاتھ آئیگا

ہین مستحق محمد کی ہم شفاعت کے — یہ بین حسین کا غم حق سے بخشوا آئیگا

یہ بندہ آیا ہی صاحب خدا کی جانب سے — طرفہ خدا کی یہ تحفہ جی مین لیکے جائیگا

غم حسین بعینہ خوشی کی صورت ہن — خدا کے حسن کا دیدار جب دکھائیگا

کہے گا روبرو مولا کے ماجرائے حسین — غلام خلد مین رویگا اور رولائیگا

دہائی دیگا خدا و رسول کے آگے — دوبارہ نالہ دل عرش کو ہلائیگا

جناب ساقی کوثر سے اور زہرا سے — وہ بھوک پیاس کا سب ماجرا سنائیگا

گلا کٹایا پیاسون نے العطش کہکر — گلہ پیاسونکا میری زبان پہ آئیگا

وہ ذکر زینب و کلثوم کا بھی در پردہ — حضور حضرت خاتون جنت آئیگا

بیان کرکے شہیدونکا حال کرب و بلا — مذاق خلد کو بھی کربلا بنائیگا

غم حسن ازلی غم حسین ابدی — ازل سے تا بہ ابد ہمکو غم رولائیگا

غرض بیان غم اہلبیت آسان نیست — یہ غم وہ ہی کہ بہ مشکل بیان مین آئیگا

حکایتیست کہ آنرا شرح پایان نیست — یہہ متن قصہ غم کیونکہ شرح پائیگا

قلم شجر ہون سیاہی ہو آب بحر روان — تو ایک نقطہ غم بھی لکھا نہ جائیگا

لکھا حسین علیہ السلام کا جو سلام — صلہ سلام کا دار السلام پائیگا

مذاق تیری زبان اور بیان حال حسین
سکوت کر کہ مزا خامشی مین پائیگا

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اے سلامی جی مین ہی غم شبر و شبیر کا
دل جگر کرتے ہین ماتم شبر و شبیر کا

چشم کے چشمون سے جاری ہوئین آنسو بنہر سرخ
ماجرا دکھلاؤن جسدم شبر و شبیر کا

ہی خدا غصہ مین اور ساری خدائی کو ہی غم
کون ہی جسکو نہین غم شبر و شبیر کا

پڑھتے تھے داؤد خوش الحان صد اُنکی کتاب
نوحہ خوان تھا نوح و آدم شبر و شبیر کا

زہر نے کاٹا کلیجہ اور خنجر نے گلا
ہی یہ قاتل خنجر و سم شبر و شبیر کا

سب کتابون مین صحیفون مین بیان حق نے کیا
قصہ پر درد و پر غم شبر و شبیر کا

ہی حجر اسود کا اس غم مین لباس ماتمی
ہر شجر ہی نخل ماتم شبر و شبیر کا

اُنسے کعبہ کو شرف ہی وہ شریف کعبہ ہین
ہی حرم اور چاہ زمزم شبر و شبیر کا

جد پیمبر آپ ہی حیدرؓ اور مادر فاطمہؓ
جعفر طیار ہے عم شبر و شبیر کا

ہی عجب اک عالم حُسن حسنؓ حُسن حسینؓ
کیون نہ عاشق ہووے عالم شبر و شبیر کا

تھی سراپا صورت و سیرت رسول اللہ کی
جسم تھا نور مجسم شبر و شبیر کا

ہین پیمبر روح حق اور روح روح الحق ہین یہہ
یون ہی روح اللہ ہمدم شبر و شبیر کا

کربلا مین سر برہنہ فاطمہ زہرا کے پاس
آئین پرسا لیکے مریم شبر و شبیر کا

کفنیان پہنے سیاہ و سبز حوران جنان
کرتی ہین رو رو کے ماتم شبر و شبیر کا

وہ فرشتے ہین بہت نامی گرامی سرفراز — نام لیتے ہین جو ہم ہم شبر و شبیر کا

سرورِ عالم کا اس غم سے گریبان چاک ہے — غم ہے دامنگیرِ عالم شبر و شبیر کا

پیروی اونکی مقدم ہے مجھے ہر ہر قدم — ہو مرا اسرا اور مقدم شبر و شبیر کا

نام ہین حسنینؑ کے اسمارِ حسنے کے ہین وصف — اسم ہے کیا اسم اعظم شبر و شبیر کا

اونکی تقدیم مودت اہل حق پر فرض ہے — حق کیا حق نے مقدم شبر و شبیر کا

ہوتے ہین اونکی زبان سے جنتی اور دوزخی — حکم ہے جنت جہنم شبر و شبیر کا

جانتے ہین افضل از ذکرِ خفی ذکرِ جلی — ذاکر و شاغل غم و ہم شبر و شبیر کا

مرثیہ خوان ہین مغنی بزم مین باسوز و ساز — بھرتے ہین دم زیر اور بم شبر و شبیر کا

رہتے ہین اس غم مین ہم ہر روز و شب ہر سال و ماہ — ہر مہینہ ہے محرم شبر و شبیر کا

جون محمدؐ اور علیؑ اک جان دو قالب ہین وہ — واسطہ ایسا ہے باہم شبر و شبیر کا

سیر ہو کر جو کی روٹی بھی نہ کھاتے تھے کبھی — فقر و فاقہ کیا کہین ہم شبر و شبیر کا

زہر قاتل یہ پئین اونکا کٹے سو کھا گلا — ہووے قاتل خنجر و سم شبر و شبیر کا

فاطمہ رضہ نے فدیۂ امت کیا سبطین کو — زائد امت کا تھا غم کم شبر و شبیر کا

غم سے دل خالی نہین رہتا بھر آتا ہے جی — دمبدم ہم بھرتے ہین دم شبر و شبیر کا

کربلا مین آئے نا محرم حرم کو لوٹنے — غیر عائذ تھا نہ محرم شبر و شبیر کا

بندگی و کورنش آداب و تسلیم و سلام — مجرئی پڑھے ہے مسلّم شبر و شبیر کا

تازہ ہو کیفیتِ جامِ شہادت سے مذاق — ذوق و شوق افزون ہو جم جم شبر و شبیر کا

پڑھ کے دلدار علیؑ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون
ختم کر افسانہ غمِ شبّر و شبیر کا

جہان کچھ ذکر آئے احمد و حیدر کے جانی کا
سلامی وہ مکان ہی سجدہ گہہ انسی و جانی کا

ملائک اُسجگہہ جاروب کش تارنگہہ سے ہون
کرین چھڑکاؤ حوران بہشتی جانفشانی کا

درخت سدرہ سے اڑکر بنے روح القدس بازو
ارادہ مرثیہ خوان کو ہو جسدم شعرخوانی کا

گناہان صغیرہ اور کبیرہ بخشوائے گا
الم اصغر کے بچپن کا غم اکبر کی جوانی کا

نقاہت کیا کہوں صغرا کی جب قاصد نے خط مانگا
نکلنا منہ سے تہا دشوار پیغام زبانی کا

سواد کربلا پر ہین بلاگردان مہ و خورشید
ہر اک اختر ہی قربان اُس زمین آسمانی کا

سلام

نبیؐ جی کے جانان سلامٌ علیکم
علیؑ کے دل و جان سلامٌ علیکم

جگر بند زہرا کے جانی حسن کے
مرے جان جانان سلامٌ علیکم

دل زینب خستہ روحی فداک
مین سو جی سے قربان سلامٌ علیکم

شہید و نکے سید شہِ کربلائی
سعید شہیدان سلامٌ علیکم

توہی نخل زہراؑ و حیدرؑ کا پہل ہی
پیمبر کے ریحان سلامٌ علیکم

نبی کے صحابہ سلامی ہین تیرے
سبہی مثل سلمان سلامٌ علیکم

امیر امیران جلیسِ مساکین
انیسِ فقیران سلامٌ علیکم

توہی جان ہی عاشقان خدا کی
دلِ اہلِ عرفان سلامٌ علیکم

حسینؑ و حسنؑ بادشاہِ دو عالم — شہِ جن و انسان سلامٌ علیکم
خلف آپ ہین شاہ مردان علیؑ کے — شہِ میر میدان سلامٌ علیکم
بصد عاجزی تیرے در کا گدا ہی — ہر اک شاہ و سلطان سلامٌ علیکم
تو ہی قبلہ و کعبہ دو جہان ہی — مرے دین و ایمان سلامٌ علیکم
نہین تجھسا بندہ خدا ہین خدا کو — خدادان خداشان سلامٌ علیکم
محمدؐ کا معشوق عاشق خدا کا — کہان تجھسا انسان سلامٌ علیکم
ہوا ہی نہ ہوا اولین آخرین مین — نہ پیدا نہ پنہان سلامٌ علیکم
پڑھے ہے تجھپہ صلوٰۃ ہر مرد مومن — کہے ہر مسلمان سلامٌ علیکم
سلامٌ علی احمدؐ و آل احمدؐ — گروہِ محبان سلامٌ علیکم
جو تھے یار و یاور شہِ کربلا کے — تمامی شہیدان سلامٌ علیکم
ترے قاتلو پر ہو لعنت خدا کی — کہے تمسے یزدان سلامٌ علیکم
غم سنہ مین شب انبیا اولیا ہین — ملک جن و انسان سلامٌ علیکم
ترے غم کا سامان میسر ہو کیونکر — نہین حد و پایان سلامٌ علیکم
زمین آسمان اور جو کچھ ہی اونمین — ہی گریان و نالان سلامٌ علیکم
کئی دن کے بھوکے کئی دن کے پیاسے — شہادت کے خواہان سلامٌ علیکم
زبان خشک تھی اور سوکھا گلا تھا — تہِ تیغ برّان سلامٌ علیکم
ہزاران آفرین آپ کے حوصلے پر — مین ہمت پہ قربان سلامٌ علیکم

کیا جان و مال اور عزیز اقربا کو — رہِ حق میں قربان سلام علیکم

لٹایا جو گھر بار راہِ خدا میں — کیا ہم پہ احسان سلام علیکم

ہوا باعثِ بخششِ امتِ جد — شفیع گناہان سلام علیکم

ترا نام ہر درد کی بس دوا ہے — شفائے مریضان سلام علیکم

رہِ حق میں ناشاد قاسمؑ ہوا قتل — رہِ حق سے شادان سلام علیکم

ہوا قتل جب اکبرؑ اللہ اکبر — کیا شکرِ یزدان سلام علیکم

کمر ٹوٹی حضرت کی عباسؑ کے بعد — ہوا جسم لرزان سلام علیکم

جو مقتل کو زہراؑ نے بالوں سے جھاڑا — بحالِ پریشان سلام علیکم

یہ دیکھا تو پھر خاک پر لوٹیں آکر — سبھی حور و پریان سلام علیکم

محمدؐ علیؑ انبیا اولیا سب — ہوئے آکے گریان سلام علیکم

حسنؑ سبز پوش آئے جنت سے روتے — معہ حور و غلمان سلام علیکم

بہ کرب و بلا شوق سے خاک و خوں میں — ہوئے آپ غلطان سلام علیکم

سرِ پاک نے پائی نیزہ پہ معراج — سر سرفرازان سلام علیکم

پھرائیں لعین اہلبیتِ نبی کو — بشہر و بیابان سلام علیکم

ہوا حشر اے سید جو مقتل میں عابد — ہوئے فاتحہ خوان سلام علیکم

خدا کی طرف ہم بھی ہیں جانیوالے — ترا غم لئے ہاں سلام علیکم

ترا غم رہے ہر گھڑی اور ہر دم — مرا ہمدمِ جان سلام علیکم

جواب اوسکا دو دمبدم کہہ رہا ہی
مذاق ثنا خوان سلام علیکم

دیگر

سلامی جانتے اس غمکو ہین غنیمت ہم
کہان یہ زیست کہان ہم کہان حسین کا غم

کہان یہ سوز کہان مرثیہ کہان یہ کتاب
کہان بیانِ الم اور کہان یہ دفترِ غم

کہان یہ بزمِ عزا اور امام باڑہ کہان
کہان ضریح کہان تعزیہ کہان یہ علم

کہان یہ نذر و نیاز اور کہان درود و دعا
کہان یہ فاتحہ خوانی بزمِ شاہِ اُمم

کہان یہ قسمتِ شیرینی و طعام و نیاز
کہان یہ پھر غربا پروری یہ ناز و نعم

نزولِ رحمتِ باری کہان دمِ رقت
کہان یہ جوششِ دریاے جود و فضل و کرم

حسن حسین کے ماتم مین جیتے جی رو لے
کہ بعد مرگ کہان پھر یہ گریہ و ماتم

کہان یہ ذوق و مذاق سبیل نذر حسین
جو ہووین کوثر و تسنیم و سلسبیل بہم

حسین سر یہ نہ لیتا جہانکی زحمت
نرکھتا سرورِ عالم کے گر قدم پہ قدم

حسن حسین سا دنیا مین صابر و شاکر
نہین ہوا کوئی آدم سے لیکے تا اینَدم

خدا نے عزت و حرمت کی آل احمد کی
ہی فرض بندون پہ خود احترام اہل حرم

نبی کی آل پہ کیا کیا نہ ظالمون نے کئی
جفا و جور و تعدی و جبر ظلم و ستم

ہوا ہی کعبہ سیہ پوش دیکھو اس غم مین
ہی ڈبڈبائی ہوئی آنکھ چشمۂ زمزم

نبی کا روضہ نہ بے وجہہ ہی بظاہر سبز
عیان ہوا حسن سبز فام کا یون غم

خدا رسول کے گھر سے ہوا یہ غم ظاہر
مذاق کیونکہ نہ گھر گھر ہو خلق مین ماتم

سلامی حور و ملائک ہین انس و جان گریان
حسن حسین کے ماتم مین ہی جہان گریان

غم اونکا ارض و سماوات مین سمایا ہی
رہے ہین اہل زمین اہل آسمان گریان

ہی سبز پوش زمین اور سیاہ پوش فلک
زمین ہی نالہ کشان چرخ خونفشان گریان

زمین کے چشموں سے جاری ہین اشک کے دریا
بہ شکل مردم آبی ہین مردمان گریان

سیاہ ابر کی چادر سے منہ کو ڈھانکے ہوئے
پھرے ہی موسم بارش مین آسمان گریان

ہین جن و انس و ملائک جو اونکے مرثیہ خوان
تو حورین پریان ہین غلمان ہین نوحہ خوان گریان

تمام خشک و تر و بحر و بر حجر و شجر
وحوش و طیر ہین مرغان و ماہیان گریان

خدا کی ساری خدائی غم حسین مین ہی
تمام خلق خدا ہی جہان تہان گریان

صدائین رونے کی کون و مکان سے آتی ہین
ہی کون کون جہان نہین کہان کہان گریان

سیاہ پوش ہی کعبہ بھی سنگ اسود بھی
حجر ہین بیت مقدس کے خونچکان گریان

یہ جوش آب ہوتا خاک کربلا پہونچے
جو اونکی پیاس پہ زمزم کا ہو کنوان گریان

ہی سلسبیل و جنان اک سبیل نذر حسین
کھڑے ہی ہوکے یہ داروغہ جنان گریان

جہان کے باغ مین ہر نخل نخل ماتم ہے
ہی نہر اشک روان باغ و باغبان گریان

بہا پھرے کف دریا کی طرح کاغذ چرخ
قلم جو مرثیہ لکھنے مین ہمعنان گریان

جو گل ہین چاک گریبان تو بلبلین نالان
ہی اشکبار ہی شبنم سے گلستان گریان۔

دوات جوش مین آئی تنور نوح کی شکل — ہر ایک طفل بہ ہر پیر و ہر جوان گریان

نکلکے پیٹ سے ماںکے جو روتے ہین بچے — وہ ہوتے ہین غم اصغر پہ ناگہان گریان

ہم آئے روتے ہوئے جائینگے بھی روتے ہوئے — رہینگے شاہ کے غم مین یہان وہان گریان

جو پانی پیتے ہین نکلے ہی بنکے وہ آنسو — حسین پیاسے پہ ہے چشم مردمان گریان

ہوئی شہادت مسلم بہ غربت و کربت — رکھے ہے موہنونکو ظلم کوفیان گریان

یہ ماجرا سنو مسلم کے دونون بیٹون کا — ہوئے جو ملکے وہ دو قالب ایک جان گریان

کنارے نہر کے سر کاٹے اونکے حارث نے — جدا ہوئے سر و تن اونکے خونچکان گریان

پڑوسی روتے تھے صغرا کی آہ و زاری پہ — مریضہ ہوتی تھی جب کرکے کچھ بیان گریان

بہ سوے کرب و بلا چل بسا وہ گھر سارا — رہی مدینہ مین بیمار نیم جان گریان

سرور شوق شہادت غم فراق حسینؑ — دم وصال تھا حر دل مین شادمان گریان

ندی حسین نے رخصت جو رن کی قاسم کو — ہوا وہ شوق شہادت مین نوجوان گریان

دلاسا دیکے چلے پانی لینے کو عباس — ہوئین پیاس سے جبدم سکینہ جان گریان

جو مشک بھر کے چلے نہر سے تو برسے تیر — ہوا وہ خاک پہ مشکیزہ ابر سان گریان

چھٹے ہین کوئی شہیدونکے خون کے دھبے — عبث ہین تیر و تبر خنجر و سنان گریان

نبی رسول سب آدمؑ سے تا بروحؑ اللہ — رہے حسینؑ پہ ہر دم بدل بجان گریان

نکیون ہون گریہ کنان جملہ انبیاؑ و رسل — کہ ہے جناب رسالت کا خاندان گریان

ازل سے سارے زمانے کے اولیاء اللہ — ولاے آل نبی مین ہین ہر زمان گریان

محمد و علی و فاطمہ حسن غم مین
غم حسین مین ہین شاہ و مومنان گریان

اُدھر تو روتے ہین مولا ادھر یہ ہم بندے
غلام کیونکہ نہ روئین جو ہون میان گریان

جہان مین کون نہ رویا حسین پر اے چرخ
زمین زمان ہین جہان و جہانیان گریان

غم حسین مین روتے ہین بہ سوز و گداز
دل و جگر ہی ابریان ہی جسم و جان گریان

زبان و دل سے ہین جاری بیانیہ اشعار
ہی اس بہانہ سے مجرائی دل زبان گریان

وہ ہنستے کھیلتے جائینگے جو ہے جنت پر
جو تشنگی پہ شہیدونکے ہین یہان گریان

بہاتا آنکھونسے دریا ہون سنکے نام حسین
حسین کہتا ہون ہوتا ہون بیکران گریان

وہ شہ کے بھانجے بھائی بھتیجے یار انصار
سبھی شہید ہوے ہون بصد فغان گریان

کتاب و مرثیہ و سوز و نوحہ و ماتم
رکھے ہی تعزیہ مہدی الم نشان گریان

خدا کے واسطے ہین جائینگے خدا کیطرف
خدا کے واسطے اس غم مین ہم ہین یہان گریان

غم حسین مین زینب کے فاطمہ کے ساتھ
جہان مین پریان جنان مین ہین حوریان گریان

کہان تھی عابد غمگین مین طاقت رفتار
قدم قدم پہ تھا بیمار ناتوان گریان

نہ غم سے خالی ہوے عمر بھر رہے سجاد
بآہ و زاری و با نالہ و فغان گریان

یہ قتلگاہ مین زینب نے ماجرا دیکھا
کہ نانا جان ہین بھائی ہین باپ مان گریان

پڑے ہی عابد بیمار نوحہ مقتل مین
ہین بہنین شاہ کی اور یہ عورتین بیبیان گریان

چڑھاے جاتے ہین نیزونپہ سر شہیدونکے
برہنہ سر ہین شہنشاہ مرسلان گریان

محاسن و رخ و گیسو غبار آگین حسین
بحال زار ہین سردار سروران گریان

بوقت جوش گریہ تجھی پونچھین آنسو | جو شاہ پونچھین کبھی مجھ سے کیون ہو یان گریان

ہین اشک چشم روان آب کوثر آب حیات
مذاق مرثیہ خوان ہے بذوق جان گریان

مجرائی کیا بیان ہو مصیبت حسین کی | وہ بیکسی و کربت و غربت حسین کی
وہ دشت کربلا وہ مدینہ کا مہ لقا | وہ خاک و خون وہ چاند سی صورت حسین کی
وہ کرب وہ بلا وہ محمد کا لاڈلا | وہ بھوک اور وہ پیاس کی شدت حسین کی
وہ لشکر عوام وہ خاصان اہلبیت | بلوا سے عام اور وہ عترت حسین کی
بندی مین ہون خدا کے لئے عترت رسول | اللہ کی بندگی و عبادت حسین کی
گھر بار بیٹے بھائی بھتیجے عزیز و دوست | راہ خدا مین دیدئے ہمت حسین کی
اونٹون پہ رانڈین ہاتھ مین بیمار کی مہار | زین العبا نے کھینچی مصیبت حسین کی
قدرت خدا کی امت عاصی پہ ہو فدا | سب جان و مال عزت و حرمت حسین کی
ملجائے خاک ماریہ مین ایک آن مین | شان خدا وہ شان وہ شوکت حسین کی
قدرت خدا کی امت عاصی پہ ہو فدا | سب جان و مال عزت و حرمت حسین کی
پامال لاش راکب دوش نبی کی ہو | سر نیزے پہ چڑھے یہ ہو عزت حسین کی
مقتل مین پائمال ہو زہرا کا نور عین | گل سا بدن وہ پھول سی رنگت حسین کی
بالون سے جھاڑا فاطمہ نے دشت کربلا | جس دم ہوئی ہے ہائے شہادت حسین کی
سر کٹتے دم بھی بخشش امت کی کی دعا | وہ ظلم امت اور یہ شفقت حسین کی

محسن ہین امت نبویؐ کے حسنؑ حسینؑ
ممنون ہی نبی کی سب امت حسینؑ کی

کی ہی خدا نے دوستیٔ اہلبیت فرض
واجب ہی مومنون پہ مودت حسینؑ کی

حب حسینؑ حب خدا و رسول ہی
بغض خدا رسول عداوت حسینؑ کی

ہی وہ خدا رسول کا ممدوح لاکلام
کس منہ سے کس زبان سے ہو مدحت حسینؑ کی

مشہور اوسکا قصۂ غم ہی جہان مین
القصہ ہی زمانہ مین شہرت حسینؑ کی

ہی مستیٔ الست مذاقِ غم حسینؑ
ذوق بلا مین ہمکو ہی لذت حسین کی

غم نور عین مصطفیٰ کا رہے مدام
ہووے مذاق ہم پہ عنایت حسین کی

مجرئی جب تشنگی شبیر کی یاد آئے ہی
دیکھکر پانی بدن مین آگ سی لگ جاے ہی

کہتے تھے غازی دلاور یہ شب عاشورہ کو
دل تڑپا جاتا ہی جیون جیون رات گھٹتی جاے ہی

شہ یہ فرماتے تھے رحمت رحمت اللہ ہی
جو مکرم ہین اونہین پر حق کرم فرماے ہی

ظلم ذوالجوشن ہی خنجر کی زبان پر آجتک
طعن نیزے کرتے ہین تیر و کمان چلاے ہی

رنگ اوڑا اصغر کا دلپر چھا گئی غمکی گھٹا
روز عاشورہ جو دیکھا چرخ خون برساے ہی

خلق کہتی ہی سوا نیزہ پہ آیا آفتاب
حشر ہی شبیر کا سر نیزہ پہ دکھلاے ہی

سر بسر پامال ہین لاشین شہیدونکی پڑی
نے کوئی کفناے انکو نے کوئی دفناے ہی

یہ مصائب اور محبوبانِ محبوبِ خدا
اپنے معشوقون سے خالق عاشقی بتلاے ہی

خدا کا نور نبی یہہ نبی کے نور العین
نبی کے ذکر مین ذکر حسن ہے ذکر حسین
حسن حسینؑ محمدؐ کے قرۃ العین
ہے دھوم دہام مین مولود کی بہی شیون شین

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

ظہور نور الہی ہوے یہ پانچون تن
یہی ہین اول و آخر یہی ہین سر علن
محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ
انہین کی شادی کی باتین انہین کے غم کے سخن

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

جہان مین راحت جان سے بہم ہین رنج و الم
ہے شادیانو مین آواز شدت ماتم
ہوئی ہے محفل شادی بہی تو مجلس غم
الہی کیا کرین شادی غمی ہوی باہم

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

یہ وہ خوشی ہے جو کی ہے نبی کے یارون نے
کیا یہ شادی و غم سب وفا شعارون نے
یہ غم وہ ہے کہ کیا اونکے غمگسارون نے
کہا ہے ہمسے یہی سارے دینداروں نے

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

کبھی مقام الست اور کبھی بلا مین ہین
ازل سے لیکے ابد تک ہم ابتلا مین ہین

کبھی ہین رحمت حق مین کبھی بلا مین ہین کبھی مدینہ مین ہین گاہ کربلا مین ہین

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسینؑ
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطینؑ

تڑپنا لوٹنا دن رات اور خستی ہونا نہ جینا مرنا ہے ہمکو نہ جاگنا سونا
جو پائین جی کی خوشی تو ہے جان کا کھونا ہنسی کے ساتھ ہی آجاے ہی ہمین رونا

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسینؑ
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطینؑ

یہہ جنکا ذکر ولادت ہے انکا حال ہے کیا غم حسین وحسن مین کہو براے خدا
ہوا ہے دوستو مولود و مرثیہ اک جا کہ ذکر خیر ہے یان ساتھ باپ بیٹونکا

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسینؑ
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطینؑ

نہ عیش کی مجھے عشرت نہ ہی الم کا غم نہ اپنی ہستی کی شادی نہ ہی عدم کا غم
او نہین کے جی کی خوشی ہی انہین کے دم کا غم نہ اپنی شادی کی شادی نہ اپنے غم کا غم

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسینؑ
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطینؑ

میان خوف و رجا ہی مقام ایمان کا رہے ہی بندہ مومن میان خوف و رجا
رجا شفاعتِ احمد کی ہی تو خوفِ خدا کبھی ہی صل علی لب پہ گاہ واویلا

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

بہار مین ہی دل لالہ زار داغستان
ہی باغ باغ چمن شور نالہ مرغان
لگی ہی پہلو سے گلشن مین خار زار خزان
جو گل ہین باغ مین خندان تو بلبلین نالان

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

کرون جو ذکر بقا باللہ اور فنا فی اللہ
کلام روح فزا ہووے قصۂ جانکاہ
خوشی کے ذکر سے ہو غم کا تذکرہ واللہ
جو دل سے واہ نکالون تو منہ سے نکلے آہ

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

نہ مطمئن ہون نہ مضطر یہ حال طاری ہی
کہ عین صبر و سکونت مین اضطراری ہی
قرار جان و جگر دل کی بیقراری ہی
زبان پہ شکر ہی آنکھون سے اشک جاری ہی

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

ہمیشہ دین مین دنیا مین اور قیامت مین
غمی مین شادی مین دکھ سکھ مین رنج و راحت مین
حیات و موت مین اور قبر و حشر و جنت مین
یہ دونون ساتھ ہین جی کی ہر ایک حالت مین

خوشی رسول خدا کی ہی اور غم حسنینؑ

ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

خوشی بھی خوب ہی مومن کو غم بھی ہی اچھا
کہ ایسا شادی و غم بھی نہ ہی نہ ہو نہ ہوا
وہ جنتی ہے جو کوئی ہنسے گا روئے گا
یہ دونون شادی و غم مین جہان مین حد سے سوا

خوشی رسول خدا کی ہی اور غمِ حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

خوشی رسول کے مولد کی خشک و تر مین ہی
ہنسی ہی منہ پہ تو اشک اپنی چشم تر مین ہی
حسن حسین کا غم سارے بحر و بر مین ہی
سر و رسینہ مین ہی غم دل و جگر مین ہی

خوشی رسول خدا کی ہی اور غمِ حسنین
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

کہا خدا نے کہ تم کم ہنسو بہت روؤ
جو بندے ہو تو کم و بیش بندگی مین رہو
خوشی ہی ایک خدا کے لئے تو غم ہین دو
خدا کے واسطے مولود مرثیے کو پڑھو

خوشی رسول خدا کی ہی اور غمِ حسنین
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

نہو گا شکر ادا کیجئے تو کیا کیجے
جو کچھ خدا کی رضا کیجئے تو کیا کیجے
قضا قدر کا گلا کیجئے تو کیا کیجے
مذاقؔ بہر خدا کیجئے تو کیا کیجے

خوشی رسول خدا کی ہی اور غمِ حسنینؑ
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

خمسہ بہ مضمون شہادت بر غزل قدسی

کربلا مین جو ہوا وقت شہادت طلبی	بہر شاہ شہدا روتے ہوئے آئی نبی
دونہہ سے زخمونکے کہا شہ نے دم جان طلبی	مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مین ترا غیر نہین مین ہوا ای عین کرم	توہی تو اب نظر آتا ہے بچشم پرنم
شکل آئینہ بنا خنجر قاتل اسدم	من بیدل بہ جمال تو عجب حیرانم

الله الله چہ جمال است بدین بوالعجبی

تیرے ہی نام رہا معرکۂ کرب و بلا	کام کرتی رہی یہان تیری ہی تسلیم و رضا
کام تھا یہ نہ کسی جن و ملک انسانکا	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

یا نبی تجھسے کوئی پیاسونکی تسکین کی بات	لب ہین کوثر ترے ہر بات ہے جنت کی نبات
چشمۂ خضر ہے تو کرب و بلا ہے ظلمات	ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

کٹ گئی پھولی پھلی کیسی بہار اسلام	خاک و خونمین ملے اس دشت مین کیا گلفام
ہنس سے بن کرب و بلا کا ہوا گلزار تمام	نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

تمنے کی گلشن افلاک کی جا کر گلگشت	خاک و خون مین ملے پھرتے رہے ہم دشت بدشت

سر مرا نیزہ چڑھا روز شہادت یگے گشت شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

بولے شبیر سے پیاسے لب دریای فرات دست عباس کٹے پانی نہ پایا ہیہات
خشک ہی کام زباں منہ سے نکلتی نہین بات ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبحیات

لطف فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

سب صحیفوں مین شہادت کا مری تھا مذکور شاہد حال تھی توریت اور انجیل زبور
جب یہ قصہ ہوا کہنا عربی مین منظور ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

یا وہ عزت کہ چڑھے ہے دوش مبارک پہ ہم یا یہ ذلت کہ پڑے لاشہ پہ گھوڑوں کے قدم
خواری اس مرتبہ کو پہونچی کہ جد اکرم نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی

شمر نے دیکھ کے عابد کو جو کھینچا خنجر حال تب زینب مضطر کا ہوا نوع دگر
دیکھکر سوے مدینہ یہ پکاری رو کر چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

کربلا سے چلے سجاد جو قیدی بنکر ساتھ سب اہل حرم بات یہ ہر دم منہ پر
رحمت قید و نظر بندی ما را بنگر چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

گئے نا شاد مدینہ میں مذاق آل نبی ہوگئی عابد بیمار کو یہ کہکے غشی	غمزدہ روضۂ اقدس پہ باجوان رو دی سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

مناقب حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز

حبیب مصطفےٰ و مرتضےٰ محبوب سبحانی	دل سبطین و جان فاطمہؑ محبوب سبحانی
روان پنجتن ہی تو نہ کیونکر ہو ترے تن پہ	مزین خرقۂ آل عبا محبوب سبحانی
نہ کیونکر پیار آئے تجھپہ تو پیاروں کا پیارا ہے	تو ہی محبوب ہے محبوب کا محبوب سبحانی
جد امجد ہوا واللہ سر الانبیا تیرا	سراپا تو ہی سر الاولیا محبوب سبحانی
علی عالی اعلےٰ سا ہو دست جبکہ سرحلقہ	نکیون عالی ہو تیرا سلسلہ محبوب سبحانی
تو ہی ہے غوث اعظم قطب عالم خواجہ عالم	ہین قایم تجھ سے سب ارض و سما محبوب سبحانی
تو ہی ہے سرور سلطان تو ہی مخدوم و مولانا	تجھی سے شاہی ہر دوسرا محبوب سبحانی
فقیر و خواجہ و درویش امیر و شاہ مسکینان	ولی و والی ملک خدا محبوب سبحانی
شہنشاہ غریبان شیخ شیخان پیر پیران ہے	امیر و سید و شاہ و گدا محبوب سبحانی
ہر اک طفل و جوان و پیر کا تو پیر برحق ہے	لقب یون پیر پیران ہے ترا محبوب سبحانی
تو ہی ہے ہادی منزل تو ہی ہے مرشد کامل	تو ہی ہے گمرہون کا رہنما محبوب سبحانی
امام و پیشوا ہے مذہب سنت جماعت کا	نمازی مقتدی ہین مقتدا محبوب سبحانی

چلا چل پیچھے پیچھے شاہ کے راہِ محبت مین
نکر کچھ پیش و پس ہے پیشوا محبوب سبحانی

نہین اب ناخدا درکار اللہ یار ہے بیڑا پار
ہمارا ہو گیا یار آشنا محبوب سبحانی

خدائی مین خدا کی بادشاہی مین محمدؐ کی
نہین تجھسا کہین دیکھا سنا محبوب سبحانی

خدا کے فضل سے سب کچھ ہو تم کچھ بھی نہین ہو ہنر
رکھون ہون تمسے سب کچھ آسرا محبوب سبحانی

رکھین جس طرح چاہین آپ اپنا کر کے اپنے کو
ہین میرے آپ مین ہون آپکا محبوب سبحانی

حقیقت حال دل کی میرے ہر دم جانتے تم ہو
کہون احوال جی کا تمسے یا محبوب سبحانی

دلِ مردہ کو زندہ کیجیے محبوبی کی قدرت سے
محی الدین عبدالقادرا محبوب سبحانی

کرو اب دستگیری ہر قدم پر لغزشِ پا ہے
مرا پھر ہاتھ لے لینا ذرا محبوب سبحانی

مذاقِ رند مشرب ہون ترے ساقی محفل کا
تو ہی پیر مغان ہے اپنا یا محبوب سبحانی

نبی جی کا ہے تمپر پیار یا محبوب سبحانی
علی کے ہو دل و دلدار یا محبوب سبحانی

چراغِ دودمان اہلبیت مصطفےٰ ہو تم
منور تم سے ہے گھر بار یا محبوب سبحانی

سرورِ قلب زہرا نور عینین ابو الحسنین
تمہین ہو قرۃ الابصار یا محبوب سبحانی

گلِ باغِ علیؓ ہو ثمرۂ نخلِ حسینیؓ ہو
حسن کے تم ہو برخوردار یا محبوب سبحانی

سپہر شبر و شبیر کے تم ماہ کامل ہو
تمہین ہو مہر پر انوار یا محبوب سبحانی

دل سبطین اولاد حسنؓ آلِ حسینیؓ ہو
تمہین ہو دو کے اک دلدار یا محبوب سبحانی

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہر دم مدد پر ہین
ترے یاور ہین چارون یار یا محبوب سبحانی

زمرد ہو حسن کے لعل ہو کانِ حسینی کے
علیؓ کے ہو درِ شہوار یا محبوب سبحانی

بہارِ عابد و باقر ہو رنگ گلشن جعفر
جہان تمسے ہوا گلزار یا محبوب سبحانی

رضامندی ہے کاظم کی تمہارے نیک کامو نسے
ہوے ہو تم رضا کردار یا محبوب سبحانی

تقی تقوی سے خوش ہین اور نقی تیری نقاوت سے
کہ تو ہے پاک و نیکو کار یا محبوب سبحانی

امامِ عسکری کا میر لشکر ہے توہی شاہا
ہوا ہی تو سپہ سالار یا محبوب سبحانی

ظہورِ مہدی شاہ ہدی تک توہی ہادی ہے
ہدایت کا ہے تو مختار یا محبوب سبحانی

تمہاری ذات اقدس مین ہوے ہین جمع سب اکجا
چہار و پنج و ہشت و چہار یا محبوب سبحانی

ابو صالح ہین والد والدہ ہین فاطمہ ثانی
تمہین صالح کہین ابرار یا محبوب سبحانی

جنابِ زینب و بی بی نصیبہ آپ کی بہنین
ہین کلثوم اور زینب دار یا محبوب سبحانی

فقیر و سید و سلطان ہے تو مخدوم و مولانا
ولی مسکین غریب و یار یا محبوب سبحانی

توہی ہے خواجہ و درویش و مرشد پیارے سے حق نے
پکارا اُنکو گیارہ بار یا محبوب سبحانی

خدا کے مصطفےٰ کے مرتضےٰ کے کارخانہ کا
توہی ہے مالک و مختار یا محبوب سبحانی

حسین و عابد و باقر کے جعفر اور کاظم کے
رضا کے ہو امانت دار یا محبوب سبحانی

تمہین معروف ہو شاہا تمہین ہو بس سری سقطی
جنید و شبلی و دیندار یا محبوب سبحانی

تمہین ہو عبد واحد بو الفرح اور بو الحسن ہو تم
تمہین ہو بو سعید آثار یا محبوب سبحانی

تمہین ہو بو محمد سید رزاق کے والد
خلف ہین صالح و ابرار یا محبوب سبحانی

ابو صالح ابو نصر و علی موسے حسن احمد
ترے ہین محرم اسرار یا محبوب سبحانی

بہاء الدین براہیم و محمد اور ضیاء الدین
ترے پیر وہیں یہ سردار یا محبوب سبحانی

توہی مخدوم ہے توہی محمد اور احمد ہے
ترے خادم ہیں سب دیندار یا محبوب سبحانی

توہی فضل الٰہی ہے توہی ہے صاحب البرکات
تری مانگیں ہیں خیر اخیار یا محبوب سبحانی

تمہیں ہو سید آلِ محمد سیدِ حمزہ
تم آلِ احمدِ مختار یا محبوب سبحانی

تمہارا فضل غوثِ پاک ہے بس کارساز اپنا
کرم ہے آپ کا درکار یا محبوب سبحانی

علیؓ دلدار تیرا اور دلدار علی ہے تو
علی جی کا ہے تو دلدار یا محبوب سبحانی

ہمیشہ رحمتِ حق تجھ پہ تیرے دوستوں پر ہو
رہے تجھ پر خدا کا پیار یا محبوب سبحانی

متاعِ حسن سے روزِ جزا تک روز افزون ہو
تمہاری گرمئِ بازار یا محبوب سبحانی

سراپا مظہرِ شان جلالی اور جمالی ہو
تم آئینہ ہو اور تلوار یا محبوب سبحانی

بھرے ہیں سر ہیں یکسر ناسوتی و لاہوتی
سرِ اقدس ہے پر اسرار یا محبوب سبحانی

ہر اک تارِ نگاہ عرشی و فرشی ہے سربستہ
دیا ہیں گیسوؤں کے تار یا محبوب سبحانی

دوچندان چاند سورج سے تری طلعت ہے نورانی
جبین ہے مطلع الانوار یا محبوب سبحانی

لکھوں شان نزول قاب قوسین اور سیوف اللہ
نہیں ہیں ابروے خمدار یا محبوب سبحانی

نشانی مَا رَمَیتَ کی ہے ہر تیر مژہ تیرا
نشانہ گردِ لِ کفار یا محبوب سبحانی

سوا اللہ کے آنکھوں نے تیری کچھ نہیں دیکھا
رہا ہیشِ نظرِ دیدار یا محبوب سبحانی

تماشائے شش جہات دو جہاں کا پل میں دکھلا دو
کرو تم جس سے آنکھیں چار یا محبوب سبحانی

تمہارے کان دونوں سنتے ہیں باتیں خدائی کی
سنو بندہ کی بھی اک بار یا محبوب سبحانی

سماعت اور بصارت حضرت سبحانکی تھی لاریب
تمہاری سمع اور ابصار یا محبوب سبحانی

خدا بین کی نظر بین ہے ترا نور خدا بینی
مرآت حق نما رخسار یا محبوب سبحانی

مسیحا کیوں کہوں لب ہیں ترے لخت دل احمد
ہے روح اللہ ترا بیمار یا محبوب سبحانی

ترے درجِ دہن میں ہیں دُرِ دُرّیلے نبوت ہیں
ہیں دندان دُرِ شہوار یا محبوب سبحانی

خط پر نور وجہ اللہ کی آیت کی ہے تفسیر
رقم ہیں معنی دیدار یا محبوب سبحانی

ترا سیبِ ذقن ہے ثمرۂ بستان محبوبی
جنان ہے اُس سے خوشبودار یا محبوب سبحانی

صراحی ہے مئے وحدت کی گویا گردنِ ساقی
موحد جسکے ہیں سرشار یا محبوب سبحانی

خدا کی شان دست و ساعد و بازو و شانہ تھے
بشان حیدرِ کرار یا محبوب سبحانی

اگر ہیں انگلیاں خیبر کشا کی سی تو ہر ناخن
ہوا عقدہ کشائے کار یا محبوب سبحانی

نشانِ پای پاکِ مصطفے ہے دوش اقدس پر
کہ ہیں صاحب قدم سرکار یا محبوب سبحانی

کھلے سورہ الم نشرح کے معنی صفا سینہ سے
دلِ روشن ہے تو پُر اسرار یا محبوب سبحانی

برابر ہے برنگِ شمع روشن پشت و رو تیرا
شکم ہے مخزنِ انوار یا محبوب سبحانی

تمہاری ناف ہے قلبِ سپہرِ مہر و محبوبی
کہوں کیا نافۂ تاتار یا محبوب سبحانی

کمر تیری جو ہو پیش نظر ٹپکا نکل جائے
کمر سے میری لاکھوں بار یا محبوب سبحانی

مجسم نورِ عصمت ناف سے تا ناخنِ پا ہے
حیا ہے تیری پردہ دار یا محبوب سبحانی

قدِ رعنا ترا سروِ روانِ احمدِ مرسل
روانِ سید ابرار یا محبوب سبحانی

ترے زیرِ قدم گردن تمامی اولیا کی ہے
تو ہی ہے سرور و سردار یا محبوب سبحانی

ترے قامت پہ محبوبی کا خلعت خوب ٹھیک آیا
محبت کی بندہی دستار یا محبوب سبحانی

حقیقت معرفت تیری شریعت اور طریقت ہے
تری گفتار اور رفتار یا محبوب سبحانی

ملاذ اللہ ملکی تخت حکمی کا ہی تو حاکم
جہان محکوم و تابعدار یا محبوب سبحانی

شہ کون و مکان ہو تم تمہارے زیر فرمان ہین
زمانہ کے دیار و امصار یا محبوب سبحانی

خواص و عام حاضر ہین تری دار الحکومت مین
ترا کیا عام ہے دربار یا محبوب سبحانی

سر و کار آپ کی سرکار سے شاہ و گدا کو ہی
تمہاری ہی بڑی سرکار یا محبوب سبحانی

ترے پیرو ہین جملہ رہروان منزل وحدت
تو ہی ہی قافلہ سالار یا محبوب سبحانی

مہ برج طریقت قطب افلاک حقیقت ہو
تمہین ہو ثابت و سیار یا محبوب سبحانی

ترے قد کا اگر سایہ بھی دیکھین سدرہ و طوبے
پئے سجدہ جھکین سو بار یا محبوب سبحانی

مجبونکو قد بالا ترا شاخ گل تر ہے
عدو کو تیغ ہی خونخوار یا محبوب سبحانی

اگر تو ایک باغ خشک کیجانب سے ہو نکلے
ہرے ہو جائین سب اشجار یا محبوب سبحانی

نسیم روضہ اقدس کے گشتے عطر کب سونگھین
دم عیسیٰ ہو گر عطار یا محبوب سبحانی

شفا ہووے اشارات نظر مین ہم مریضونکو
دکھادو نرگس بیمار یا محبوب سبحانی

اگر تم اک نظر دیکھو تو خاک اکسیر بنجائے
کرونلے زر کو تم زردار یا محبوب سبحانی

تری ٹھوکر سے ہووین سنگریزے رشکے پارس
دیا لعل و در شہوار یا محبوب سبحانی

پہاڑون پر جو تیری مہر کا ذرہ چمک جاے
برنگ رنگ اوڑین کہسار یا محبوب سبحانی

تمہارا نام لیکر جس مکان مین کوئی جا بیٹھے
پکار اوٹھین در و دیوار یا محبوب سبحانی

خدا کے تم ہو پیارے اور خدائی تم پہ پیاری ہے — ہمیں آتے ہیں کیا کیا پیار یا محبوب سبحانی

علی مشکل کشا کی طرح تو حلال مشکل ہے — تجھے آسان ہے ہر دشوار یا محبوب سبحانی

تو ہی ہے قدرت حق تو ہی قادر او توانا ہے — تو ہی یاور ہے تو ہی یار یا محبوب سبحانی

نکالا آپ نے بارہ برس کی ڈوبی کشتی کو — لگا دو میرا بیڑا پار یا محبوب سبحانی

خدا کے حکم سے احوال باطن تم پہ ظاہر ہے — کروں کیا حالِ دل اظہار یا محبوب سبحانی

فحکمی نافذ فی کل حالٍ قال ہے تیرا — بدل دے میرا حال زار یا محبوب سبحانی

نہیں ہے ہم سے بیچاروں کا کچھ تیرے سوا چارہ — تو ہی ہے چارۂ لاچار یا محبوب سبحانی

خدا کے واسطے اب دردمندوں کی دوا کیجے — مسیحا تم ہو ہم بیمار یا محبوب سبحانی

بگڑتا ہے مزاجی آ بنی ہے جان پر میری — ہزاروں دل میں ہیں آزار یا محبوب سبحانی

کہیں ہم رازِ دل کس سے کوئی ہمدم نہیں اپنا — تو ہی ہے مونس و غمخوار یا محبوب سبحانی

خبر لے آ کے بندہ کی مرے آقا مرے مولا — مرے سید مرے سردار یا محبوب سبحانی

خدا کے فضل سے تو ناظرِ حال غریبان ہے — کرم کر دیکھ ادھر اک بار یا محبوب سبحانی

دکھا دے اپنی صورت یا مجھی کو دیکھ لے پیارے — ترا ہوں طالبِ دیدار یا محبوب سبحانی

کوئی سترِ خدا تعلیم کیجے اپنے بندہ کو — کہ تم ہو عالمِ اسرار یا محبوب سبحانی

مریدی لا تخف واش فانی تم نے فرمایا — نہیں کچھ خوف اب زنہار یا محبوب سبحانی

عزوم قاتلِ عند القتال کی چلی سیفی — مخالف قتل ہوں دوچار یا محبوب سبحانی

خوش و خرم رہیں سب یار میرے دین و دنیا میں — غم و ہم میں رہیں اغیار یا محبوب سبحانی

صدفِ مرِ و المین ہر مید امین میری آبرو رکھنا
بروے حیدرِ کرّار یا محبوب سبحانی

شہا تو صاحب عزت ہی مین مداح ہون تیرا
نرکھ مجکو ذلیل و خوار یا محبوب سبحانی

نہایت مضطر و شسدر ہون حیران اور سرگردان
غریب و عاجز و لاچار یا محبوب سبحانی

بُرا ہون یا بھلا ہون کچھ ہون تیرا نام لیوا ہون
مین بد ہون یا ہون نیکوکار یا محبوب سبحانی

مریدی ہم و اشطح و غمّی کی بشارت دے
مریدونکے ہو تم غمخوار یا محبوب سبحانی

و افعل ماتشاء فالاسم عال ورد ہی اپنا
خدا غفار ہے ستّار یا محبوب سبحانی

قبولِ حضرتِ غفار ہو عذر گناہ اپنا
کرون جب توبہ استغفار یا محبوب سبحانی

توقع ہی تجھی سے مغفرت کی اور رحمت کی
کہ تو ہی رحمتِ غفار یا محبوب سبحانی

بخوبی تمکو آگاہی مرے ہر نیک و بد سے ہی
نہایت ہون مین بدکردار یا محبوب سبحانی

تمہین کو لاج ہی ہم روسیا ہونکی شہ جیلان
کہ ہم ظلمت ہین تم انوار یا محبوب سبحانی

ابو صالح سے لیکر بو البشر تک تمکو پایا ہی
سخی ابن سخی سردار یا محبوب سبحانی

مجھے للّٰہ دو کچھ شیخ عبد القادر جیلان
کہ مین ہون سائلِ لاچار یا محبوب سبحانی

بر آئیے سبکے مطلب باری باری فضل باری سے
اب آئی ہی ہماری بار یا محبوب سبحانی

تمہین کو سونپتا ہون کار دینی اور دنیاوی
کہ تم ہو کُن کے واقفکار یا محبوب سبحانی

صلہ مین منقبت کے دولتِ فقر و غنا دیجے
غنی کر دیجیے اکبار یا محبوب سبحانی

دعا کرتا ہون حق سے ہو قبولِ حق مرے حق مین
بحقِ سیّد ابرار یا محبوب سبحانی

فسہل یا الٰہی کل صعب ہی دعا اپنی
تم آمین کہہ دو بس اکبار یا محبوب سبحانی

[illegible] — کھلے ہین اسرار یا محبوب سبحانی

الٰہی خیبر [illegible] بحق شاہ جیلانی — کھلے ہین حق سے سب اخیار یا محبوب سبحانی

رہے ہے آنکھون سے جاری سلسلہ مہر و محبت کا — نہ ٹوٹے آنسوؤن کا تار یا محبوب سبحانی

مژہ یادِ دُرِ دندان ہین اشکون سے دُر افشان ہو — رہے ہے تر چشم گوہر بار یا محبوب سبحانی

بھلا دو یاد غفلت یاد مین اپنی رکھو ہر دم — کبھی غافل کبھی ہشیار یا محبوب سبحانی

سقانی الحب کاسات الوصال کی صد شکر
مذاق رند ہے سرشار یا محبوب سبحانی

اول ہے محبوب خدا پھر محبوب سبحانی ہے — بعد از ماہ ربیع الاول ماہ ربیع الثانی ہے

ابرو ہے خوبان بنکے اشارہ کرتے ہین ہمکو یہ دونون ہلال — پہلے ہے وہ ماہ مدینہ پیچھے مہ جیلانی ہے

آیا ہے سینہ مین انجی کا جا کر چاند وفا تون کا — چاند رسول کا چھپتے ہی چمکا نجی دین ایمانی ہے

مہر عرب کسے مہ سیما کو کیون کہون یوسف ماہ لقا — ہے مہ جیلان ماہ مدینہ کب ماہ کنعانی ہے

جانتے ہین پہچانتے ہین کیون گھونگھٹ ہے چھپاتے ہو — چھپ نہ سکے گی صورت آپکی جانی اور پہچانی ہے

جسم ہے تیرا جسم نبیؐ اور جان ہے تیری جان علیؑ — جانی تجھے پہچان لیا ہے تو جانی کا جانی ہے

اول نام علیؑ ہے تیرا اور ثانی عبد القادر — عین ہے دونون نام کے اول عینیت پہچانی ہے

شبر اور شبیر ہین اکمل ایک جان ترے قالب تین — بی بی فاطمہؓ کا دلبر ہے قلب شہ مردانی ہے

تجھکو ملا ہے بوجہ حسن حسنؑ حسن اور حسن حسینؑ — تو حسنی ہے اور حسینی حسن ترا لاثانی ہے

دار الامان ہے گھر تیرا تو اہلبیت نبوت ہے — شان خدا جبریل امین کو مکی ترے دربانی ہے

قدرت کے دیوان کا خدا کے توہی حاکم اعلیٰ ہے
حکم میں تیرے قضا و قدر کا محکمہ دیوانی ہے

مثل علی کے رکھا ہے جسنے اپنے نبی کی قدم پہ قدم
وہ پیر و پیغمبر کا عبد القادر جیلانی ہے

ہیں پیر انکے پیر وہی کہتے ہیں بڑے پیر انکے تئیں
سب پیر و نمین پیر بڑا غوث الاعظم ہمدانی ہے

عہد خلافت امامت دیکھا منتظری ہے مہدی کی
بہر ہدایت اب تیری ہی شاہی اور سلطانی ہے

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھ
سیدنا اور مولانا عبد القادر جیلانی ہے

ذکر خدا سے پیارا ہے کچھ ذکر ترا سبحان اللہ
ہے سبحان محب تیرا تو محبوب سبحانی ہے

توہی جواد اور موج پہ تیرا بحر جود و بخشش ہے
آگے ترے دریائے کرم بھی شرم سے پانی پانی ہے

بیڑا میرا پار لگا دو ناؤ مری منجدھار میں ہے
موج پہ ہے دریائے گنہ اور عصیاں کی طغیانی ہے

خیر سے شامل ہوں شاہا میں دنیا عقبیٰ مولا کا
دیدے میرے داتا مولا تو تو سخی لاثانی ہے

رد سوال کی رسم نہیں ہے تیرے جد و آبا سے
نبی علی کے عہد سے جاری رسم و رہ احسانی ہے

تیرے گھر کی سخاوت عالم سارا جانے مانے ہے
کچھ یہ بات نہ میری ہے گھر جانی ہے من مانی ہے

میں ہوں فقیر گدا محتاج اک بھاٹ تمہارے گھرانے کا
داد و دہش پشتونکی تمہاری اسلئے مینے بکھانی ہے

فضل الٰہی بہتیرا ہے جو کچھ دو سو تھوڑا ہے
فضل خدا سے فضل تمہارا اک فضل یزدانی ہے

فضل غوث ہے فضل الٰہی فضل الٰہی فضل غوث
جیلانی ہے فضل خدا کا فضل خدا جیلانی ہے

فضل و کرم دلدار علی پر اوس دلدار علی کا ہو
جو کہ علی جی کا دلبر ہے اور نبی کا جانی ہے

سید و سلطان ہے فقیر و خواجہ مخدوم امیر غریب
مسکین مرشد مولانا درویش ولی شاہانی ہے

ہند میں اک جیلاں کے چمن کا بلبل بے پر و بال ہوں میں
باد صبا اوس گل سے میرا یہ پیغام سنانی ہے

ہی علی کے دل کی باتین سن لیے اوسکی ربا دلا
کھلی کھلا منبر پر کہتا وہ اسرار نہانی ہی

بندہ نوازی کیجے شہا بغداد و بدایون دونون
شاہ زمین و زمان کے آگے کیا یہ لعد مکانی ہی

اللہ آمین اللہ آمین اللہ آمین کہیے مذاق
تیری غزل اور شعر و سخن سب مقبول یزدانی ہی

صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ کر کیجے ختم کلام
ختم رسل پر رحمت ہووے یہ کلمہ رحمانی ہی

محبوب خدا و پیغمبر عبد القادر جیلانی ہی
مقبول پیغمبر اور حیدر عبد القادر جیلانی ہی

ہی راحتِ جان و دل زہرا زہرا کے کلیجے کا ٹکڑا
بی فاطمہ جی کا لخت جگر عبد القادر جیلانی ہی

شبیر اور شبر کا ہی وہ شمع شبستان انوار
مشعل شبیر و شبر عبد القادر جیلانی ہی

با صدق و عدل و حیا و سخا ہی عالم علم فنا و بقا
بوبکر و عمر عثمان حیدر عبد القادر جیلانی ہی

ہی خلق نبی اور خوی علی خصلت ہی بعا بنت فاطمہ کی
حسن حسنین کا اک مظہر عبد القادر جیلانی ہی

ہی عابد و باقر جعفر سا ہی موسی کاظم موسی رضا
اب عسکری و مہدی سا ہی شہ عبد القادر جیلانی ہی

ہی محی الدین معین الدین او قطب الدین و فرید الدین
محی الدین ہر ایک صورت پر عبد القادر جیلانی ہی

ہی روشن اوس سے شہاب الدین بلوہ ہی اوس سے بدیع الدین
انوار مین رشکِ شمس و قمر عبد القادر جیلانی ہی

محبوب الہی نکلے ہین وہ جلوہ دکھانے آیا ہی
سلطان نظام الدین بھی مگر عبد القادر جیلانی ہی

سید مخدوم و صابر مین چمکا ہی اوسیکا مہر جلال
شمس الدین ترک مین جلوہ گر عبد القادر جیلانی ہی

ہی اسم اعظم نام خدا نقش دلبند بہاؤ الدین
منقوش اونکے لوح دل پر عبد القادر جیلانی ہی

وہ شرف دین پیمبر ہی وہ عشقِ شاہ قلندر ہی
وہ حسن حبابند خان دلبر عبد القادر جیلانی ہی

ہی وارث چارون پیر ونکا اور مالک چودہ گھرانونکا
سب فقر و فقیری ہی کا گھر و عبد القادر جیلانی ہی

نور خدا و رسول نما ہی مردم چشم کو دید اوسکی
دیدار خدا و پیغمبر عبد القادر جیلانی تو

دائین بائین آگے پیچھے نیچے اوپر پنہان عیان
باہر بھیتر گھر باہر عبد القادر جیلانی ہی

قدرت اور حیات و ارادہ سب ہی یہہ قدرت قادر سے
علم و کلام و سمع و بصیر عبد القادر جیلانی ہی

شش جہتو مین جلوہ نما ہی ظاہر و باطن نور حضور
جسمین دو چار اب آٹھہ پہر عبد القادر جیلانی ہی

شمس و قمر سے بھی روشن تر ظلمت و نور مین جلوہ نما
روز و شب ہر شام و سحر عبد القادر جیلانی ہی

سنتے ہین ہر ایک زبان سے کون و مکان مین تیرا چرچا
خیر سے وکر تیرا گھر گھر عبد القادر جیلانی ہی

نام اوسکا لیتے ہی بشر افراد اللہ سے ہوتے ہین
نام خدا وہ فرد بشر عبد القادر جیلانی ہی

ہاتھ مین اوسکے دست ید اللہ وہ قادر اور توانا ہی
زبردست اور زور آور عبد القادر جیلانی ہی

صبحدم اس گل سے کہنا بغداد کے باغ مین جا کے سلام
جیلان کے چمن مین باد سحر عبد القادر جیلانی ہی

خسرو کے ممدوح تھے حبیب نظام الدین بدایونی
ممدوح مذاق ثنا گستر عبد القادر جیلانی ہی

ہوے جو مائل بحور نمائی نبیؐ کی صورت علیؑ کی سیرت
خدا نے محبوب مین دکھائی نبیؐ کی صورت علیؑ کی سیرت

نبیؐ علیؑ ہو گئے تھے پنہان وہ آئے بن ٹھن کے شاہ جیلان
ظہور مین نور سے پھر آئی نبیؐ کی صورت علیؑ کی سیرت

وہ دونون مطلوب اور طالب ہوئے اب اک جان اور قالب

بصورت غوث پاک پائی نبی کی صورت علی کی سیرت
نبی ہین صورتِ علی ہین معنی بصورتِ لفظ اور معانی
بحلیہ قادری دکھائی نبی کی صورت علی کی سیرت
ہوئے ہین دو نور جمع اک جا وہ برج لاہوت ہی سراپا
بہ شکل شمس و قمر سمائی نبی کی صورت علی کی سیرت
وہ ذی جمال و جلال کیا ہی جلالت و شوکت خدا ہے
ہوا ہے وہ شان کبریائی نبی کی صورت علی کی سیرت
نہ صورتون سیرتون مین پائی نبی علی غوث مین جدائی
شمائل و شکل مین ملائی نبی کی صورت علی کی سیرت
وہ نیک سیرت وہ پاک منظر نبی علی کا بنا ہے مظہر
ہوئی ہے ظاہر بنی بنائی نبی کی صورت علی کی سیرت
عظیم الاخلاق غوث الاعظم ہو الخلق حسن مجسم
کہے اوسے خلقت خدائی نبی کی صورت علی کی سیرت
صلہ بہر شکل مجکو دیجیے سوال سائل کا رد نکیجے
تو وہ سخی ہے کہ تجھ مین آئی نبی کی صورت علی کی سیرت
مذاق پر فضل غوث کا ہو بہر ایک شئے مین مشاہدہ ہو
غرض بہر شکل ہے دکھائی نبی کی صورت علی کی سیرت

اے غوث غوث انس و جان یا غوث اعظم الغیاث — اے قطب قطب دو جہان یا غوث اعظم الغیاث

اے سید آلِ نبی سردار اولادِ علی — اے سرفراز سروران یا غوث اعظم الغیاث

اے جان جانان تن مین اے جسم و جان پنجتن — اے چار یاران راز دان یا غوث اعظم الغیاث

اے وارثِ آل نبی بارہ امامونکے ولی — اے والی بے وارثان یا غوث اعظم الغیاث

ہے تو ہی میرا دادرس تو ہی مرا فریاد رس — فریاد کو جاؤن کہان یا غوث اعظم الغیاث

ہے جا سے امنِ جسم و جان در ہے ترا دار الامان — گھر ہے ترا بیت الجنان یا غوث اعظم الغیاث

اے ہادی راہ خدا رستہ ہدایت کا بتا — اے رہنمائے گمرہان یا غوث اعظم الغیاث

تو جان ہے ایمان کی اسلام کی احسان کی — اے محی دین مومنان یا غوث اعظم الغیاث

ہین آپ جان بخش جہان ہم ہین مریض نیم جان — تم ہو مسیحائے زمان یا غوث اعظم الغیاث

مرتے ہین ہم بیچارہ گر ہین خستہ جان خستہ جگر — اے مرہم دل خستگان یا غوث اعظم الغیاث

آزار ارواح و بدن ہون دفع بہر پنجتن — ہو پاک دم مین جسم و جان یا غوث اعظم الغیاث

رکھتا ہے دلکو رنج و غم گریان و نالان دمبدم — کرتے ہین ہم آہ و فغان یا غوث اعظم الغیاث

ہون دفع افواج محن بہرِ نبی شاہ زمن — بہر علیؑ شاہ زمان یا غوث اعظم الغیاث

بہر حسنؑ اور فاطمہؓ ہو دم مین حسن خاتمہ — وقتِ دمِ نزع ردان یا غوث اعظم الغیاث

بہرِ حسینؑ کربلا کر دفع سب کرب و بلا — بلوہ بلاؤن کا ہے جہان یا غوث اعظم الغیاث

میری مدد کو آئیے دفع بلا فرمائیے — آئی ہے آفت ناگہان یا غوث اعظم الغیاث

گھیرے ہین ہمکو رنج و غم ہون دور سب درد و الم — ٹلجائین کل بیماریان یا غوث اعظم الغیاث

میرا معاون کون ہی کونین مین تو عون ہے
عوناً معین بیکسان یا غوث اعظم الغیاث

اے حکمران کن مکان سلطان شاہان زمان
شاہنشہ کون و مکان یا غوث اعظم الغیاث

ہون مستغیث بینوا مین استغاثہ گوش ہا
اے مستغاث و مستعان یا غوث اعظم الغیاث

یا غوث و قطب العالمین امن و امان الخائفین
یا قطب عالم الامان یا غوث اعظم الغیاث

اب دورۂ گردون ہی بد قطب دو عالم المدد
قطب زمین قطب زمان یا غوث اعظم الغیاث

سرکار مین ہون نالشی شاہا دوہائی ہی تری
ہون دمبدم نالہ کشان یا غوث اعظم الغیاث

سب دوست میرے شاد ہون دشمن سبھی برباد ہون
یار و محبان دوستان یا غوث اعظم الغیاث

تو ہی محب با نیاز اور تو حبیب اہل ناز
محبوب ناز و راز دان یا غوث اعظم الغیاث

میری خطائین بخشوا میرے گناہون کو چھپا
اے پردہ پوش عاصیان یا غوث اعظم الغیاث

ہون گو کہ محسود زمن مقبول ہو میرا سخن
رد ہو کلام حاسدان یا غوث اعظم الغیاث

اے پیر پیران المدد اے میر میران المدد
اے پیر ہر طفل و جوان یا غوث اعظم الغیاث

اے شافی پنہان عیان تو ہی شفا ہی جسم و جان
اے دارو سے درد نہان یا غوث اعظم الغیاث

دل پاک ہووے لوث سے افضال فضل غوث سے
ہر دم ہون مین آلودہ جان یا غوث اعظم الغیاث

ہو قوت ذوق دلی گو نفس و شیطان ہے قوی
جان مذاقِ ناتوان یا غوث اعظم الغیاث

جلد لے میری خبر یا شہ جیلان مدد دے
دیر للہ نہ کر یا شہ جیلان مدد دے

کیا کہون تمسے بہر حال ہین جی کا احوال
حال ہے تو عدہ گر یا شہ جیلان مدد دے

دورا اک دم مین ہو سب جی کا مرے حزن و ملال　　دل ہو بیخوف و خطر یا شہ جیلان مدد دے

دفع ہو لشکر شر خیبر ہو شاہا در پیش　　اے شہ جن و بشر یا شہ جیلان مدد دے

حامی زیر و زبر بادشہ خشک و تر　　شاہ بحر و شہ بر یا شہ جیلان مدد دے

پھر مدد کیجئے اک مرتبہ ابکی باری　　مدد دے بار دگر یا شہ جیلان مدد دے

المدد شاہ الو العزم جنود و نصرت　　لشکر فتح و ظفر یا شہ جیلان مدد دے

صورت فتح ہو مجکو مرے احباب کو پیش　　ہون عدو زیر و زبر یا شہ جیلان مدد دے

نظر آتا نہین اب کوئی مددگار شہا　　توہی ہے مد نظر یا شہ جیلان مدد دے

کب تلک در پہ پکارون ترے شیئاً للہ　　ہو کچھ امداد ادھر یا شہ جیلان مدد دے

بحر مقصود کا پاؤن دُرِ شہوار شہا　　شاہ پاکیزہ گہر یا شہ جیلان مدد دے

صاحب فضل و ہنر آپ ہین بندہ پرور　　نہین کچھ مجھ مین ہنر یا شہ جیلان مدد دے

ہے سفر اور حضر مین توہی حاضر ناظر　　توہی باہر توہی گھر یا شہ جیلان مدد دے

مین ہون سرکار کی امداد کا محتاج شہا　　نہین ہوتی ہے بسر یا شہ جیلان مدد دے

حوصلہ اپنا فراخ اور مین ہون خرچ سے تنگ　　کچھ مدد خرچ کی کر یا شہ جیلان مدد دے

آپڑا ہون در دولت پہ بہ امید مدد　　یہی گھر ہے یہی در یا شہ جیلان مدد دے

نفع ہو تیرے سوا کس سے مرے نقصان کا　　واقف نفع و ضرر یا شہ جیلان مدد دے

زلف و رخسار کے سودے مین ہون آٹھ پہر　　روز و شب شام و سحر یا شہ جیلان مدد دے

قرب انوار سے ہو ظلمت غیریت دور　　غیرت شام و سحر یا شہ جیلان مدد دے

کچھ سوا تیرے نہیں جان وجہاں میں دیکھوں | تو ہی تو آئے نظر یا شہ جیلان مددے

مئے بغداد سے دیرات رہے ذوق مذاق
ہو فدا آنکھ پھر یا شہ جیلان مددے

ہیں پیران پیر اس جگہ آنے والے | مریدان عاصی کے بخشانے والے
یہہ ویرانہ اب قادر آباد ہو گا | وہ اس دل میں ہیں چھاؤنی چھانے والے
کوئی دم میں ہوتے ہیں تشریف فرما | دلونکو مشرف ہیں فرمانے والے
وہ نور خدا ہوتے ہیں رونق افزا | ہیں محفل میں نور نبی آنے والے
ہی محبوب سبحان کو کچھ شرم سی شرم | کہ شرم و حیا سے ہیں شرمانے والے
مکان پڑے کے بیٹھنے کو دکھاوین | دل و دیدہ ہیں ہم ہیں بٹھلانے والے
وہ پہونچے گا جنت میں کی جسنے بیعت | کہ ہیں ہاتھوں ہاتھ آپ پہنچانے والے
زمانے میں ہے یاد پر یاد ہوتی | وہ بھولونکو ہیں یاد فرمانے والے
بدل دینگے عسرت ہماری بعشرت | وہی ہیں مقدر کے بدلانے والے
خدا ناز بردار محبوب کا ہے | خدا پر ہیں وہ ناز فرمانے والے
ہیں کیا آپکے ہوتے مانگوں خدا سے | نہیں دینے والے ہو دلوانے والے
ترا قرب ہے غوث پاک اپنا رہبر | بھٹکتے نہیں پاس بھٹکانے والے
نسب اور حسب ہے خدائی پہ روشن | گھرانا نبوت کا چمکانے والے
تمہیں دین نے محی دین کہہ پکارا | ہوئے محی دین آپ کہلانے والے

حسنؓ اور حسینؓ آپکے دادا نانا — کہان آپ سے دادے اور نانے والے

نبیؐ و علیؓ فاطمہؓ جی کے جانی — مرے جان اور دل کے لیجانے والے

توہی میر محفل تو نوشہ تو دولہا — ترے گیت گاتے ہین سب گانے والے

اِدھر دیکھ ہر یالے بانکے حسن کے — نظر ڈالتا جا ہرے بانے والے

ادھر آ حسینی رنگیلے سجیلے — وہ سج دھج حسینی کے دکھلانے والے

خدا راہ میری طرف ہوتے جانا — مری جان جاتی ہے او جانے والے

تڑپتے ہین ہم جانِ من دیکھنے کو — نہ ترسا ہمین جی کے ترسانے والے

دل مردہ کو اک نگہ سے جلادے — نگاہون سے جی کے جلا جانے والے

تمنا مین جیلان کی چل بسون گا — بلا لو مجھے گر ہو بلوانے والے

نہو وینگے گوشہ نشین تیرے عاشق — نہ بیٹھین گے چلّے مین چلانے والے

ترے حسن سے عشق کی ہے تسلّی — نہین تیرے عشاق گھبرانے والے

تری زلف ناسوت مکھڑا ہے لاہوت — تم الجھانے والے ہو سلجھانے والے

ہے شانِ خدا تیری مشاطگی مین — مرے گیسوؤن والے اور شانے والے

دل الجھینگے محبوب کے گیسوؤن مین — تو شانہ کرا سے بال سلجھانے والے

تری ہمکناری سے ہین موج پر دل — مگر قطرے دریا مین لہرانے والے

خدا والے مسجد مین بیخود ہین تیری — ترے مست ہین سلسلے میخانے والے

مذاق اب ترے شوق مین ہے تڑپتا

مزے دار شوقین تڑپانے والے

ہے گدا و شہ کی گردن پر قدم محبوب کا
دوش پر سر سر پہ ہے افسر قدم محبوب کا

سدرہ و طوبیٰ و ساق عرش لے اکر قدم
فرش پہ جلوہ دکھادے گر قدم محبوب کا

دوش نازک پر قدم ہے جب حبیب پاک کا
عاشقوں نکے سر پہ آنکھوں پر قدم محبوب کا

عرشی و فرشی کی آنکھیں ہر طرف ہیں فرش راہ
دیکھیئے رکھے فرش کیدھر قدم محبوب کا

موم ہوکر حرز جان اپنا کیا وہ نقش پا
سنگ نے پایا جو مرکر قدم محبوب کا

بلبلوں آنکھیں نہ ملنا اسکے تلووں سے کہیں
عارض گل سے ہے نازک تر قدم محبوب کا

چشم نظارہ سے اوسکے ایک پل خالی نہیں
کیونکہ ہو دل سے جدا دم بھر قدم محبوب کا

دسترس پاؤں جو اونکی پابوسی کی کبھی
چھوڑتا ہوں پھر کہیں پا کر قدم محبوب کا

دم قدم سے اُسکے ہر دل شاد ہے آباد ہے
پہنچا از راہ کرم گھر گھر قدم محبوب کا

دم نکل جاے خوشی سے دیکھکر اونکے قدم
سو رہوں مین لیکے آنکھونپر قدم محبوب کا

پاؤں وہ بس سر زمین پر رکھدے جنت ہو مذاق
کردے جاری چشمۂ کوثر قدم محبوب کا

گھر سے نکلا ہی نہیں باہر قدم محبوب کا
کیونکہ پہنچا دوش عالم پر قدم محبوب کا

ہے وہ پوتا لاڈلا اے راکب دوش نبی
چوم لو گودی مین تم لیکر قدم محبوب کا

ہے قدم پر بس قدم اُسکا حبیب پاک کے
کیا ہو راہ شرع سے باہر قدم محبوب کا

بول اٹھے کی نقش پا سے بنکے تصویر کلیم
پڑ گیا گر سنگ موسے پر قدم محبوب کا

ہی سراپا اوسکا نقشہ شکل محبوب خدا
ہی مثال پاے پیغمبر قدم محبوب کا

لے ید بیضا بلائین اوسکے سر کی دمبدم
رکھ لے موسی سے پیار سے سر پر قدم محبوب کا

خضر و عیسی نے جو پائی ہی حیات سرمدی
پی لیا پانی مین کیا دھو کر قدم محبوب کا

سنگ اسود پر سراسر نور سے ہے یہ رقم
کاش پڑ جاتا کہین مجھ پر قدم محبوب کا

ناخن پا کو نہ پہونچے گا ید بیضا کبھی
دست موسی سے ہی روشن تر قدم محبوب کا

خضر ہین اس راہ مین سرگشتہ و گم کردہ راہ
ہمکو جس منزل کا ہی رہبر قدم محبوب کا

یہ درخت سدرہ پردہ عرش پر مارے قدم
پاے کب جبریل کا شہپر قدم محبوب کا

زور بازو سے ید اللہ اوسکو سر تا پا ملا
ہر قدم سے یون ہی طاقتور قدم محبوب کا

پارہ پارہ مارے ہیبت کے ہو اک دم مین پہاڑ
مارے گر البرز کو ٹھوکر قدم محبوب کا

لات ماری اوسنے دنیا پر عجب مردانہ وار
تھا جو پامردی مین زور آور قدم محبوب کا

فقر کے کوچہ مین رہتا ہی وہی ثابت قدم
ہو گیا ہی جسکا تاج سر قدم محبوب کا

اوسکی پابوسی کو ہی ہر دم خلایق کا ہجوم
خالی رہتا ہی نہین دم بھر قدم محبوب کا

پایہ عرش آستان جانانہ بنجاتی ہی چوب
پہونچتا ہی جب سر منبر قدم محبوب کا

ہین نشان بوسہ عشاق مہرونکی مثال
ہی ثبوت عشق کا محضر قدم محبوب کا

اوسکے کوچہ مین مٹا جاتا ہون مثل نقش پا
ہاتھ آئے گر فنا ہو کر قدم محبوب کا

سجدے مین کرتا چلون نقش قدم پر راہ مین
ہر جگہہ پر ہووے میرا سر قدم محبوب کا

سر بصحرا اشتیاق پابوسی رکھیگا اے جنون
پاؤین ڈالے گا پھر چکر قدم محبوب کا

ساقی دکھلائیگا خالق اپنی روزِ حشر یون
نالۂ عاشق سے رہتا حشر ہر ساعت بپا
سرنوشتِ عاشقان ہی اسکا ہر اک نقشِ پا
پیروی غیر کرتی ہی مری پاپوش پھر
خاکپا سے اوسکی دے آئینۂ دل کو جلا
صورتِ معنی نظر آجاے جبین صاف صاف
اوسکے ناخن اور کفِ پا غیرتِ بدر و ہلال
ہی سبب از پازیب پابندی طریق فقر کی
بزم مین رفتارِ رنگین سے بنا دے سرِ بسر
نقشِ حب پا نسخۂ اکسیر ہے ہر نقشِ پا
بہر تعویذ اک شبیہ نقشِ پا کھچوائینگے

جلوہ گر ہو کا خلایق پر قدم محبوب کا
پڑ گیا ہی درمیان آکر قدم محبوب کا
ہی طریق عشق کا دفتر قدم محبوب کا
ہر قدم پر ہی مرا رہبر قدم محبوب کا
لے سکندر خاک سے اٹھکر قدم محبوب کا
یہہ وہ آئینہ ہی اسکندر قدم محبوب کا
پنجۂ خورشید سے انور قدم محبوب کا
کبؔ ہے محتاج زر و زیور قدم محبوب کا
فرش کو اک پھولون کی چادر قدم محبوب کا
پڑ گیا ہے جس سر رہ پر قدم محبوب کا
اس طرح رکھین گے بازو پر قدم محبوب کا

چال سے پایا مذاقِ دورستان الست
ساقیا چلنے مین ہی ساغر قدم محبوب کا

جلیل ذی شان جمیل یزدان خدا کے محبوب غوث الاعظم
خلیل رحمان حبیب سبحان خدا کے محبوب غوث الاعظم
خدا نے محبوب کر کے اپنا کیا ہے خوب انکو دانا بینا
ہوئے خدا بین ہوئے خدا دان خدا کے محبوب غوث الاعظم

خلیفہ اللہ تعالیٰ اور نبیؐ کے خلف ہین مولا علیؓ ولی کے
ہوئے ولی عہد شاہ مردان خدا کے محبوب غوث الاعظم

علیؓ اعلیٰ ہے تیرا دادا جو دوش احمدؐ پہ بت شکن تھا
علو کا تیرے کیا ہے پایان خدا کے محبوب غوث الاعظم

تو پشت اجداد مین چھپا تھا جو راکب دوش مصطفےٰ تھا
نبیؐ کا مرکب بنی تری جان خدا کے محبوب غوث الاعظم

نبیؐ نے گہہ دوش پر چڑہایا کبھی ترے دوش پر رکھا پا
ہین تیرے دوش و قدم کے قربان خدا کے محبوب غوث الاعظم

حسنؓ حسینؓ اوسکے دادا نانا جنہین خدائی نے جانا مانا
نبیؐ علیؓ فاطمہؓ کے جانان خدا کے محبوب غوث الاعظم

ہین صدق صدیقؓ شاہ جیلانؓ ہین عدل فاروقؓ حلم عثمانؓ
علیؓ ولی ہین بعلم و عرفان خدا کے محبوب غوث الاعظم

اونہین خلافت کی ارث پہونچی اونہین امامت کی ارث پہونچی
ہین وارث جملہ پیشوایان خدا کے محبوب غوث الاعظم

بنے ہین اہل زمین کے سرور ابو ترابی کا باکے افسر
ہوئے ہین سردار خاکساران خدا کے محبوب غوث الاعظم

بہ حسن و خوبی و خوش لوائی حبیب محبوب کبریائی

سبھی ہین کیا خوب خوب خوبان خدا کے محبوب غوث الاعظم

سبھی کا شہرون پہ شیر ہر جا تمہارے در کا ہر ایک کتّا
کہ تیرا دادا ہی شیر یزدان خدا کے محبوب غوث الاعظم

تری نظر گاہ سب جہان ہی ترا نظر گاہ ملک جان ہی
تری نظر مین ہین جن و انسان خدا کے محبوب غوث الاعظم

تمہاری زلفون مین دل ہی الجھا دکھا کے مکھڑے کو جان سلجھا
نہ کیجئے مجھے میری جان پریشان خدا کے محبوب غوث الاعظم

رہ خدا کا مجھے پتہ دو خدا کا رستہ مجھے بتا دو
کرو خدارا مجھپہ احسان خدا کے محبوب غوث الاعظم

رہون نہین دوری سے دور ہر دم تقرب قرب حضور ہر دم
تجھے ہے نزدیک و دور یکسان خدا کے محبوب غوث الاعظم

کلام پر شوق اوسکا سنکر صلہ دے تحسین و آفرین کر
مذاق ہے ذوق سے غزلخوان خدا کے محبوب غوث الاعظم

جامہ نورانی حبیب اللہ کے جانی کا ہی
جسم جسکا ہی سراپا احمد و حیدر کا نور
اوسکی خوشبو جو گیلان سے مدینہ تک بسی
اسکی خوشبو جانفزا دنیا کے مردونکو جلاے

عاشقون یہ سیر ہین محبوب سبحانی کا ہی
جامہ پر نور امنکے جسم نورانی کا ہی
پیرہن اک مصطفےٰ ہے یوسف ثانی کا ہی
کیونکہ یہ جبہ محی الدین جیلانی کا ہی

ہے یہ خاص الخاص ملبوس جنابِ غوث پاک
یہہ لباسِ خاص حضرت قطبِ ربانی کا ہے

لو فقیری پہنو خرقہ پھاڑ دو دنیا کا لباس
جبہہ سلطان دین وضع فقیرانی کا ہے

مت محقّر جان جامہ ہے خدا کے شیر کا
فقر کا خرقہ ہے یہ رقع شیر یزدانی کا ہے

دیکھ یہ جبہہ مبارک پیش کر نذر و نیاز
گر تمہی آنکھون مین جلوہ قدرِ نورانی کا ہے

اپنے دامن مین چھپا لے صاحبِ جامہ مذاقؔ
بس یہی خلعت صلہ ذوقِ ثنا خوانی کا ہے

رباعی

ہے حال مرا حضور پر سب ظاہر
ہر دم بخدا ہین آپ حاضر ناظر

سائل ہے مذاقؔ بینوا حضرت سے
شیئاً للہ شیخ عبد القادر

مناقب حضرت خواجۂ خواجگان سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الحق والدّین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ قدس سرہٗ

سبھی سے خلق ہے خواجہ معین الدین چشتی کا
وہ ہے خلق خدا کا دوزخی کا اور بہشتی کا

خدا کی طرح سے وہ پرورش کرتا ہے ہندو کی
خیال اُسکو نہین نیکی بدی خوبی و زشتی کا

وہ پاکیزہ سرشت اور نیکخو ہے کام ہے اوسکا
سرشت نیک کر دینا بدونکی بدسرشتی کا

کرین شیخ و برہمن اللہ اللہ رام رام آکر
زیارت گاہ ہے وہ کعبۂ اللہی کنشتی کا

ہے قبہ کوہ طور اور سنگ موسیٰ کی عمارت ہے
نمونہ سیم و زر ہے عملہ چوبی و خشتی کا

ترا نامی گرامی گھر تو ابن ساقیِ کوثر
خضر ہے نام اسے خواجہ ترے گھر کے بہشتی کا

پھر تقدیر محو اثبات میرے ہاتھ ہی بایند | مٹانا اور لکھ دینا حروف سرنوشتی کا
جو تیری میندنی مین ذکریان گانے چلین پریان | تو میلے مین ترے جلسہ ہو حوران بہشتی کا

مذاق اعجاز خواجہ سے چلاؤن ناو خشکی مین
زمین شعر تر مین قافیہ لاؤن مین کشتی کا

نہایت شوق ہی مولا معین الدین چشتی کا | بہت مشتاق ہی بندہ معین الدین چشتی کا
مین دیوانہ چلا آیا ہون او ٹھکرے سے سر و ساما | مرے سر مین اٹھا سودا معین الدین چشتی کا
بباطن آپ ساری میندنی میلے سے ملتے ہین | بظاہر مجھ سے ہو بھینٹا معین الدین چشتی کا
پکڑ کر گو گرہ گھاٹی سے میرا ہاتھ دیجا ئین | مین زائر ناتوان آیا معین الدین چشتی کا
مزا تب ہی کہ کچھ اپنی کہین میری سنین آکر | مزے سے خوب ہو ملنا معین الدین چشتی کا
مکان پر جسکے آتا ہی کوئی وہ اوس سے ملتا ہی | بجا ہی مجھ سے ملجانا معین الدین چشتی کا
مین ہون مہمان خواجہ ساکنان حضرت اجمیر | یہان آیا ہون بلوایا معین الدین چشتی کا
کھلائینگے پلائینگے تو کھاؤنگا پیونگا مین | مین ہونگا بھوکا اور پیاسا معین الدین چشتی کا
خلیل اللہ کی مہمان نوازی آگے تھی مشہور | زمانہ مین ہی اب شہرہ معین الدین چشتی کا
مجسم خلق خالق اوسکی صورت مین ہی سر تا پا | سراپا خلق ہی نقشہ معین الدین چشتی کا
فنا جسم اوسکا ہی جسم رسول اللہ مین ایسا | کہ فانی ہو گیا سایہ معین الدین چشتی کا
سخی ہی اور حبیب اللہ ہی داتا ہی مولا ہی | کرون کیا وصف خاوند معین الدین چشتی کا
یہ ہی ادنی سخاوت بخشندینا کیمیا پارس | بیان کیا بخشش اعلی معین الدین چشتی کا

اگر والی کی اوسکی ایک چٹکی خاک ہی سب کچھ
یہ ہی واکسیر کا نسخہ معین الدین چشتی کا

پھرے ہی ہر گلی مین ننگ پا ٹھوکرین کھاتا
غنی دل ہی ہر اک کو نبیرہ معین الدین چشتی کا

سخی ابن سخی ہی وہ سخی اللہ کیا کہنا
سخی الاسخیا خواجہ معین الدین چشتی کا

ہی اس جان جہانکا کام جان بخشی جہان بخشی
ہی سب جان و جہان بخشا معین الدین چشتی کا

خدا جانے وہ کیا کچھ مجکو دیگا اور دلائیگا
ارادہ جانے ہی کیا کچھ [illegible] الدین چشتی کا

بڑا مجکو بھروسا آپ کی داد و دہش کا ہی
بڑا ہی اسرا داتا معین الدین چشتی کا

گدا آتے ہی لنگر خانہ مین ابدال ہوجاوے
جو کھاتے دال اور دلیہ معین الدین چشتی کا

ہی مجمع چار پیرون اور چودہ خانوادون کا
جماع اللہ ہی مسلہ معین الدین چشتی کا

وہی بائیس خواجہ ہی وہی ڈھائی قلندر ہی
چہل تن ہی لقب تہا معین الدین چشتی کا

وہی ہی غوث قطب ابدال اوتاد اور معین الحق
اوسے حق سے خطاب آیا معین الدین چشتی کا

وہ غوث الغوث قطب القطب فرد الفرد یکتا ہی
[illegible] ہی کوئی [illegible] معین الدین چشتی کا

بڑی سرکار عالی خواجہ ہند الولی کی ہی
بڑا در ہی خواجہ معین الدین چشتی کا

در دولت پہ اہل بیت کے جب جبہہ سائی کی
تو پایا ہے دروازہ معین الدین چشتی کا

جو دیکھا خاندان مصطفے نے ششدر و حیران
تو گھر در مجکو دکھلایا معین الدین چشتی کا

یہ گویا حضرت خاتون جنت نے کہا مجھ سے
کہ تو مداح ہو بیٹا معین الدین چشتی کا

عرب کی نعمتین تجکو اسیکے ہاتھ سے ہونچینگی
کہ منہ ستا ہی نہین ہی [illegible] معین الدین چشتی کا

ید اللہ نے پکڑکر ہاتھ میرا ہاتھ مین اپنے
مجھے پھر ہاتھ پکڑایا معین الدین چشتی کا

کیا تفویض غوث پاک نے بھی مجکو خواجہ کی
مفوض ہو گیا بندہ معین الدین چشتی کا

غلام قادری ہی گرچہ بندہ حکم قادر سے
ہوا حکمی غلام آقا معین الدین چشتی کا

علی اعلے حسن بصری سے عثمان ہارون تک ہے
وہ عالی سلسلہ ہوا معین الدین چشتی کا

نظامی اور چشتی پیر ہی گیسو درازا اپنا
مجھے یون سلسلہ پہونچا معین الدین چشتی کا

مداری سہروردی نقشبندی ہون قلندر ہون
محی الدین قادر کا معین الدین چشتی کا

چہار و پنج و ہشت و چار کا مین ایک ایسی ہون
مین جیسا سب کا ہون ویسا معین الدین چشتی کا

وہ غوث پاک کا نانے نواسا دادے پوتا ہی
نبی نانا علی دادا معین الدین چشتی کا

محمد مصطفے خواجہ معین الدین چشتی کے
علی مرتضے خواجہ معین الدین چشتی کا

سراپا پنجتن کا نور اوسکے جان وتن مین ہے
بدن ہی نور سر تا پا معین الدین چشتی کا

خدا اوسکا رسول اوسکا علی اوسکا بتول اوسکی
حسن نام خدا خواجہ معین الدین چشتی کا

حسین و عابد و باقر سے جعفر اور کاظم تک
ہر اک معصوم ہی دادا معین الدین چشتی کا

ہین اور یس اور ابراہیم اور عبد العزیز اجداد
ہے طاہر جد پاکیزہ معین الدین چشتی کا

ہین نجم الدین غیاث الدین احمد جد واب اوسکے
یہہ ہی نام جد آبا معین الدین چشتی کا

غیاث الدین باپ اور مان ہین بی بی ماہ نور انکی
ہی رشک مہر و مہ مکھڑا معین الدین چشتی کا

حسن ہین آپ اور مان باپ کی جانب سے احسن ہین
حسینی دادا اور نانا معین الدین چشتی کا

حسن سید حسینی سنجری چشتی بہشتی ہے
حسب اچھا نسب اچھا معین الدین چشتی کا

وہ ہے بارہ امام اور چاردہ معصوم کا معصوم
شمار عصمت اب کیا معین الدین چشتی کا

۹ شجرہ بندہ نواز چشتی سہروردی سلسلہ ہجری ۱۲-۱۲-

میاں ہیں خواجہ معصوم بی بی عصمت خاتون
جو امتہ اللہ ہیں بی بی تو عبد اللہ ہیں خواجہ
ہیں عصمت بنت وجیہ الدین آمنت بیٹی تھی آپکی
چچا ہیں میران صاحب کے خسر ہیں خواجہ صاحب کے
خسر ہیں میر وجیہ الدین صاحب شہیدی سید
ہیں بیٹے بوسعید اور سید فخر الدین حسام الدین
وہ بنت باکمال اچھی ہوئین حافظ جمال اونکی
خدا راضی ہو اونسے خوب صاحبزادی بھی اچھی ہین
ہین فرزند اونکے فخر الدین مرید اونکے ہین فخر الدین
زیارت سے ہوں جنکی سات پشتین جنتی وہ ہی
ہین بہنین بھانجے بھائی بھتیجے سب ولی اللہ
ہی چمن چشت پیدا بھانجا ٹکڑا کلیجے کا
سلام خالق و مخلوق رحمت حق کی اونپر ہو
خدا راضی ہو اس سے جو ہی پیر و مرشد و اوستاد
خدا رحمت کرے یار آشنا کنبے قبیلے پر
رہین خوش میرے اونکے ضابطے اور رابطے والے
معین الدین الملت علیہ الرحمۃ و الرضوان

بھلا کیا کہنا عصمت کا معین الدین چشتی کا
بیان کیا ہو بیان مولا معین الدین چشتی کا
خسر سید ہی اور راحت معین الدین چشتی کا
ہی وجیہ الدین سے رشتہ معین الدین چشتی کا
ابو صالح خسر ہوئے معین الدین چشتی کا
قیام الدین ہی پوتا معین الدین چشتی کا
کیا حفظ مراتب کیا معین الدین چشتی کا
رضی الدین ہی خویش اچھا معین الدین چشتی کا
ہی فخر الدین و الدنیا معین الدین چشتی کا
علی ابن العلم بھتیجا معین الدین چشتی کا
ہی کنبہ اولیا سارا معین الدین چشتی کا
دیا ہے چاند کا ٹکڑا معین الدین چشتی کا
ہی جنسے واسطہ رشتہ معین الدین چشتی کا
مرید و خادم ہو مولا معین الدین چشتی کا
رہے مرحوم سب کنبہ معین الدین چشتی کا
خوشی ہی ربط ہو میرا معین الدین چشتی کا
دلا نام اسطرح لینا معین الدین چشتی کا

خدا قرآن مین پیشانی پہ نام اونکا حبیب اللہ
لکھا ہی دیکھو ماتھا معین الدین چشتی کا

مجاہد فی سبیل اللہ ہونا ہے بہت مشکل
بہت دشوار ہے رتبا معین الدین چشتی کا

نہ کچھ کھاتے نہ پیتے سات دن کا روزہ رکھتے تھے
ہر اک ہفتہ تھا اک روزہ معین الدین چشتی کا

وہ سوکھی روٹی پانی مین بھگو کر کھاتے دو لوٹے
یہ تھا بس کھانا اور پینا معین الدین چشتی کا

کہین ہین خواجگان چشت سب خواجہ بزرگ اوسکو
بیان کیجے بڑا پن کیا معین الدین چشتی کا

ہی نامی خاندان آپکا خدائی ساری جانے ہی
نسب نامہ خدا خواجہ معین الدین چشتی کا

خدائی مین خدا کی بادشاہی مین محمد کی
نہین ثانی کوئی بندہ معین الدین چشتی کا

احد احمد کا خاصہ آل احمد کا خلاصہ ہی
یہہ ہی وصف اچھا اور خاصہ معین الدین چشتی کا

کیا نظارہ خوبان عرب کے ناز و تمکین کا
کرشمہ ہند مین دیکھا معین الدین چشتی کا

چراغ شاہ راہ ہند ہی روشن علی درویش
کہ روشن کر دیا رستہ معین الدین چشتی کا

جو شمس الدین خواجہ ہین تو بدر الدین میران ہین
ہی دنیا دین مین اوجیالا معین الدین چشتی کا

نہ کیونکر فتح خیبر کیطرح ہو فتح تاراگڈھ
علی حامی ہی میران کا معین الدین چشتی کا

فرشتہ وش بنا اکدم مین شادی دیو خوش قامت
پڑا جب جان من سایا معین الدین چشتی کا

اجی پال آتے ہی ہو جاے عبد اللہ بیابانی
وہ ہے معجز نما صحرا معین الدین چشتی کا

بنے آکر پہاڑ اور جھاڑ بچھو سانپ جادو کے
یہہ ہین معجزہ دیکھا معین الدین چشتی کا

پتھورا کو نکالا ہند سے اور کفر کو ٹالا
رہا پھر عملہ اور دخلہ معین الدین چشتی کا

بجی کس دھوم سے ہندوستان مین نوبت اسلام
ہوا تب دین کا ڈنکا معین الدین چشتی کا

یہ طاقت ہے قلعہ لوٹ دے زور ولایت سے
ولی ہر طائفہ طوقہ سا معین الدین چشتی کا

فقیر اللہ محمد خواجہ میران کی مدد لین
سدا ہو میدنی میلا معین الدین چشتی کا

براتی حاجتی ہون خواجہ اور میران بنین دولہا
بندہے مقنع چڑھے سہرا معین الدین چشتی کا

بسنت آئی چڑھین پھولونکی سیجین ہار تربت پر
بہار آئی چڑھے بنگلہ معین الدین چشتی کا

ہے دار دو جہان اک ڈھائی ڈنکا جھونپڑا صاحب
فقیر بینوا ہولا معین الدین چشتی کا

گدا و شاہ پر ہندوستان مین حکم جاری ہے
ہمارے بادشہ خواجہ معین الدین چشتی کا

لب ساحل کہین صاف آنا ساگر کے اناکو تر
جو آئے موج پر دریا معین الدین چشتی کا

ریاض عشق ہے اجمیر کی ہر اک جڑی بوٹی
بہار حسن گل بوٹا معین الدین چشتی کا

جو آبادی ہے اوسکے شہر کی ناسوت کا عالم
تو اک لاہوت ہے صحرا معین الدین چشتی کا

فرید الدین عطار اوسکی راہو نکلے ہین گل بوٹے
معطر ہے گلی کونچہ معین الدین چشتی کا

ہے عرش ولا مکان بیت المقدس خانہ کعبہ
مجھے فرش مکان قبلہ معین الدین چشتی کا

حریم محترم ہے شہر مکے اور مدینے کا
ہمین اجمیر ہین حاطہ معین الدین چشتی کا

مدینہ ہے نجف ہے کربلا ہے مشہد و بغداد
در دولت سرا خواجہ معین الدین چشتی کا

قیامت تک رہے دنیا مین یہ نوبت نشان قایم
بجے تا حشر نقارہ معین الدین چشتی کا

ہین سیاتون سیڑھیان سات آسمان اور عرش و کرسی سے
ہے دروازہ بلند اونچا معین الدین چشتی کا

چراغ شام سو نیکا در دولت پہ روشن ہے
سحر تک گھر ہے اوجیالا معین الدین چشتی کا

کہین سرو چراغان ہین کہین ہین جھار قندیلین
ہے روشن باغ اور باڑا معین الدین چشتی کا

شجر ہر ایک روضہ کا ہی اوسکے شجرۃ الانوار
عجب پرنور ہی روضہ معین الدین چشتی کا

خدا کا نور رحمت اوسمین چھن چھن کے برستا ہی
کہ دل بادل ہی نگیرہ معین الدین چشتی کا

ہر اک جا حال قوال اور جا بجا گانا بجانا ہو
بجین باجے رہے جلسہ معین الدین چشتی کا

رہے یا رب چنیخانہ گرم اور رنگین سدا اکثر کہین
بٹے لنگر شہ والا معین الدین چشتی کا

نمازین مسجد و نمین ذکر حق ہو خانقا ہو نمین
رہے ہو حق مین بھی چرچا معین الدین چشتی کا

یہان دھمال کھیلین حوض مین شاہ مدار آکر
ملنگون پر ہی حال آیا معین الدین چشتی کا

کہین ہو راگ دھانی اور کہین ہو لودھرانی ہو
کہین ہو گیت اور کرکھا معین الدین چشتی کا

کہین ہووین صلوتین اور کہین ہووین مناجاتین
سلام و بندگی مجرا معین الدین چشتی کا

کہین ہو فاتحہ اور قل کہین آمین دعا کا غل
کہین ہو شور اور نعرہ معین الدین چشتی کا

سمیع العلیم ہین برحق چار یار اوسکے بھی ہین بیشک
بیان کیا چار یار ونکا معین الدین چشتی کا

صحابی اوسکے خادم ہیں اوپر تھے اہلبیت اوسکے
سمجھ لو کیا کہون درجہ معین الدین چشتی کا

حرم ہین جبرئیل و میکائیل سے دیوان متولی
تو ہر دربان ہی رضوان ستا معین الدین چشتی کا

غلام اور لونڈیان غلمان و حورین اور پریان ہین
ملک خادم بشر بردہ معین الدین چشتی کا

ملالے سدرہ و طوبے کو رضوان اُن درختون سے
ملا ہی جبکو ہمسایہ معین الدین چشتی کا

رسول اللہ آتے جاتے ہین مکے مدینے سے
کھلا ہی مکی دروازہ معین الدین چشتی کا

لگے ہین مقبرہ کے در پہ پردے چشم انسان کے
ہی نور قبر در پردہ معین الدین چشتی کا

ہی تربت اوسکی نورانی غلاف اسکا بھی نورانی
ہی نور اک نور پہ چمکا معین الدین چشتی کا

مزار پاک قلب ہو مین اور عرش الہی ہے
ہی فرش و عرش پر جلوہ معین الدین چشتی کا

یہہ جسکے عرش کی قندیل مین ہین آہ عاشق کے
ہے شک ہی کٹھرا یا معین الدین چشتی کا

دل عاشق ہی یہ معشوق کی نظرونسے روزن دار
دکھاتا ہی کٹھرا سا معین الدین چشتی کا

خدا کا شیر آسودہ ہی نورانی کٹھرہ مین
گھرے مین ہی مرقد یا معین الدین چشتی کا

لگے ہین آکے قدرت سے اسکے ہر کھڑا کھونٹا
محک ہی سنگ مرقد کیا معین الدین چشتی کا

ہی لاون والا اُجلے گنبد اور پیلے کلس والا
بنا ہی رنگ محل روضہ معین الدین چشتی کا

خوشی ہی روز و شب درگاہ مین عرس اور عروسی ہی
بنا مرقد دولہن دولہا معین الدین چشتی کا

ملا وین چھینکے حوران جنان کچھ پھول جنت کے
جو گوندھین مالنین سہرا معین الدین چشتی کا

رسول اللہ کی خوشبو مجھے اُس خاک سے آئی
مزار پاک جب سونگھا معین الدین چشتی کا

ہوا جامہ سے باہر سونگھکر مین قبر پوش اُسکا
وہ خوشبودار ہی جامہ معین الدین چشتی کا

ملائک جن و انسان پڑھتے ہین ہر دم درود اوسپر
ہی دور درود وان ایسا معین الدین چشتی کا

زمین سے تا فلک روشن ہی ہر شمع مزار اوسکی
ملک ہر ایک پروانہ معین الدین چشتی کا

تنا ہی نہ فلک کا شامیانہ اوسکی تربت پر
قباب نور ہی قبہ معین الدین چشتی کا

ہی چادر بادلہ کمخواب مرقد چاند کا ٹکڑا
کٹھرا چاندی سونے کا معین الدین چشتی کا

دل عشاق بنکر کیسے روضہ مین لٹکے ہین
یہ معشوقانہ ہی لٹکا معین الدین چشتی کا

ہما بنکر اوڑین روضہ مین سب سیمرغ کے انڈے
پڑے اونپر اگر سایہ معین الدین چشتی کا

کلام اللہ ہی واللہ وہ قابل زیارت کے
ہی قرآن روضہ مین رکھا معین الدین چشتی کا

کتاب اللہ اور آل رسول اللہ یکجا ہین
لکھون کیا وصف قرآن کا معین الدین چشتی کا

نبیؐ کے بعد امت کے لئے یہ دونون ہادی ہین
بیان کیا مصحف و مولا معین الدین چشتی کا

کتب خانہ ہین خواجہ کے خدائی کی کتابین ہین
خدا ہی سے کتب خانہ معین الدین چشتی کا

خزاین ہین سماوات ارض کے پنہان خزینے ہین
خزانہ ہے جو پوشیدہ معین الدین چشتی کا

کلس بنکر چڑہے ہین مقبرے پر قدسیون کے دل
مقدس ہے خصیرہ کیا معین الدین چشتی کا

زمین پر زینت نہ آسمان ہر اک کلس سے ہے
مزین ہے ہر اک قبہ معین الدین چشتی کا

وہ نورانی جگہہ ہے وہ رہے گوشہ نشین جسجا
ہے غار مصطفےؐ چلا معین الدین چشتی کا

مزار فاطمہؓ ہے تربت حافظ جمال اسجا
نبیؐ کا روضہ ہے روضہ معین الدین چشتی کا

ہے قطعہ جنتی مابین قبر و ممبر و مسجد
کہ صندلخانہ او سجا معین الدین چشتی کا

چنبیلی نے چھپائی قبر اہلبیت با عصمت
رکھا ناموس در پردہ معین الدین چشتی کا

چڑہے ہے جو پھول صندل عیرت خوشبوی جنت ہو
وہ رشک خلد ہے روضہ معین الدین چشتی کا

فرشتے عرش پر پہنچاتے ہین لیکر اوسکو ہاتھون ہاتھ
اگر ہاتھ آئے فراشا معین الدین چشتی کا

کہون جنت بقیع اجمیر کے گور غریبان کو
مدینہ شہر ہے گویا معین الدین چشتی کا

بنے درگاہ مین چارون طرف مسجد مصلّے ہین
بنا ہے آستان کعبہ معین الدین چشتی کا

الٰہی مجکو حیرت ہے کرونمین کسطرف سجدہ
کہ وجہ اللہ ہے مکھڑا معین الدین چشتی کا

ہیونگا قبلہ رو زمزم کے پانی سے وضو کرکے
جواب غسل ہاتھ آیا معین الدین چشتی کا

ہر اک گرداب اونکے جھالرہ کا آب زمزم ہے
خضر الیاس ہر سقہ معین الدین چشتی کا

ملاما ہمعین وسلسبیل وکوثر وتسنیم
بھرا تب جھالرا خواجہ معین الدین چشتی کا

نہین ہی حد وپایان انکے اوصاف حمیدہ کا
بھلا پھر وصف ہو کیا کیا معین الدین چشتی کا

مجھے داد سخن دین مولوی معنوی آکر
مین ہون مداح مولانا معین الدین چشتی کا

قبولیت مرے اشعار کی ہو ایسی یا مولا
رہے مقبول یہ بندہ معین الدین چشتی کا

پڑہے جو کوئی پیار اخلاص سے میرے قصیدہ کو
وہ ہو میری طرح پیارا معین الدین چشتی کا

اب اُٹھتے بیٹھتے ہی نے تکلف وہ معین میرا
تکلف اوٹھ گیا میرا معین الدین چشتی کا

ہوئی خلق خدا اپنی ہوا ملک خدا اپنا
خدا خود ہوگیا اپنا معین الدین چشتی کا

نکیون ہون کافر و دیندار میرے چاہنے والے
کہ مین ہون چاہنے والا معین الدین چشتی کا

سراسر دوست میرے شاد ہون یکسر عدو پامال
رہون مین سرفراز ایسا معین الدین چشتی کا

رہے دنیا و دین مین اول آخر ظاہر و باطن
ہمیشہ رابطہ میرا معین الدین چشتی کا

مراد دین و دنیا پائین سب میرے وسیلے سے
وسیلہ مجکو ہاتھ آیا معین الدین چشتی کا

برآئین کام جان سب میرے اور میرے محبون کے
جہان مین نام ہو میرا معین الدین چشتی کا

تمنائین دل پرآرزو کی دم مین برآئین
رہون ہر دم مین دم بھرتا معین الدین چشتی کا

کشود کار دینی دنیوی ہو اور مولائی
کھلے کچھ بھید یا مولا معین الدین چشتی کا

مرے ہر کار دینی دنیوی مین خیر و برکت ہو
کرم ہو خیر سے ایسا معین الدین چشتی کا

سہارا آسرا ہی دین و دنیا مین بعون اللہ
معین الدین والد یا معین الدین چشتی کا

رسول اللہ کا صدقہ یا معین الدین مدد کرنا
الہی کر مدد صدقہ معین الدین چشتی کا

مین سائل اپنی ہون خواجہ معین الدین چشتی سے
جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا

سخاوت آپکی جب ہی جو لینے آپ کو دیدین
معین سے ہی سوال اپنا معین الدین چشتی کا

محی الدین قادر کا قدم ہو میری گردن پر
رہے سر پر مرے سایا معین الدین چشتی کا

قبول اے قبلہ حاجات ہووے ہر دعا میری
تصدق قبلہ و کعبہ معین الدین چشتی کا

کہین سب یا معین آمین قصیدہ قابل تحسین
ہو اصل علے خواجہ معین الدین چشتی کا

بدایونی ہی دلدار علی اور دل ہی اجمیری
عجب دلچسپ ہی خطہ معین الدین چشتی کا

رجب شعبان رمضان بھی گیا شوال و ذیقعدہ
ہوا ذی الحجہ طواف آیا معین الدین چشتی کا

مہینا ہی چھٹا اور چھہ کی یہ گنتی مبارک ہو
تبرک لیکے چل ہولا معین الدین چشتی کا

محرم بھی غم شبیر مین اجمیر کا دیکھین
مبشر ہو ہمین عشرہ معین الدین چشتی کا

غم حسنین کا صدقہ کسی صورت بشارت ہو
خوشی سے دیکھون مین بشرہ معین الدین چشتی کا

کھلیگا اب بہشتی در فرید الدین کے چلے کا
ہی قصر جنتی حجرہ معین الدین چشتی کا

نکل آئیگا میرے منزل مقصود کا رستہ
کھلا جب گھر کا دروازہ معین الدین چشتی کا

خلایق مست ہو کر جبکے دروازہ سے نکلے ہو
وہ تہ خانہ ہی میخانہ معین الدین چشتی کا

مرا پیر مغان ساقی محی الدین جیلانی
پلایا ہند مین پیالہ معین الدین چشتی کا

ہوا است الستی جبکے ساغر آنا ساگر کا
چڑھا ساقی بلا نشہ معین الدین چشتی کا

مے چشتی سے بھر کر کشتیان آنکھونکی جھلکین ہین
یہ ہی مستون ملک دریا معین الدین چشتی کا

شراب چشت دل سے جوش کھا کر منہ سے بہہ نکلی

مذاق ع ایسا ہی متوالا معین الدین چشتی کا

مرحبا خواجہ غریب نواز — واہ وا خواجۂ غریب نواز

بندہ پرور غریب پرور ہی — بخدا خواجۂ غریب نواز

نہ تو دیکھا ہی نہ سنا صاحب — آپ سا خواجۂ غریب نواز

ہم غریبونکے حق مین ہی واللہ — کیمیا خواجۂ غریب نواز

ہادی و مہدی و رفیق طریق — رہنما خواجۂ غریب نواز

مقتدا خواجۂ معین الدین — پیشوا خواجۂ غریب نواز

ہی معین الدین اور محی الدین — قادرا خواجۂ غریب نواز

قبلۂ و کعبۂ و امام ہدا — مہدیا خواجۂ غریب نواز

میر میدان و سید السادات — سیدا خواجۂ غریب نواز

ایک قطب المشائخ اسکا لقب — دوسرا خواجۂ غریب نواز

امرا کہتے ہین شہ شاہان — غربا خواجۂ غریب نواز

شہ مسکین نواز امیر و فقیر — سنلے نوا خواجۂ غریب نواز

افسر سروران سرو سردار — سرورا خواجۂ غریب نواز

خاکساران ہند پاے مرے — خاک پا خواجۂ غریب نواز

رند ہند و قلندر و سرمد — پارسا خواجۂ غریب نواز

مست و ہشیار بیخود و باخود — باخدا خواجۂ غریب نواز

خواجۂ خواجگان چشتیہ — چشتیہ خواجۂ غریب نواز

ہے دل وجان خواجہ عثمان — دلبرا خواجۂ غریب نواز

شاہ و سلطان تارکین وفقیر — بادشا خواجۂ غریب نواز

خواجۂ بختیار قطب الدین — یار ما خواجۂ غریب نواز

ہی فرید الدین اور نظام الدین — اولیا خواجۂ غریب نواز

صابر و شاکر و صبور و شکور — صابرا خواجۂ غریب نواز

ناصر دین شہ نصیر الدین — خسروا خواجۂ غریب نواز

شاہ گیسو دراز بندہ نواز — بندہ را خواجۂ غریب نواز

خواجہ ہند الولی عطاے رسول — ذو العطا خواجۂ غریب نواز

کچھ تو بہر رسول و آل رسول — ہو عطا خواجۂ غریب نواز

اپنے مان باپ پیر کا صدقہ — واسطہ خواجۂ غریب نواز

واسطے دارون رشتہ دارونکا — واسطہ خواجۂ غریب نواز

مجھ غریب الوطن کے واسطے ہے — حکم کیا خواجۂ غریب نواز

کچھ تو ارشاد کیجئے للہ — مرشدا خواجۂ غریب نواز

مین ہدایت طلب ہون یا ہادی — ہادیا خواجۂ غریب نواز

آپ کے ہوتے کس سے جاکے کرون — التجا خواجۂ غریب نواز

کون ہی مجھ غریب و بیکس کا — تجھ سوا خواجۂ غریب نواز

مین غریب الوطن بھی مہمان ہون
آپ کا خواجۂ غریب نواز

ہم غریبونکی میہمانداری
کر ذرا خواجۂ غریب نواز

کیجیئے جسم وجانکی مہمانی
دل سے یا خواجۂ غریب نواز

مین ہون مہمان تو میزبان کریم
یا سخا خواجۂ غریب نواز

ایک مہمان ہون دوسرے مداح
دو صلہ خواجۂ غریب نواز

مین مسافر کرونگا جا کے وطن
یاد کیا خواجۂ غریب نواز

وہ نوازش کرو کہ یاد رہو
تم سدا خواجۂ غریب نواز

در دولت پہ آئے پھر یہ غلام
دوڑتا خواجۂ غریب نواز

رکھ غلامی مین مجکو مولا کی
باوفا خواجۂ غریب نواز

تیرا فضل وکرم ہو بندہ پر
دائما خواجۂ غریب نواز

از ازل تا ابد رہون تیرا
مبتلا خواجۂ غریب نواز

محو اور سہو ہو مری دلسے
ماسوا خواجۂ غریب نواز

قول وفعل وعمل ہو با اخلاص
مخلصا خواجۂ غریب نواز

حال وقال اپنا ہو بہر حالت
حال با خواجۂ غریب نواز

رہون ہر آن وشان مین حق بین
حق نما خواجۂ غریب نواز

جنکا حق مجھپہ ہوا ہین حق سے
بخشوا خواجۂ غریب نواز

بخش بخشائش الٰہی بخش
بخش یا خواجۂ غریب نواز

تو ہی ہندی سیاہ کارون کا
آسرا خواجہ غریب نواز

خیر و خوبی سے ہو مرا بالخیر
خاتمہ خواجہ غریب نواز

مدعا ہی یہی کہ ہووے قبول
ہر دعا خواجہ غریب نواز

المدد خواجہ معین الدین
مددا خواجہ غریب نواز

مئے چشتی سے بھر مری کشتی
ساقیا خواجہ غریب نواز

بحر غربت مین ہی اب اللہ یار
آشنا خواجہ غریب نواز

چل بسی دم مین کربت و غربت
جب کہا خواجہ غریب نواز

دل و جان یار و دلبر و دلدار
دلربا خواجہ غریب نواز

زندہ دل مین رہون ترا بیمار
عیسیا خواجہ غریب نواز

لا دوا درد جس غریب کا ہو
ہی دوا خواجہ غریب نواز

حافظ و ناصر و وکیل و کفیل
ہی مرا خواجہ غریب نواز

میرے اہل و عیال کی ہو رد
ہر بلا خواجہ غریب نواز

دوست شادان رہین عدو ناشاد
غم مین یا خواجہ غریب نواز

جنسے مین خوش ہون اُنسے تم رہنا
خوش سدا خواجہ غریب نواز

چاہنے والونکو مرے تم بھی
چاہنا خواجہ غریب نواز

مال و جان عزت آبرو ایمان
تم ہو یا خواجہ غریب نواز

تم سلامت ہو با کرامت ہو
دائما خواجہ غریب نواز

نہین بندہ کو آپ سے شکوہ — نہ گلا خواجہ غریب نواز
الغرض ہر طرح ہون شکرگزار — مین ترا خواجہ غریب نواز
شکر و احسان ترا نہین ہوتا — کچھہ ادا خواجہ غریب نواز
اپنے احسان کا رکھہ مجھے ممنون — محسنا خواجہ غریب نواز
بار احسان خلق اوٹھایا ہی — بارہا خواجہ غریب نواز
نہین اوٹھتا ہی بار منت خلق — بخدا خواجہ غریب نواز
کردے مجھکو شہا فقیر غنی — دے غنا خواجہ غریب نواز
کیونکہ مداح سے تری مدحت — ہو بھلا خواجہ غریب نواز
اضطرابی مین دلکی مینے کہا — جانے کیا خواجہ غریب نواز
عرض و معروض مین معاف ہو سہو — اور خطا خواجہ غریب نواز
مین تمہاری رضا پہ راضی ہون — جو رضا خواجہ غریب نواز
تم ارادت تم اجازت ہو — ہم ہین کیا خواجہ غریب نواز
حول و قوۃ سے مین تیری اجمیر — ہو چلا خواجہ غریب نواز
دیکھا ماہ رجب مین مصحف رو — چاند سا خواجہ غریب نواز
اس مہینہ مین چاند سا مرقد — دیکھا یا خواجہ غریب نواز
اکیاسی ہوے سن ہجری — تب ملا خواجہ غریب نواز
کرکے ہجرت وطن سے مین نثار — ہو گیا خواجہ غریب نواز

سر کے بل چلکے تیرے قدمون پر — سر رکھا خواجۂ غریب نواز
عاصیانہ ملا بوضع خاص — نہ ملا خواجۂ غریب نواز
در پہ چلا کے مین کئے چلے — لو چلا خواجۂ غریب نواز
اپنی منزل کا کچھ سراغ بتا — دے پتہ خواجۂ غریب نواز
پابوسی کو چلکے آیا ہون — پیادہ پا خواجۂ غریب نواز
مین پیادہ ہون تم ہو شاہ سوار — کیجے کیا خواجۂ غریب نواز
دوڑتے دوڑتے مین در پہ ترے — تھک رہا خواجۂ غریب نواز
غربا پروری جو سنتے ہین — وہ دکھا خواجۂ غریب نواز
کام وہ کر کہ جسمین ہو تیرا — نام یا خواجۂ غریب نواز
مین نکما سہی ولے تو ہے — کام کا خواجۂ غریب نواز
کر کے اپنی طرف خیال ذرا — ادھر آ خواجۂ غریب نواز
کر ملاقات مہربانی سے — مہ لقا خواجۂ غریب نواز
بن ملے کیونکہ مین چلا جاؤن — مل بھی جا خواجۂ غریب نواز
نہین ملتے ہو تو کہونگا راز — بر ملا خواجۂ غریب نواز
ملنے والونسے وہ ملے نہ ملے — ہے ملا خواجۂ غریب نواز
ہے سفر اور حضر مین پیش نظر — جا بجا خواجۂ غریب نواز
شش جہت مین ہے اندر اور باہر — ہمہ جا خواجۂ غریب نواز

ہی بہر آن وشان جلوہ نما
ظاہرا خواجۂ غریب نواز

اول آخر ہے ظاہر و باطن
بخدا خواجۂ غریب نواز

تھا بہر شکل ہی بہر صورت
ہوویگا خواجۂ غریب نواز

اپنا اللہ میان نے ہند مین نام
رکھ لیا خواجۂ غریب نواز

آکے ہندوستان مین مغرب
بنگیا خواجۂ غریب نواز

قدرت حق ہی دیکھتا سُنتا
جانتا خواجۂ غریب نواز

حی و قایم زبان سے ہی اپنی
بولتا خواجۂ غریب نواز

ہی مذاق اپنا یہ مذاق سخن
اور مزا خواجۂ غریب نواز

خبر جلدی سے لے میری معین الدین اجمیری
ہوئی اب دیر بہتیری معین الدین اجمیری

کرم کیجے یہانتک دیر سے مین راہ تکتا ہون
کرم کی جلد کر پھیری معین الدین اجمیری

خدا سے مصطفے سے مجھسے گویا ہوگئین باتین
جو باتین ہین مری تیری معین الدین اجمیری

معین دین و دنیا ہی مری کر نفس و شیطان نے
خدا کی راہ ہی گھیری معین الدین اجمیری

مری للہ فی اللہ دین و دنیا مین مدد کرنا
معین الدین اجمیری معین الدین اجمیری

میسر ہوئین جنکو روضۂ اجمیر کی سیرین
اُنہین جنت سے ہی سیری معین الدین اجمیری

بدایونی ہی دلدار علی ذوق محبت سے
مذاق دل ہی اجمیری معین الدین اجمیری

نور یزدان نور عین احمدی و حیدری — عین حق خواجہ معین الدین چشتی سنجری

نور عین فاطمہ عین حسن عین حسین — عین زین العابدین با و باقری و جعفری

عین موسی کاظم و عین علی موسی رضا — متقی عین تقی عین نقی و عسکری

عین ہادی و عین الہدی عین الیقین — عین دین و عین ایمان عین آب کوثری

عین عبد القادر غوث زمان قطب جہان — سید و سلطان فقیر و خواجہ بندہ پروری

خلق میگوید معین الحق معین الدین ترا — چون محی الدین تو ہم دین را معین و یاوری

چشم میدارد مذاق ای عین انعام و عطا
یک نظر سوے وے از عین عنایت بنگری

دل و جان دین و ایمان کی درستی یا معین الدین — رہے دنیا مین صحت تندرستی یا معین الدین

نہ امر دین و دنیا مین ہو دل کو کاہلی سستی — تن و جان مین ہو چالاکی و چستی یا معین الدین

مرض سب جائین آئے جسم و جان مین قوت و طاقت — نہ ضعف دل رہے نہ جی کی سستی یا معین الدین

کرشمہ رات دن ظاہر ہے تیری زلف و عارض کا — کہ شام آخر و صبح نخستی یا معین الدین

مذاق عاجز جان مزاج دل رہے ہر دم درست اپنا
طبیعت کی نہو اب نادرستی یا معین الدین

ولہ قدس سرہ بفارسی

بہ یکرنگی ہزاران رنگ گفتی یا معین الدین — بہر رنگی گل دیگر شگفتی یا معین الدین

تو آن عالی گہر ہستی شہا در رشتۂ جانہا — بہر صورت در معنی بسفتی یا معین الدین

تو ہستی نائب میر عرب شاہ عجم خواجہ
بہندوستان توئی قاضی و مفتی یا معین الدین
دوا سے تحت امراض جسمانی و روحانی
شفا ہر دارد سے درد ہفتی یا معین الدین

مذاقؔ ناتوان غربت زدہ را کن مددگاری
مددگار غریبانم توگفتی یا معین الدین

مدح حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی شیخ نظام الدین اولیا بدایونی قدس سرہ

شہا تو خسرو اقلیم فقر و ملک عرفان ہے
شہنشاہ ولایت ہے نظام دین و ایمان ہے
فرید عصر و یکتاے زمان ہے تو ولایت مین
معین دہر ہے قطب زمان ہے غوث دوران ہے
دم تحریر خامہ کیون نہ انگشت شہادت ہو
نسب نامہ ترا منسوب باشاہ شہیدان ہے
ترے وہ گیسوے مشکین کہ جنکے باغ جنت مین
پریشان سر بسر سنبل بھی اے محبوب یزدان ہے
تری صورت سے وہ معنی وجہ اللہ ہین پیدا
کہ تیرا جلوہ پرنور شمع بزم امکان ہے
وہ زلف تابدار و لعل و خال و خد و رخسارہ
شب قدر و مسیحا و بلال و خضر و قرآن ہے
تری مژگان و ابرو دیکھنے کو چرخ پھرتا ہے
انھین تیر و کمان پر اک مدت سے وہ قربان ہے
کیا فردوس کے چشمو نیہ چلقہ سب فرشتون نے
دیا آنکھو نیہ تیرے یہ حصار موے مژگان ہے
سراپا تجھ مین اک شان رحیمی اور کریمی ہے
ظہور رحمۃ اللعالمین ہے نور رحمان ہے
بنایا حق نے پشتیبان عالم پشت کو تیری
سہارے سے ترے ابتک کھڑا یہ قصر امکان ہے
ترا قامت نہ فتنہ ہے نہ آفت نے قیامت ہے
مرا دل تو یہ کہتا ہے کہ شاخ گلبن جان ہے

لایم انگلیان پوروں سے جنت کے ہین نازک تر — برنگ غنچہ چٹکاتی نسیم باغ رضوان ہے

تجھے موسی رضا سے ارث پہونچے ہے ید اللہ کی — ہر اک ناخن ترا عقدہ کشاے خستہ حالان ہے

مری دونوں جہانکی عقد مشکل کھول اک دم مین — جو مشکل ہے مرے آگے ترے نزدیک آسان ہے

نہین کہنے کے قابل حال اپنا کیا کرون ظاہر — وہ ایسا کونسا احوال ہے جو تجھ سے پنہان ہے

طبیعت منتشر ہے تفرقہ ہے تن کے اعضا مین — کہین سر ہے کہین پا ہے کہین دل ہے کہین جان ہے

مریض نیم دوا ہون مین مرض ہے لادوا اپنا — سراپا درد ہون لیکن نہ چارہ ہے نہ درمان ہے

تری دار الشفا کا سنگ ہو سے رشک عیسی ہے — غبار رہگذر خاک شفا ہے مریضان ہے

بدایون اور دہلی ہند مین مکہ مدینہ ہے — ترا یہ مولد و مدفن جو ہے محبوب یزدان ہے

ترا والد ہے سید احمد و سید علی دادا — ولیہ والدہ خواجہ عرب نانا خدادان ہے

علاء الدین اصولی ابن شرف الدین اعلی کا — قباے سید والا کا تو شاگرد ذیشان ہے

ترے اوستاد کی ہین آل مین تحقیق ہون شاہا — ترا اقتدار ہون اور تو مرا سرور ہے سلطان ہے

شہ والا گہر لولوے لالہ ہے بدایون کا — در شہوار ہے دہلی کا دولہ شاہ شاہان ہے

کیے غربت زدہ اپنے تئین کیا ہموطن شاہا — ترا یہ بندہ درگاہ ہے خادم ہے مہمان ہے

ترے خوان کرم پر مہر و مہ دو قرص ہین گویا — مہ نو ہے لب نان چرخ پر انجم نمکدان ہے

غرض یاں نعمتین موجود ہین سب دین و دنیا کی — جسے حاجت ہو لیجاوے نہ منت ہے نہ احسان ہے

مذاق اب چین سے بیٹھے ہوے تم بھی مزے لوٹو — بچھا ہے خوان یغما عیش اور عشرت کا سامان ہے

مے وحدت کے پیالے چل رہے ہین بزم عشرت مین — خلف ساقی کوثر کا مرا ساقی دوران ہے

ازل سے تا ابد جاری ہی فیض عام ساقی کا
سرور ساغر مئے ہی مذاق جام عرفان ہی

منقبت حضرت سید شیخ مخدوم علاؤ الدین صابر کلبری قدس سرہ

اے جل وجلال رسول خدا حضرت مخدوم علاؤ الدین
اے عز وکمال علی اعلے حضرت مخدوم علاؤ الدین

اے غیرت ذات خدائے غیور اسے عین صفات صبور وشکور
صابر شاکر راضی برضا حضرت مخدوم علاؤ الدین

اے محی الدین ومعین الدین ہین آپ ہی خواجہ قطب الدین
اے شیخ فرید الدین بابا حضرت مخدوم علاؤ الدین

اک وصف بھی آپ کا ہو نہ سکا تم ذات وصفات مین ہو یکتا
اوصاف مین ایسا ہی نہ ہوا حضرت مخدوم علاؤ الدین

ہین جملہ مراتب اونکے بجا اعلے ہی ہر اک اونکا رتبہ
دارین مین ہین عالی درجہ حضرت مخدوم علاؤ الدین

درگاہ شریف کی آب وہوا ہے آب بقا و دم عیسےٰ
اور خاک پاک ہی خاک شفا حضرت مخدوم علاؤ الدین

زائر کو ترے گر کوئی مرض جسمانی یا روحانی ہو

آتے ہی یہان ہو دم مین شفا حضرت مخدوم علاؤالدین
آنکھون مین مری ہو بینائی جسم و دل و جان مین توانائی
پانچون تن کا صدقہ بخدا حضرت مخدوم علاؤالدین
سائل تیرے در کا ہون مین مسکین و فقیر و گدا ہون مین
ہین آپ مرے داتا مولا حضرت مخدوم علاؤالدین
ہی حکم مین آپ کے ملک خدا خالق نے کیا تمکو اپیا
خادم ہے تمہاری خلق خدا حضرت مخدوم علاؤالدین
اچھا ہون خلق مین نلے ست کھاؤن خالق کی ہر اک نعمت
صحت ہو بلا پرہیز و دوا حضرت مخدوم علاؤالدین

للہ مرض سے صحت ہو اور عمر مین خیر و برکت ہو
مقبول مذاقؔ کی ہو یہ دعا حضرت مخدوم علاؤالدین

منقبت حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ

صورت و شباہت مین شان مصطفائی ہے
نقشبند معنی نے شکل کیا بنائی ہے
صاف ہی ترا سینہ شش جہت کا آئینہ
منعکس ترے دلمین صورت خدائی ہے
سارے سر صدیقی منکشف ہوئی تجھپر
رمز مخبر صادق تونے خوب پائی ہے
شرع ہی چلن تیرا اور سلوک ہی مذہب
رہبر ہی طریقہ ہے راہ رہنمائی ہے

کی بہاؤالدین ہو کر دین کی خریداری
قدر و قیمت ایمان آپ نے بڑھائی ہے
سب تری ترا ادنے منتہی سے اعلے ہے
تیرے مقتدی مین بھی شان مقتدائی ہے
ذوق و شوق مین سرم صبر اور سکونت ہے
رندی و حنرابی مین زہد و پارسائی ہے
آکے بن گئے عرشی میز فرش کی صورت
تیری بزم تمکین مین کیا ہی میرزائی ہے

لذت غنا و فقر دی مذاق کو شاہا
تیرے اک اشارے مین شاہی و گدائی ہے

منقبت حضرت سید حسن رسول نما قدس سرہٗ

حسن رسول نما حق نما رسول نما
خدا نما بہ حقیقت ہے یا رسول نما
محمد و علی و فاطمہ کی اس سے نمود
حسن حسین نما ہے مرا رسول نما
ولد حسین و حسن کا علی کی ہے اولاد
نبی کی آل نبی فاطمہ رسول نما
ملی ہے ارث مین میراث پنجتن اسکو
ہوا ہے وارث آل عبا رسول نما
نمود اس سے ہی کیسے بہار بستان کی
علی کے باغ کے نشو و نما رسول نما
حسین سا ہے حسین مرتضے علی سا وجیہہ
ہے حسن مین حسن مجتبیٰ رسول نما
نبی کی آئی وجاہت بوجہ احسن ہے
حسن بوجہ حسن ہو گیا رسول نما
وہ نیکرو ہے وہ خوشرو ہے اور خوش قامت
وہ خوشخرام ہے وہ خوشنما رسول نما
یہ وہ رسول نما ہے کہ دیدہ ہے نہ شنید
نہ آپ سا کوئی دیکھا سنا رسول نما

وہ ہم کو چاہئے رسول خدا کو دکھلا دے — خدا نے ہمکو دکھایا ہی کیا رسول نما

پیامبر اوسے پیغمبر خدا اکا کہون — کہ ہی رسول رسول خدا رسول نما

درود پڑھنے کے قابل ہی اسکا اسم شریف — عجیب اسم ہی صل علی رسول نما

اویس ثانی ہی اسم اسکا ثالث حسنین — ہی ایک نام حسن دوسرا رسول نما

علی وصی نبی ہی حسن اویسی ہی — ملا نبی سے بلا واسطہ رسول نما

ز روئے فیض ہی وہ نائب رسول اللہ — کہ فیضیاب نبی سے ہوا رسول نما

کمال عین فنا فی الرسول کا ہی یہی — بعینہ ہی جمال آپکا رسول نما

جو دیکھون منہ ترا اے عاشق رسول اللہ — کہون نہین صل علی مرحبا رسول نما

خدا نما ہی خدائی نما ہی بندہ نما — نبی نما ہی پیمبر نما رسول نما

ہی اوسکی جلوہ نمائی کی دھوم عالم مین — وہ جلوہ گر ہی وہ جلوہ نما رسول نما

نبی کے معجزے دکھلائے مردے زندہ کئے — کرامتون سے ہی معجزنما رسول نما

کریم ما و شما اکرم و مکرم ما — کرم نما و کرامت نما رسول نما

خدا اسکا فضل رسول کریم کا ہو کرم — رہے ترا کرم اکرام یا رسول نما

دعا قبول بہ فرما رخ نبی بنما — یہی دعا ہی یہی مدعا رسول نما

تری رسول نمائی کھلی خدائی ہی — مشاہدہ مجھے کھلجائے یا رسول نما

خدا رسول کو دیکھو مین جاگتے سوتے — نظر کھلی رہے دل جاگتا رسول نما

مجھے برائے خدا و رسول ایک نظر — دکھا دو روئے رسول [illegible] رسول نما

ہمین مقام فنا فی الرسول دکھلاوے
جو دیکھو ایک نظر ہم فدا رسول نما

بھلا دو دل سے مرے یاد ما سوا رسول
کرونگا یاد تمہین کیا بھلا رسول نما

ہون نائب حضرت شاہ حسین شہ سادات
امیر و سید و شاہ و گدا رسول نما

غلام حلقہ بگوش آپکا ہون لشتون سے
ملا ہے بندہ کو یہ سلسلہ رسول نما

نصیر دین رہ دلیل الہ و پیر سعید
فقیر راہ خدا رہنما رسول نما

شہا غلام ہون تیرا فقیر ہون تیرا
توہی شہنشہ شاہ و گدا رسول نما

گناہ عفو ہون بہر خدا و بہر رسول
مجھے معاف ہو سہو اور خطا رسول نما

گنا ہگار نکوکار ہون تمہارا ہون
مین نیک و بد ہون برا یا بھلا رسول نما

خودی ہو بیخود رہون محو مین خدائی مین
مین بیخودی مین رہون با خدا رسول نما

بلا طلب کے مطالب ہون دین و دنیا کے
رہون مین طالب مولا سدا رسول نما

رہون جہان مین سبکدوش بار دنیا سے
ٹلی رہے مرے سر سے بلا رسول نما

مقدمہ ہے مرا دفتر رسالت مین
بخوبی ہووے مرا فیصلہ رسول نما

کبھی تو حکم زبانی کوئی پیمبر کا
زبان سے اپنی ذرا کہہ سنا رسول نما

چڑہاون جام مئے عشق احمدی ایسا
نہ اترے پھر کبھی جسکا نشا رسول نما

پلا دے جام مئے الفت رسول خدا
ولا دے مدح کا مجکو صلا رسول نما

چھکا دے ذوق نبی سے مذاق عالم کو اپنے
ہے جسکا دے اپنا مذاق اور مزا رسول نما

[illegible]

رباعی بمدح خواجہ قطب الاقطاب قدس سرہ

ستیارہ کی شکل میں شب و روز
ہوں گردش آسمان سے حیران
چمکادے مرے ثوابت بخت
اے قطب سپہر ہر دوان

رباعی بمدح خواجہ مخدوم روشن چراغ دہلی قدس سرہ

تیرا رخ گل ہے نور افشان
تاریک ہو ورنہ باغ دہلی
روشن کردے سواد دلکو
ہے نام ترا چراغ دہلی

رباعی بمدح مولانا فخر چشتی قدس سرہ

ہے تری درگاہ کی وہ عز و شان
آتے ہیں بہر زیارت قدسیان
دے مذاق بینوا کو افتخار
فخر دنیا فخر دین فخر زمان

منقبت حضرت السادات سلطان العارفین خواجہ حسن شیخ شاہی بدایونی قدس سرہ

ہو شفا بیمار ہون یا حضرت سلطانجی
درد مند زار ہون یا حضرت سلطان جی
چارہ سازی کر بحق پنجتن اور چار یار
شمشیر لا چار ہون یا حضرت سلطانجی
مین ہون پابند بلا کیسے رہا بہر خدا
بندۂ سرکار ہون یا حضرت سلطانجی
شہر یار و نیز رعیت کی حفاظت کا ہے حق
حق یہ ہے حقدار ہون یا حضرت سلطانجی
رہتے ہین خادم سدا محفوظ ہر آفات سے
مین بھی خدمتگار ہون یا حضرت سلطانجی
سحر سے آسیب و سودا ت معہ گھربار کے
پاک و صاف اکبار ہون یا حضرت سلطانجی

دفع ہوان اداعئ جسمانی وروحانی تمام
ہووے صحت ہم جیانکو دیتے ہو دلکو قرار

خواب راحت چشم مین ہو دل ھرا بیدار ہو
سب گنا ہو نگا ہو کفارہ زیارت آپ کی

چلکے دریا پار آیا تیری حشر نگاہ مین
دو گدا کو اپنے دروازہ کی عزت اور وقار

پاے بوسی گر میسر ہو حضور پاک کی
دلکے سب مطلب ہون آنکھونکو تمہاری دید ہو

یار و یاور کون ہے کس سے کہون اور کیا کرون
ہم تو ہین مجروح تم مرہم دل افگار و نکے ہو

جلد تر پھولے پھلے بن مین اترے نخل مراد
پیش دروازہ کبھی درگاہ مین کہہ جبہہ سا

حج بیت اللہ ہے مجکو زیارت آپ کی
کعبہ مقصود ہے درگاہ کہتا ہے یہ جاہ

نور کی ظلمت ہے بن تم خضر سوت آب حیات
میرے زندہ پیر اسدم دستگیری کیجیے

تو بھی دلدار علی کو جان اپنا یا حسن

سر بسر آزار ہون یا حضرت سلطان جی
مضطر و بیمار ہون یا حضرت سلطان جی

روز و شب بیدار ہون یا حضرت سلطان جی
بد ہون نیکو کار ہون یا حضرت سلطان جی

بحر غم سے پار ہون یا حضرت سلطان جی
اک ذلیل و خوار ہون یا حضرت سلطان جی

پھر سر و سردار ہون یا حضرت سلطان جی
طالب دیدار ہون یا حضرت سلطان جی

بیکس و بے یار ہون یا حضرت سلطان جی
مین جگر افگار ہون یا حضرت سلطان جی

خشک و ترجیون خار ہون یا حضرت سلطان جی
گہہ پس دیوار ہون یا حضرت سلطان جی

حاجی و زوار ہون یا حضرت سلطان جی
چاہ زمزم دار ہون یا حضرت سلطان جی

پیاسا بھٹکون خوار ہون یا حضرت سلطان جی
زیست سے بیزار ہون یا حضرت سلطان جی

آپکا دلدار ہون یا حضرت سلطان جی

[illegible] پیر مغان ہو میکدہ کا آپ [illegible]
[illegible] آپ ہیں [illegible] یا حضرت سلطان جی

بخشو اک جام عرفان مین مذاق رند ہو
مست [illegible] یا حضرت سلطان جی

حال میرا اس طرح بدلا بدل کر او طرح
پڑہتا کچھ اشعار ہون یا حضرت سلطان جی

[illegible] کیونکر ادا یا حضرت سلطان جی
پھیر دی [illegible] یا حضرت سلطان جی

جب رکھا آپ کی درگاہ مین جیسے قدم
ٹل گئی سر سے بلا یا حضرت سلطان جی

تم ہو عامل تم ہو کامل تم ہو حاکم تم حکیم
تم دوا ہو تم دوا یا حضرت سلطان جی

ایک دم مین صاف کاٹا روگ ساری عمر کا
حکم قاطع ہے ترا یا حضرت سلطان جی

آپ کی دار الشفا مین خوب ہو اسکا علاج
جو مرض ہو لا دوا یا حضرت سلطان جی

گر تری درگاہ مین آب بقا ہے آب چاہ
خاک ہے خاک شفا یا حضرت سلطان جی

آپ تو آل نبی ہین اور اولاد علی
ابن حضرت فاطمہ یا حضرت سلطان جی

ہو نسب مین تم حسینی نام نامی ہے حسن
حسن مین زین العبا یا حضرت سلطان جی

تم مین آیا ہے امام باقر عادل کا عدل
تم ہو عادل بادشا یا حضرت سلطان جی

تمکو پہونچی ہے امام جعفر صادق کی ارث
تم ہو با صدق و صفا یا حضرت سلطان جی

اے حسن ہو تاب تم بندہ کے ہو مشکل کشا
سر بسر عقدہ تو ہون وا یا حضرت سلطان جی

جعفری سید ہو تم اور شیخ شاہی ہے لقب
ہے حسن نام آپکا یا حضرت سلطان جی

آپ ہین اختر مین کے ثانی اویس قرن
عاشق بدر الدجی یا حضرت سلطان جی

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری ہین پیر　　سہروردی سلسلہ یا حضرت سلطان جی

پیر شیخ و شاب مرد خاندان سہرورد　　مرد میدان خدا یا حضرت سلطان جی

حضرت حاجی جمال الدین ملتانی ہوئے　　اوستاد و مقتدا یا حضرت سلطان جی

پیر و اوستاد آپکے ہین آفتاب و ماہتاب　　مطلع نور و ضیا یا حضرت سلطان جی

شاہ بدر الدین ہین بھائی تمہارے رشک ماہ　　غیرت مہر سما یا حضرت سلطان جی

حشر تک اس شہر کے شاہ ولایت ہین وہی　　ہین ولی اولیا یا حضرت سلطان جی

عارفون کے تم ہو سلطان عاشقونکے بادشا　　سید و شاہ و گدا یا حضرت سلطان جی

آتش عشق الہی مین ہوئے جلکر شہید　　دی شہادت کو جلا یا حضرت سلطان جی

دفن ہین ماں باپ بھائی بھانجے درگاہ مین　　کیا منور ہے یہ جا یا حضرت سلطان جی

جیسے تم ویسے تمہارے والدین و اقربا　　رکھتے ہین قرب خدا یا حضرت سلطان جی

تیرے قوالونکی تربت کا رہے ہے مجرئی　　مطرب بزم سما یا حضرت سلطان جی

تربتون سے ارزمین تا آسمان گلزار ہے　　ہین ہزارون اولیا یا حضرت سلطان جی

نور کا عالم نظر آتا ہے ہر انکو صاف　　ہے عجب جا پر فضا یا حضرت سلطان جی

نور افشان دونون بن اک بحر رحمت سوت ہے　　جنت و کوثر ہین یا یا حضرت سلطان جی

ہر جڑی بوٹی ہے اس بن کے ہے عالم خضر کا　　یا ریاض قدس کا یا حضرت سلطان جی

قدرت حق بنگیا ہے بن چمن فردوس کا　　ہو سدا پھولا پھلا یا حضرت سلطان جی

یہ جگہہ نام خدا ہے لایق حمد و ثنا　　قابل صل علی یا حضرت سلطان جی

ہیرے حال پر شکایت کو کیا احوال شکر — کیا کرون شکر آپکا یا حضرت سلطان جی

شکر نعمتہاے تو چہ انکہ نعمتہاے تو — شکر نعمت ہووے کیا یا حضرت سلطان جی

ہوتی ہی نعمت زیادہ شکر گر تھوڑا ہی ہو — دیجیے بدلہ شکر کا یا حضرت سلطان جی

از براے مصطفیٰ و مرتضیٰ و فاطمہ — واسطہ سبطین کا یا حضرت سلطان جی

واسطہ سب آل کا اصحاب کا ازواج کا — پہر جملہ اولیا یا حضرت سلطان جی

واسطہ ہے تمکو اپنے پیر اور استاد کا — واسطہ مان باپکا یا حضرت سلطان جی

واسطہ دار آپکے ہین اور جتنے رشتہ دار — تمکو سبکا واسطہ یا حضرت سلطان جی

مین بھی ہون اک آپکا حقدار اور امیدوار — کیجیے میرا حق ادا یا حضرت سلطان جی

تم ہو میرے شاہ اور مین آپکا مداح ہون — مدح کا دیجے صلہ یا حضرت سلطان جی

تم شہ دارین ہو و دولت دنیا و دین — ہو ہر اک نعمت عطا یا حضرت سلطان جی

دائما فضل آپ کا بندہ کے شامل حال ہو — تمپہ ہے فضل خدا یا حضرت سلطان جی

دین اور دنیا کی بر آئین مرادین منتین — حاجتین ہون سب روا یا حضرت سلطان جی

ہر دعا بندہ کی درگاہ خدا مین ہو قبول — تم ہو مقبول خدا یا حضرت سلطان جی

شاد و آباد آپ رکھیے مجکو اپنے شہر مین — عیش و عشرت سے سدا یا حضرت سلطان جی

ہر بلا سے حفظ مین رکھئے معہ اہل و عیال — رد ہو میری ہر بلا یا حضرت سلطان جی

ہم ہمیشہ آپکے ظل حمایت مین رہین — آپ ہین ظل خدا یا حضرت سلطان جی

خیر و برکت دین و دنیا کی رہے ہر کام مین — خیر سے ہو خاتمہ یا حضرت سلطان جی

ہووے آنکھوں مین مذاق جام عرفاں کا سرور
سب دعائین ہوں قبول حضرت رب کریم
دل ہو ہر دم باصفا یا حضرت سلطان جی
آپ آمین کہیے گا یا حضرت سلطان جی

ہے درود حضرت ختم الرسل ختم کلام
ورد ہے صل علے یا حضرت سلطان جی

صاحب معرفت اہل عرفان
عارفون کے ہو شہا تم سلطان

نام نامی ہے جہان مین مشہور
عرف ہے آپ کا معروف زمان

دور و نزدیک سے مردان خدا
آتے ہین تیری زیارت کو یہان

حاجتین سب کی روا ہوتی ہین
کیون نہ ہو مجمع حاجت مندان

بندگی مین ہین تری خاص و عام
آپ ہین بندہ خاص سبحان

ہوتی مرقد پہ ہے مقبول دعا
تم ہو مقبول جناب یزدان

وعدہ فرمایا ہے تمنے لاریب
لائے حاجت جو کوئی میرے یہان

کام گر اوسکا نہووے تو وہ شخص
قبر میری کرے لے نام و نشان

وعدہ مردان خدا کا حق ہے
بخدا بہر عقیدت مندان

خوش عقیدت نہین رہتے محروم
بدعقیدہ نکو ہے حاصل حرمان

فیضیاب آپ سے ہین شاہ و گدا
فیض بخش آپ ہین اور فیض رسان

گرچہ ہوتی ہے دعا سبکی قبول
بالیقین فرق مراتب ہے یہان

بخدا آیت ادعونی کی
تیری درگاہ ہے تصدیق کنان

خوب دانا ہے حکیم مطلق	کچھ سمجھتے نہین بندے نادان
لاعلاج اپنا مرض تھا واللہ	درد درماندہ کو تھا نہ درمان
گذرا اس حال سے کچھ کم اک سال	تھا گرفتار بلاے دوران
مثل عرضی مین قصیدہ لکھکر	ہوا حاضر جو حضور سلطان
نہ رہا عجز نہ سودا آسیب	گیا آزار عیان اور نہان
مینے دیکھی یہہ کرامت ایسی	سنکے حیران ہو جیسے ہر انسان
پھر پڑہا اور قصیدہ قصداً	شعر شکر شہ کون و مکان
جو کوئی اسکو لکھے اور پڑہے	یا سنے ویکھے بصدق وایقان
وہ بھی ہو میری دعا مین شامل	مدعا ہے یہ مرا از دل وجان
اسمین مضمون قبولیت کے	صاف ظاہر ہین عیان راچہ بیان
کیا ہو اُس صاحب عرفان کی صفت	وصف مین جنکے ہین عارف حیران

اس قصیدہ کا رکھا مینے مذاق
نام تاریخی مذاق العرفان ۱۲۹۳

مین گدا ہون تم شہنشاہان مرے سلطانجی	مین ہون سائل تم سخی سلطان مرے سلطانجی
سرور پیغمبران تک ہو کریم ابن کریم	کرم سرور سرداران مرے سلطانجی
باپ تیرا شیر یزدان آپ ہین شیر نکلے شیر	شیر مرد ابن شہ مردان مرے سلطانجی
آگر ہے محسن حسن حسن حسن کا واسطہ	کیجیے بہر حسین احسان مرے سلطانجی

چاردہ معصوم کے بارہ اماموں کے جگر
پنجتن کے تم ہو دل اور جان مرے سلطانجی

صدقہ نام پاک کا ان کے سلطانجی کا ہوئے صاف
ہین تمہارے نام کے قربان مرے سلطانجی

صدمہ لخت جگر کا کرشتابی سے علاج
درد دل کا جلد ہو درمان مرے سلطانجی

تم حکیم حکمران ہو تم طبیب جسم و جان
تم ہو افلاطون اور لقمان مرے سلطانجی

ہون بہت لاچار بہر پنجتن اور چار یار
چارۂ بیچارگان کہان مرے سلطانجی

ہو بخوبی تیرے بیمار ونکو صحت دمبدم
اے مسیحا دم شہ خوبان مرے سلطانجی

جنکے احوال طبیعت پر نہ بگڑے جیتے جی
حالت صحت رہے یکسان مرے سلطانجی

قطب ہین شاہ ولایت ہین بدایون کے لیئے
غوث اعظم خواجہ ذیشان مرے سلطانجی

پاے رفتن جاے ماندن بھی نہین حیران ہون
مین شکستہ پا و سرگردان مرے سلطانجی

سہل ہو دشواریان مشکلکشا کا واسطہ
مشکلین ہون سب ہی آسان مرے سلطانجی

خاک پا سے تیرے ٹلجاتا ہی سحر سامری
دفع کرجاوے کفاران مرے سلطانجی

میرے آقا میرے مولا میرے سرور میرے شاہ
اے مرے سید مرے سلطان مرے سلطانجی

کرتے ہین مہمان نوازی میزبانان کریم
مین تمہارے در پہ ہون مہمان مرے سلطانجی

مین ہون محتاج وگدا تم ہو مرے حاجت روا
مین ہون مسکین تم شہنشاہان مرے سلطانجی

ہند مین تیرا در دولت ہی اک جاے قبول
تم ہو وہ مقبول ہندستان مرے سلطانجی

تمکو غیرت ہم غلامونکی ہی سلطان غیور
اہل غیرت صاحب السلطان مرے سلطانجی

جانتا ہون مین خدا کے حکم سے سب جن والنس
ہین تمہارے تابع فرمان مرے سلطانجی

صدمہ آسیب جن و انس سے ہووے نجات
دفع ہو آسیب انس و جان مرے سلطا نجی

سہل چھٹکارا گرفتار بلا سے جنکا ہو
جن ہین تیرے بلاگردان مرے سلطا نجی

بخشدے شاہا خطائین ظاہری و باطنی
اے خطا بخش خطاکاران مرے سلطا نجی

کوئی سائل درگہہ شاہی سے کیون محروم جاے
ہو کسیکو کسطرح حرمان مرے سلطا نجی

دوستو نکے تم ہو یاور تم ہو وہ یارو نکے یار
ہو عرق کی جا ہے خون افشان مرے سلطا نجی

تم ہو سچے وعدہ حاجت روائی بھی ہے سچ
سچ یہہ شک مجکو ہے ایقان مرے سلطا نجی

ہو مرا قضیہ پاک و صاف اور سب معاصی ہون معاف
عفو کر جرم گنہگاران مرے سلطا نجی

دو شہا الکدم مین دلدار علی کے جی کو چین
اے مرے دلدار اے جانان مرے سلطا نجی

دو جہان مین بامزہ رکھیئے معہ اہل و عیال
ہے مذاقؔ اک تیرا مدحت خوان مرے سلطا نجی

ہجوم لشکر غم ہے دہائی شیخ شاہی کی
نہ مونس ہے نہ ہمدم ہے دہائی شیخ شاہی کی

تن تنہا مری اک جان پر صدہا مصائب ہین
ہزار اندوہ اک دم ہے دہائی شیخ شاہی کی

عجائب حال ہے حیران عالم مین کہون کس سے
عجب حیرت کا عالم ہے دہائی شیخ شاہی کی

سنینگے دیکھئے کس دم وہ مجھ ناکام کی فریاد
زبان پر میری ہر دم ہے دہائی شیخ شاہی کی

نہین مجھ ناتوان مین اب زیادہ صبر کی طاقت
توانائی بہت کم ہے دہائی شیخ شاہی کی

رکھے ہے مجکو جو گردش افلاک سرگردان
جفا سے چرخ پیہم ہے دہائی شیخ شاہی کی

قدیم انکی ہے غلامی پہلے مین انکی دہائی دون
مجھے سب سے مقدم ہے دہائی شیخ شاہی کی

وہ سلطان زمان سلطان ملک فقر و عرفان ہے
وہی سلطان عالم ہے دہائی شیخ شاہی کی

وہی شیخ الشیوخ اور خواجہ قطب المشائخ ہے
وہ میران غوث الاعظم ہے دہائی شیخ شاہی کی

اخی اعظم و شاہنشہ شاہ ولایت ہے
وہ سلطان معظم ہے دہائی شیخ شاہی کی

ستاتا ہے دما دم مجکو ہال ہولناک اسدم
مراب ناک مین دم ہے دہائی شیخ شاہی کی

غم و غصہ سے ہے گھر بار کا نقشہ تہ و بالا
بلا و رہم ہے برہم ہے دہائی شیخ شاہی کی

رہوں محفوظ ہر دم سحر سے آسیب و سوداسے
یہہ دم مین جب تلک دم ہے دہائی شیخ شاہی کی

شہ کرب و بلا کا دم رہے دفع بلا ہووے
نہو کچہہ غم محرم ہے دہائی شیخ شاہی کی

خرابی حال کی ظاہر ہے درد و آہ و نالہ سے
مذاق خستہ پر غم ہے دہائی شیخ شاہی کی

خدا کے سامنے دونگا دہائی شیخ شاہی کی
دہائی ہے خداوندا دہائی شیخ شاہی کی

گھرا ہے گھر مرا سلطانجی صاحب کی نگری مین
بلاؤنکا ہے اک بلوہ دہائی شیخ شاہی کی

قیامت غل مچا ہے زور پر غوغا بلا کا ہے
غضب ہے شور و ہنگامہ دہائی شیخ شاہی کی

دہائی شاہ ولایت کی چڑہائی فوج غم کی ہے
اوتار الشکر ہم کا دہائی شیخ شاہی کی

کروں مین آہ و نالہ جا کے دریا پار کس بن مین
نہین لگتا ہے تھل بیڑا دہائی شیخ شاہی کی

جلادوں دلکو مشعل ہے عجب اندہیر دنیا مین
ہے روز روشن اندہیرا دہائی شیخ شاہی کی

و بدر الدین والدنیا ہے وہ شاہ ولایت ہے
وہی سلطان دین اپنا دہائی شیخ شاہی کی

وہی والی ولی ہے داد کا وہ دینے والا ہے
کروں فریاد واویلا دہائی شیخ شاہی کی

حکومت اوسکی ہی ہوں محکمہ مین اوسکے فریادی
وہ ہی حاکم حکیم اپنا دُہائی شیخ شاہی کی

رعایا کی اوسکو ہر طرح واجب رعایت ہی
رعیت اوسکی ہی بندہ دہائی شیخ شاہی کی

غلام و خادم اوسکا بندہ درگاہ ہون اوسکا
گدا ہون اُسکے ہی در کا دُہائی شیخ شاہی کی

وہی ہی والی و مولا وہی ہی سید و الا
وہی ہی میرا رکھوالا دُہائی شیخ شاہی کی

اوسی کے در پہ ہوگا استغاثہ مستغیثون کا
پکارون الغیاث اسجاد دُہائی شیخ شاہی کی

رہون شاہی سلطانی مین انکی ایسی تنگی مین
مین رہنے سے بہ تنگ آباد دُہائی شیخ شاہی کی

کرون فریاد کس سی اور کہان جا کر دُہائی دون
وہی ہی دادرس ہر جا دُہائی شیخ شاہی کی

دُہائی دی در شاہی پہ بندہ نے کئے چلے
گیا ابتک نہ چلانا دُہائی شیخ شاہی کی

ٹلے سایہ مرے سر سے ہمیشہ کو بلا جاسے
سراسر دفع ہو سودا دُہائی شیخ شاہی کی

لبعفو و عافیت فضل و کرم لطف و عنایت ہو
ستاتا ہی غم و غصہ دُہائی شیخ شاہی کی

مذاق ہمیزہ کو بامزہ رکھہ مدح خوان یارب
مزے مین ہو تو کیون دیگا دُہائی شیخ شاہی کی

منقبت جناب شیخ بدرالدین شاہ ولایت بدایون قدس سرہ

عارف ہو یا ولی ہو شاہ و گدا کہین کا
سایل ہی شاہ ولایت سلطان عارفین کا

ایک شاہ بدر دین ہی اک ماہ کا ملین ہی
دنیا و دین مین جلوہ ہی دونون مہ جبین کا

شکل نبی علی ہین اک جان دو نون بھائی
ہین دونون شاہ و سلطان ہو رہ دلا کہین کا

قایم ہے تا قیامت از ماہ تا بماہی — دایم قیام اونسے ہے آسمان زمین کا
درگاہ شاہ و سلطان ہے شاہراہ ایقان — رستہ ہے بادشاہی یہ منزل یقین کا
دونون جگہ کا صاحب ہے آسرا بھروسا — بندہ کو ہے سہارا دنیا کا اور دین کا

کامل صلہ ملیگا دوہرا مذاقؔ ایک جا
ہے وصف اس غزل مین ان دونون کاملین کا

غلام حاضر دربار ہون شاہِ ولایت کا — مین صاحب بندہ سرکار ہون شاہ ولایت کا
دل و جان سے اوس مخدوم کا مین خادم درگاہ — مین جان و دل سے خدمتگار ہون شاہ ولایت کا
برا ہون یا بھلا کچھ ہون ولے ہون شاہ [illegible] کا — مین بدکردار و نیکوکار ہون شاہِ ولایت کا
جو بحر معرفت کے پار سلطان عارفین کا ہو — تو دریاے ولا کے وار ہون شاہِ ولایت کا
خدا کے فضل سے [illegible] ہو جاونگا مین بے دوا اچھا — بھلا چنگا ہون گر بیمار ہون شاہ ولایت کا
مرا اس نام کی برکت سے ہوگا کام ایک بار ہی — مین لیتا نام ایکی بار ہون شاہ ولایت کا
یہہ جانا مینے دل سے حب علی شاہ ولایت ہے — مین دل آرا علی دلدار ہون شاہ [illegible]

وہ ساقی ہے وہ مولا ہے اوسیکا دور دورہ ہے
مذاقؔ اس دور مین سرشار ہون شاہِ ولایت کا

اے نور نبی کے شمس ضحی یا شاہ ولایت بدر الدین — [illegible] علی کے بدر دجی یا شاہ ولایت بدر الدین
اے مہر سپہر حسن بصری و ماہ چرخ حبیب عجمی — [illegible] کے نجم سما یا شاہ ولایت بدر الدین
خواجہ معروف کے ماہ مبین سری سقطی کے نور یقین — خورشید جنید کے قمر ضیا یا شاہ ولایت بدر الدین

پہچان لو تم جو ہو سکے بہترین مرادیان
سلطان عارفین ہیں داروے دردمندان

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

خوش ہوکے دردمند دارالشفا مین آؤ
اچھا ہو صبح دم وہ جیگا بھلا ابھی ہو
خوش خلق آپکے دم مین ہوگا مریض بدخو
جسمی ہو یا کہ روحی کوئی مرض کسیکو

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

میرے گناہ ظاہر و باطن کی ہو معافی
اونکا کرم کرامت سکا م مین ہے کافی
آلودہ جان و تن کی پاکی ہو اور صافی
اپنے مرض کے ہونگے اک دم مین آپ شافی

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

پائینگے بے دوا کے لاچار تندرستی
دم مین عطا کرینگے سرکار تندرستی
دو چار دن نہین ہوگی اکبار تندرستی
پاتے ہین اونکے در پر بیمار تندرستی

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہے عام خاصہ یہ درگاہ او رہن کا
کوئی مرض کسیکو عارض ہو جان و تن کا
جاتا ہی عارضہ یان آکر دوا لئے [illegible] کا
آسیب جان ہو جادو یا ہو مرض بدن کا

امراض جسم وجان کی خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہوتی قبول یزدان سکی دعا ہین ہے
بیشک مسیح دوران سلطان عارفین ہے
جان بخش اور جہان بخش ایسا کوئی کہین ہے
اس دور مین مریضون دل سے مجھے یقین ہے

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہے آستان شہ پر آرام جان وراحت
درگاہ مین ہو حاضر جسدم کہ باعقیدت
بدلے مین رنج وغم کے ہے دل کو عیش وعشرت
ہو دم بدم محمد ایثار علی کو صحت

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

تن صاف یا الٰہی سرتا بپا ہوا مین
صدقے مین پنجتن کے فضل خدا آمین
ہو پاک جان سے [illegible] ہوا آمین
سعح وجبد کو یارب صحت شفا ہو آمین

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہو آپ کی دعا سے [illegible] کو صحت
صحت ہو نور چشم و[illegible] کو صحت
صحت ہو مجکو میرے ہو سارے گھر کو صحت
ہووے مذاق دلکو لخت جگر کو صحت

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین

سلسلۂ [illegible] ورد کے دوا ہن

رباعی

اے نور نبی علی بتول سبطین — تم پنجتن پاک سے ہو نور العین
یا خواجہ حسن ہوں دونوں آنکھیں پر نور — نور العینین دو برائے حسنین

ولہ شجرۂ عالیہ قادریہ کہ حسب فرمایش شخصے نظم فرمودہ بود

حمد احد کو نعت احمد مصطفیٰ کیواسطے — منقبت آل محمد مصطفیٰ کیواسطے
بعد از حمد و ثنا و بعد نعت و منقبت — دے خدا توفیق کے مرتضیٰ کیواسطے
یا الٰہی خیر سے رکھ دین و دنیا میں ہمیں — حضرت خیر البشر خیر الورٰی کیواسطے
یا الٰہی مرتبہ عالی سے عالی ہو مرا — عالی و اعلیٰ علی ذو العلا کیواسطے
ہووے حسن خاتمہ بہر حسن بہر حسین — حضرت سبطین ابن فاطمہ کیواسطے
عابدوں میں رکھ بزیب و زین یارب العباد — زین العابدین زین العبا کیواسطے
یا خدا احسان و عمل ابنا ذو القربا ملے — باقر عادل جواد و ذو العطا کیواسطے
یا الٰہی دل کو ہر دم بصد صدق و صفا — جعفر صادق بصد صدق و صفا کیواسطے
غم میں یارب ہمکو بہر موسیٰ کاظم رکھ — رکھ ہمیں راضی رضا موسیٰ رضا کیواسطے
زہد و تقویٰ دے خدا بہر تقی متقی — متقی بندہ ہو صاحب اتقا کیواسطے
ہووے یا ہادی [illegible] تقی متقی — کر ہدایت اس نقی متقی کیواسطے
فتح دے دین ہدا کو [illegible] اسلام کو — اور شہ دین عسکری مہدی ہدیٰ کیواسطے

یا الٰہی موم کر دے آہن دل کو مرے / حضرت داؤد طائی ذوالعطا کیواسطے

کر طریق معرفت مین مجکو معروف جہان / عارف و معروف کرخی منتہا کیواسطے

سری سقطی کے سبب یارب کہلین اسرار فقر / کھولدے اسرار سر الاولیا کیواسطے

یا عزیز جان و دل بندہ رہے ہر دلعزیز / عزت عبد العزیز دلربا کیواسطے

یا احد ہو واحدیت کی ہدایت عبد کو / شیخ عبد الواحد بے ریا کیواسطے

ہو لقا مر رب سے ہر دم راحت و فرح و سرور / فرحت دل ابو الفرح فرحت لقا کیواسطے

ہووے حسن عافیت اولاد ہو سعد و سعید / بوالحسن اور بو سعید مقتدا کیواسطے

بہر محی الدین جیلانی جلاوے جان و دل / زندہ رکھے تو مجکو یارب دائما کیواسطے

سر کریما تو کرم بہر شہ عبد الکریم / رحم کر اوس رحمت اللہ بادشا کیواسطے

فضل حق ہووے بحق شہ بہاؤ الحق فقیر / ہو کرم حق کا فقیر حق نما کے واسطے

یا الٰہی رکھ محبت مین حبیب اللہ کی / اوس محب اللہ حبیب اللہ شا کیواسطے

دائما مجپر رہے فضل نبی فضل علی / سید فضل علی فضل خدا کیواسطے

عزت و حرمت ہمیشہ ہو گدا و شاہ مین / شاہ حرمت شاہ درویش و گدا کیواسطے

کچھ خدا سے بندگی کا کھولدے راز و نیاز / یا خدا راز و نیاز اولیا کیواسطے

حسب فرمایش لکھے ہین نام اس ترتیب سے / مینے اس نامہ مین خامہ سے دعا کیواسطے

اول آخر ظاہر و باطن خدا کا نام ہے / کام سے [illegible] ایدل خدا کیواسطے

ہون ازل سے تا ابد یارب درود اور سلام / مصطفیٰ کیلئے اور آل مصطفیٰ کیواسطے

آبرو دنیا و عقبیٰ میں رکھے مولا مذاقؔ
ہم غلاموں کی تمام اہل ولا کیواسطے

شجرہ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مذاقیہ

الٰہی مہر و محبت دے اپنی ایک ذرہ
بحرمت شہ لولاک نور ارض و سما

جناب سرور کونین حرمت حرمین
محمد عربی آبروئے ہر دو سرا

زبان پہ نام نبی و رسول کا آیا
پڑھو میں دل سے علیہ السلام صل علیٰ

بحق شاہ نجف بوتراب ابو الحسنین
امام برحق بعد از نبی علی اعلا

بحرمت شہ کرب و بلا امام حسین
بحق سید سجاد امام زین عبا

بحق میر امام محمد باقر
بحق جعفر صادق امام صدق و صفا

بحق موسیٰ کاظم امام جملہ امم
بحق حضرت موسیٰ رضا امام رضا

بحق حضرت معروف و سری سقطی
بحق عارف حق ہیں جنید و شبلی ما

بحق ہادی حق عبد واحد و بو الفرح
بحق بو الحسن و شیخ ابو سعید ہما

بحرمت شہ جیلان جناب محی الدین
ظہور نور علی مظہر حبیب خدا

حسن حسین کا حسن انکے منہ سے ظاہر ہے
بہ باطن او میں نہاں ہے وجاہت زہرا

بحق سید رزاق ابن قطب زمان
نشان قدرت حق شان عبد قادر ما

بحق سیدنا سید ابو صالح
بحق سید ابو نصر محی دین خدا

بحق سید سادات سید موسیٰ
بحق حضرت سید حسن حسین لقا

بحق سید سادات احمد جیلان — بحق شیخ شیوخ بہاء دین بدا

بحق خلق و اخلاص سید ابراہیم — بفقر شیخ محمد بھکاری اہل ولا

بحق شیخ شیوخ زمان غیاث الدین — جناب حضرت قاضی جیا بنور ضیا

بحسن خلق جمال اولیا عز و جلال — جناب حضرت مخدوم شیخ مخدوما

بحق حضرت سید محمد ذی شان — بحق سید احمد نشان حمد خدا

بحق سید سادات شاہ فضل اللہ — بحق سید سادات برکت [illegible] شاہ

بحق سید آل محمد شہ دین — بحق سیدنا حضرت شہ حمزا

بحق سیدنا شاہ آل احمد نام — جناب حضرت اچھے میان شہ فقرا

بحق سیدنا شاہ فضل غوث پاک — مرید پیر مغان ساقی شراب بقا

بذوق قلبی دلدار علی مذاق مدام — مے مذاق علی ولی سے دل ہو بھرا

مذاق جام محبت سے مین رہون سرشار — نہ اترے ساقی برکت کے میکدہ کا نشا

رہے مدام مے معرفت سے بیہوشی — نہ ہوے عارف و معروف کا بھی ہوش ذرا

بذوق شوق دل و جان آئین کام جہان — مزے سے گذرے بہر کیف دین اور دنیا

شریعت اور طریقت سے معرفت ہو حصول — [illegible] کھلے آپ پر بصدق و صفا

گناہ عفو ہون طاعت بعافیت ہووے — دعا قبول ہو اور خاتمہ بخیر مرا

ملے مریدی کا ثمرہ بقدرت قادر — ملائے پیرون سے جنت مین قادری شجرا

ہمیشہ رحمت حق جملہ مرشدون پر ہو

ہو ئے وہ صاحب ارشاد حق کے راہ نما

شجرۂ عالیہ قادریہ بالاختصار

یا محمد مصطفےٰ و یا علی بو الحسن
یا حسین و عابد و یا باقر صادق محسن

یا امام جعفر و یا کاظم و موسیٰ رضا
شیخ معروف و سری واقف بسر و علن

یا جنید شبلی و یا عبد و احمد بوالفرح
یا جناب بوالحسن یا بوسعید ذوالمنن

حضرتِ محبوب سبحان غوث اعظم دستگیر
یا محی الدین عبد القادر جیلان وطن

حضرتِ رزاق و بوصالح ابو نصر و علی
یا جنابِ موسیٰ و یا حضرتِ سید حسن

احمد جیلانی بہاؤ الدین براہیم ایرجی
یا محمد یا ضیاء الدین مخدوم زمن

حضرتِ سید محمد احمد و فضل اللہ
صاحب البرکات سید برکت اللہ شاہ من

سید آل محمد شاہ حمزہ اہل فقر
یا جنابِ آل احمد جانشین پنجتن

فضل فرما یا جنابِ شاہ و سید فضل غوث
فضل کن برحال دلدار علی مولائے من

ہو مذاق رند مستِ جام وحدت ساقیا
سہو ہو جائے نشہ میں دل سے یاد جان و تن

اول و آخر سلام اور ظاہر و باطن سلام
تم سبھوں پر اور تمہارے دوستوں پر دائما

شجرۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ بہشتیہ حضرت مصنف بابو انساب محمود

یا الٰہی فضل کر بہر محمد مصطفےٰ
دائما ہو وے کرم بہر علی مرتضیٰ

حرمتِ خواجہ حسین بصری ہو ان اخلاق حسن
بہر عبد الواحد بو الفضل ہو فضل خدا

فضل یزدان ہووے از بہر فضیل ابن عیاض ۔ بہر ابراہیم ادہم فقر کا ہون بادشا
حرمت خواجہ سدید الدین سدا رکھہ دیندار ۔ ہون امانت دار دین بہر امین الدین سدا
واسطہ ممشاد علوی کا مجھے دل شاد رکھہ ۔ بہر بو اسحاق چشتی خوش رہے جی دائما
حرمت خواجہ ابی احمد کھلے راز احد ۔ بہر خواجہ بو محمد رمز احمد کی ہو دا
حسن خلق خواجہ بو یوسف مجھے دے یا ودود ۔ دے وداد خواجہ مودود چشتی اے خدا
از برائے حضرت حاجی شریف زندنی ۔ ہووے حج کعبۂ دل سے مشرف جی مرا
بہر حضرت خواجہ عثمان ہیار ہاروان ۔ بہر آن خواجہ معین الدین چشتی ذو العطا
ہین ولی اللہ کے وہ والی ہندوستان ۔ مین رہون اونکی ولایت مین ولی الاولیا
شجرۂ طیب سے اونکے مجکو حاصل ہو ثمر ۔ پرورش ہون اونکے سایہ مین وہ ہین خدا
وہ معین الدین والدنیا رہین ہر کام مین ۔ ہون بعون اللہ تعالی وہ معین کار ہا
از برائے خواجہ قطب الدین اوشی بختیار ۔ بختیار اپنا رہے یاور نصیبا ہو مرا
حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج شکر ۔ شکر کی شکر سے شیرین کام ہون اوبلا فزا
حرمت سلطان نظام الدین بدایونی وطن ۔ سے یعنے محبوب الٰہی کا الٰہی واسطا
رکھہ سدا اپنی محبت اور عنایت مین مجھے ۔ رکھیے مقبولی و محبوبی مین اپنی دائما
حرمت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی ۔ روشنی نور عرفان سے ہو روشن دل مرا
حرمت سید محمد یوسف گیسو دراز ۔ ہو دل دیوانہ گیسوے محمد مین پھنسا
حرمت خواجہ جمال الدین کمال الدین مجھے ۔ ہو جمال دو جہان حاصل کمال دوسرا

واسطہ سید امیر الدین کا کر مجھکو امیر
حرمتِ خواجہ علی ہووے علو دو جہان

حرمتِ خواجہ علی پیر و جناب عرف علی
خواجہ شاہ وصی مولا علیؑ کے ہین وصی

حرمتِ خواجہ فقیر صاحبِ قرب علی
از برائے خواجہ مولوی عبد الکریم

پھر خواجہ مولوی سید جمال الدین مجھے
حرمتِ عبد الرحیمؒ شاہ درویش و امیر

نام صورت کا ہی اونکی عبد سیرت کا رحیم
پھر دلدار علیؒ بندہ ہو مولا کا ولی

خیر سے اونکی ہماری عافیت بالخیر ہو
فقر و شاہی دے شہ برہان دین کا واسطہ

پھر بابا شاہ حسینی دفع ہون کرب و بلا
ہون مریدی سے علی کے عارف رب العلا

اوس وصی مرتضے سے مجکو یا مولا ملا
قرب ہو نام علیؒ سے مجکو بھی نام خدا

کر کرم اکرام تکریم اے کریم ذو العطا
صاف دکھلا دے جمال باکمال مصطفا

اے خدا شان رحیمی اونکی صورت مین دکھا
وہ سراپا رحمت معبود ہین نام خدا

دلمین دلدار علیؒ کے ہو محبت اور ولا
خیر دنیا خیر دین ہو خیر ہو خیر الورا

ہو قبولیت دعا کی پڑھ درود اسدم مذاقؔ
کہہ زبان سے دل سے اب صل علی صل علی

شجرہ عالیہ چشتیہ نظامیہ بالاختصار

یا محمد مصطفےٰ و یا علی مرتضےٰ
یا حسن بصری مرید پیر صاحب ارتضا

یا جناب عبد واحد یا فضیل ابن عیاض
شاہ ابراہیم ادہم صاحب فضل و عطا

یا سدید الدین امین الدین ہادی مہتدی
خواجہ ممشاد و بو اسحاق و بو احمد ہدا

بو محمد چشتی و بو یوسف یوسف جمال
حضرت حاجی شریف و خواجہ عثمان ہارون
خواجہ قطب الدین فرید الدین شکر گنج شکر
یا نصیر الدین یا سید محمد یوسفی
یا شہ برہان الدین خواجہ علی شاہ حسین
خواجہ شاہ عیسی حق نما خواجہ فقیر
شاہ جی عبد الرحیم و شاہ دلدار علی

یا جناب خواجہ مودود چشتی خوش لقا
یا معین الدین چشتی خواجہ ہر دوسرا
یا نظام الدین محبوب الٰہی اولیا
یا جمال الدین کمال الدین امیر الدین شہا
یا علی پیر و شہ عرف علی عارف نما
مولوی عبد الکریم و یا جمال الدین ما
جان و دل میں ہو مذاق عشق و عرفان ما

آپ سب صاحب ہیں راضی خدا راضی رہے
ہے دعا اپنی رضی اللہ عنکم دائما

شجرہ عالیہ چشتیہ صابریہ کہ نظم فرمودند حضرت مصنف

یا محمد مصطفےٰ و یا علی مرتضےٰ
یا جناب عبد واحد یا فضیل ابن عیاض
یا سدید الدین امین الدین ہادی ہدی
بو محمد چشتی و بو یوسف یوسف جمال
حضرت حاجی شریف و خواجہ عثمان ہارون
قطب دین و با فرید الدین و یا صابر علی
شاہ عبد الحق محمد عارف و معروف حق

یا حسن بصری مرید پیر صاحب ارتضا
شاہ ابراہیم ادہم صاحب فضل عطا
خواجہ ممشاد و بو اسحاق و بو احمد ہدا
یا جناب خواجہ مودود چشتی خوش لقا
یا معین الدین خواجہ ہر دوسرا
شمس دین حق جلال الدین شمس الاولیا
عبد قدوس و جلال الدین نظام الدین ہا

لوسعید صادق و داود گنگوہی مقام
بوالمعانی شاہ سید بھیک شاہِ ذوالعلا

یا عنایت شاہ ما عین عنایات اله
حضرت عبد الکریم صاحب فقر و فنا

شاہ دریا خان در دریاے توحید احد
یا شہ حافظ صمد کان کرم بحر سخا

قطرۂ دل کو مذاق معرفت کی موج آئے
صاف سینہ قلزم ذوق حقیقت ہو مرا

غزلیات متفرقات

زبان پہ آہ رہی لب سے لب کبھو نہ ملا
تری طلب تو ملی کیا ہوا جو تو نہ ملا

نہ ڈھونڈھی ایک عناصر کی چار دیواری
تجھے تلاش کیا ہمنے چار سو نہ ملا

ہم آپ مین نہوئے جبکہ تو ملا آکر
کبھی جو آپ مین آئے تو یار تو نہ ملا

سنائین دور ہی سے التیام کی باتین
وہ ایک بار کبھی ہوکے دو بدو نہ ملا

بدلکے روپ ملا وضع عامیانہ مین
لباس خاص پہنکر وہ خوبرو نہ ملا

نہ دیکھنے کو ملا پھر جسے نظر آیا
لڑاکے آنکھ کسی سے وہ جنگجو نہ ملا

وہ آرزو سے ملا جب کچھ آرزو نہ رہی
نہ جب تلک گئی ملنے کی آرزو نہ ملا

خرام دل مین کیا چھپکے چشم گریان سے
ملا وہ سرو روان پر کنار جو نہ ملا

پیالہ روبرو آے تو اشک خون نہ بہا
شراب ناب مین اے چشم تر لہو نہ ملا

لگا نہ نہ ہستی کا بحر عدم مین تھل بیڑا
جو ڈوبا عشق کے دریا مین وہ کبھو نہ ملا

نہ توڑ مست کا دل سنگ حادثہ سے فلک
کچل کے خاک مین یہ جام مشکبو نہ ملا

سناوے ساقیٔ دوران کو نالہاے مذاقؔ
سپہر خاک مین مستونکی ہاے ہو نہ ملا

جب تک نہ ہنستے آوگے رونا نجائیگا
اک جان دیکے عشق مین پائینگے لاکھ جان
جب تک خیال یار مین ہوگی نہ بیخودی
جس دم تک اس وجود و عدم کا عدم نہو
شیخ حرم سے اس بت کافر کی آنکھہ کا
تردامنی پہ اپنی رہونگا مین اشکبار

موجون مین دل کے جی کا ڈبونا نجائیگا
جی جانے پر بھی جان کا کھونا نجائیگا
یہ رات دن کا جاگنا سونا نجائیگا
ما و شما کا ہونا نہ ہونا نجائیگا
جادو نہ جائیگا کبھی ٹونا نجائیگا
دامان و آستین کا بھگونا نجائیگا

جاری رہیگا دورِ مئے لالہ گون مذاقؔ
داغِ جگر شراب سے دہونا نجائیگا

ہمین ہے نہ مکان ہی نہ ہی وطن اپنا
نہ رنگ اپنا نہ بو اپنی نہ بہار اپنی
ذرا دکھائیے اپنے نیازمندون کو
کیا جو عشق صنم جی پہ اپنے آن بنی
نہ پوچھیے عرشی و فرشی کو فرش راہ فنا
زبان لٹاتے ہی ہوجاے اپنا کام تمام
یہ باغ دل ہے اشکونسے پھولتا پھلتا

نہ جان اپنی نہ دل اپنا اور نہ تن اپنا
نہ غنچہ اپنا نہ گل اپنا نے چمن اپنا
کرشمہ اپنا ادا اپنی بانکپن اپنا
ہوئے نہ شیخ جی اپنے نہ برہمن اپنا
نہ یون دکھائیے چال اپنی نے چلن اپنا
مرست دہن سے ملا دو ذرا دہن اپنا
ہرا بھرا رہنے نہر ابسے چمن اپنا

گڑونگا در پہ ترے خاکسار ہان تن — دھرا ہو عرش پہ بہونتا ہوا کفن اپنا
ہر ایک آن نئی وضع ہے نئی پوشاک — بدلتے رہتے ہین ہر دم وہ پیرہن اپنا

غزل سرا ہے وہ ذوق و مذاق سے اپنی
زبان نہ اپنی نہ شعر اپنا نے سخن اپنا

گھائل ہون تیغ ابروے خوبان کے کاٹ کا — پانی پیا ہے دل نے مرے گھاٹ گھاٹ کا
پہنچائیگا وہ حشر کا صحرا لے ہولناک — پرزہ اوڑا جنون مین جو دامن کے پاٹ کا
گانٹھا ہے فقر شیخ ریا کار نے بنا — بستر ہے بوریہ کا تو خرقہ ہے ٹاٹ کا
پامال نقش پا کی طرح اس گلی مین ہون — نہ سنگ رہ کسیکا نہ روڑا ہون باٹ کا
جان گران بہا ہے متاع جنون کا مول — سودا نہین یہ شیخ جی بازار ہاٹ کا
حاصل ہے جنکو تخت سلیمان کی پابوس — پایا وہ اوس پری کے نہ چھپر کھاٹ کا
ہو دشمن ضعیف سے غافل نہ ایک دم — پیتا ہے خون سوتے مین کھٹمل بھی کھاٹ کا
دنیا و دین مین رہتا ہے آلودہ جو فقیر — دھوبی کا کتا ہے کہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا
پیمانہ شراب کو اے محتسب نہ توڑ — تو وزن جا کے تاڑ ترازو کے باٹ کا
رہتا ہون ساقی مے الفت کا کاسہ لیس — کیا ہی مزہ ہے جام محبت کی چاٹ کا

مدحت سرا مذاق ہے حسانؓ کی طرح
پائیگا مرتبہ بھی محمدؐ کے بھاٹ کا

کھڑکی سے اس صنم کا مکھڑا نظر پڑا — طاق حرم سے جلوہ خدا کا نظر پڑا

سات آسمان کی سیر ہی پردۂ مین آنکھ کے
آنکھین کھلین تو طرفہ تماشا نظر پڑا

دیکھا ہی آنکھ نے ترا جی چاہے پوچھ دیکھ
اے دل مین کیا کہون مجھے کیا کیا نظر پڑا

انسان اونکو دیکھ سکے کیونکہ آنکھ سے
حور و پری کو جن کا نہ سایا نظر پڑا

شوخی سے اوسنے آنکھ دکھائی مین غش ہوا
عشوہ کرشمہ ناز نہ غمزہ نظر پڑا

دیکھا جو کچھ تو کچھ بھی نہ آیا نظر مجھے
کیا جانے کچھ نظر نہ پڑا یا نظر پڑا

دم مین نکل گیا ترے تیر نگہ کے ساتھ
سنے دل نظر پڑا نہ کلیجا نظر پڑا

نظر وہ مین تھا وہ چاند سا مکھڑا جو روئے مین
آنسو ہر ایک چاند کا ٹکڑا نظر پڑا

غش مین پڑا ہون در پہ ترے اک نظر تو دیکھ
خانہ خراب تو مجھے اچھا نظر پڑا

منظور دید لب تھی نظر آئے ہو زلف
جیسے کا دھیان تھا مجھے ویسا نظر پڑا

خون ہو گیا مرا دل پامال رشک سے
جسم چمن مین مہندی کا پتا نظر پڑا

سوئے جو ہم خیال مین اوس غنچہ کے خواب مین
شمشاد و سرو سدرہ و طوبا نظر پڑا

مین مست ہون مذاق مئے انتظار سے
ساقی نہ مے نہ جام نہ مینا نظر پڑا

کوئی رہبر نہ ترے منزل در کا نکلا
خضر بھی نابلد اس راہ گذر کا نکلا

شوق دیدار نہ اس دیدۂ تر کا نکلا
جب ہوے اشک رواں نور نظر کا نکلا

گوہر پاک مرے دیدۂ تر کا نکلا
صاف آنسو کی طرح نور نظر کا نکلا

آسمانون کے دھوئین اوڑ گئے اک آہ مین رات
تب بھی ارمان نہ مرے دود جگر کا نکلا

گھر ہی خانہ خرابی نے نکالی کچھ راہ
نور پنہاں کا ظہور آنکھوں مین اپنی پایا
ہاے سودا سے رخ و زلف کی آوارگیان
شب دیجور ہوئی نام خدا چاندنی رات
یہ ہوا جب مرا زخم جگری اے قاتل
دل خود رفتہ کو دم دیکے ذرا ٹھہرا لون
پانی پانی ابھی ہوئیگا فرشتون کا جگر
ہر شب وصل مین تکرار ہو آتے جاتے
فکر مین پاؤن سے سر تک مین بنا صورت وہم
بلبلین غنچہ ہین ہر ایک روش گلشن پر

خضر رہبر نہ ترے منزل ور کا نکلا
منتظر جسکے تھے وہ نور نظر کا نکلا
گھر پہ مین شام کو جاتا ہون سحر کا نکلا
منہ سے جب نام کسی رشک قمر کا نکلا
تو نہان دلمین ترے تیغ کا چرکا نکلا
کبھی اسال بھی آجاسے جو جگر کا نکلا
کوئی نالہ جو مرے دل سے اثر کا نکلا
خوب جھگڑا یہ ترا شام و سحر کا نکلا
تب بھی مضمون نہ دہن کا نہ کمر کا نکلا
سیر کرنے کو وہ گل آج کدہر کا نکلا

جسکو ہم جانتے تھے جوہر جان دلمین مذاقؔ
وہ تو ٹکڑا کسی پیکان نظر کا نکلا

جو گرم ہو حسن اس حسین کا نہ وہ پری کا نہ حور عین کا
نقاب اٹھے روے آتشین کا تو چاند جلجاسے چودھوین کا
ہوا جو طفل سرشک پیدا بنا وہ جلوے مین رشک موسیٰ
کیا تھا کچھ ہمنے وقت گریہ خیال اس چشم سرمگین کا
کہون جو مین اسکو ماہ پارا ابھی ہو نامہربان وہ پیارا

ہی اوس کی پاپوش کا ستارہ منجموں چاند چودھوین کا

رقم نہ یاقوت پر ہی طغرا نہ برگ گل پر ہوا ہی مینا

وہ دیکھکر پشت لب پہ سبزہ گمان لعل زمردین کا

تلاش دیر و حرم ہی بیجا کہ جا بجا ہے وہ جلوہ فرما

جہان پہ ڈھونڈھا وہین پہ پایا ہر اک مکان ہی اوسی مکین کا

قلم کو زہرہ نہین رقم کا ہے دلمین دفتر بھرا الم کا

ورق ہی جو اس کتاب غم کا وہ ایک دیوان ہی حزین کا

مین چھپکے روتا ہون چپکے چپکے نہ تا کوئی غمگسار دیکھے

بندھے ہی جسوقت بیٹھے بیٹھے تصور اوس چشم سرگین کا

تو میری آنکھون سے ابر نیسان دوچار ہو کر نہو دُر افشان

اوٹھاؤن آب گہر کا طوفان نچوڑون گر تار آستین کا

مذاق کہدے یہ نکتہ دان سے بڑہا دیا ہمنے لا مکان سے

کیا تھا ناسخ نے آسمان سے بلند رتبہ گر اس زمین کا

اوسی نے نہ چاہا مین چاہا کیا
مرے نالہ پر قہقہہ سے ہنسا
رہا جی پہ کیا جانین کیا صدمہ آہ
سویدا سے اس زخم دل نے درست

نہ اوس سے نبھی مین نبھا ہا کیا
مری آہ پر اوس نے آہا کیا
مرارات بھر دل کراہا کیا
عجب کالے مرہم کا پھاہا کیا

نکلجائین بے کھٹکے دل اور جگر
اب آنکھیں ان کو ہمنے دور اہا کیا

صنم مجھ سے حق ناحق آزردہ ہی
گنہ سینے کیا بار الہا کیا

خوشی سے ہو رضی رضا پر مذاقؔ
تجھے کیا جو کچھ اوسنے چاہا کیا

ہی مدام اشتیاق ساقی کا
بد مزہ ہے فراق ساقی کا

جا نکنی اب خمار وصل ہین ہی
ہجر ہے دل پہ شاق ساقی کا

سیر اساقی ہے ساقیٔ کوثر
جام ہی پر مذاق ساقی کا

جوے جنت ہو نقش پاسے رواں
ہو رواں گر براق ساقی کا

خم ابرو مین دل رہے ہے مرا
بھایا شیشہ کو طاق ساقی کا

کن کا اک نکتہ کہکے مست کیا
ہے نرالا سیاق ساقی کا

سر کا افسر بنا ہے ساق عرش
پاے گر لفظ ساق ساقی کا

رند مشرب جہانکے لیتے ہین
نام بالاتفاق ساقی کا

مست ہی رند ہے شرابی ہے
کچھ ہی پر ہے مذاقؔ ساقی کا

ہی ذوق مناقب علی کام اپنا
دلدار علیؑ مذاق ہے نام اپنا

ہی دیدہ و دل ہین بادۂ خم غدیر
حوض کوثر ہے شیشہ و جام اپنا

اول تھے نیست آخرش ہونگے نیست
آغاز جو تھا وہی ہی انجام اپنا

ظلمت میں نور میں دکھاوے جلوہ
ہے خاص و عام میں تو ہی خاص انجا
روزانہ شبانہ سحر و شام اپنا
جانی کہنے کو خاص اور عام اپنا

ہر ذرہ خاک در ہو شکل سپہر
جی کا آرام لے گیا اک ہمت
دکھلاے وہ مکھڑا جواب بام اپنا
بنکر آرام جان دل آرام اپنا

پیغام اجل کا نامہ بر آ پہونچا
پک جاے اگر وہم تو صورت پکڑے
نامہ پہونچا وہان نہ پیغام اپنا
پختہ ہے یقین خیال ہے خام اپنا

نامی ہو جو بے نشان ہو عنقا کیطرح
نامہ بھیجوں تو خون بہا بھی قاصد
اپنے کو گمامی چاہیے گر نام اپنا
کرتا ہے طلب بجاے انعام اپنا

طائف ہوں حریم دل کا جوگی بنکر
ناکام سے اپنے ایک دو باتیں کر
گیروے میں رنگوں جامۂ احرام اپنا
اک دم میں ابھی تمام ہو کام اپنا

گمنام ہمیں ہیں اور نامی ہم ہیں
ہم نام خدا بتائیں کیا نام اپنا

دل سے رشتہ ہے یار آنسو کا
ہے رگ جان تار آنسو کا
ہے جو رونے میں زلف مد نظر
تار ہے مشکبار آنسو کا

میری نظروں سے گر گیا جب سے
کچھ نہیں اعتبار آنسو کا
چشم نرگس میں ایکد و قطرے
یہاں ہے غنچہ ہزار آنسو کا

وہاں کبھی گر د نمیں موتیوں کی لڑی
یہاں گلے میں ہے ہار آنسو کا

پردۂ چشم کے رفو کو یہان — پلکین سوزن ہین تار آنسو کا
اوسنے دیکھا جو چشم گریان سے — پوچھنا بار بار آنسو کا
ہنسکے بولا کچھ اعتبار نہین — ایک دو تین چار آنسو کا
دل کا ہر دم پیام لاتا ہے — کیون نہو انتظار آنسو کا
کیون نہ دریا تمام چڑھ جائین — چشم سے ہے اُتار آنسو کا

ق

آب و دانے کے بدلے روز مذاق
ناشتہ ہے نہار آنسو کا

لب ہلاتے نہین ایسی بھی خود آرائی کیا — بات کرنے مین بگڑ جائیگی مرزائی کیا
بزم ساقی ہے شیشہ ہے نہ ساغر ہے نہ مے — ہے ترے دور مین اے گنبد مینائی کیا
جان من ہم بھی دل وجان سے ہین سینہ سپر — فوج مژگان کی دکھاتے ہو صف آرائی کیا
زندگی اوس لب جان بخش پہ مرتے گذری — ہم نہین جانتے ہوتی ہے مسیحائی کیا
آجکل کیا کہین جاتی ہوئی دنیا جانی — پاس آئے جو مرے دلمین کہو آئی کیا
آشنا یا نہ ہر اک صورت بیگانہ سے دل — چاہیئے چاہنے والون کو شناسائی کیا

خاکسارون پہ ہین گردون سے بلائین نازل
ہے فقیرونکو مذاق آمد بالائی کیا

بیخود اوس بت کی خود نمائی کا — نہ خدا کا ہے نے خدائی کا
سر ہر سنگ آستان مزار — نقش ہے میری جبہہ سائی کا

خود بخود کہہ رہی ہی خلق خدا
بت کو دعوی نہین خدائی کا

ہوا پردہ سے خود بخود ظاہر
شوق تھا اوسکو خود نمائی کا

صاف سرخی سے ہی لکھا اللہ
وصف کیا پنجۂ حنائی کا

زاہد و نکی جبین پہ داغ سیاہ
ہی نشان سجدۂ ریائی کا

خاک آلودہ ہوئین عریان تن
پاک جامہ ہی پارسائی کا

سر افلاک شور برپا ہے
خاکی پاک کی رسائی کا

عشق مین یا نصیب یا قسمت
قصد ہی قسمت آزمائی کا

شکر و شکوہ کہانتک اوسکا کرون
با وفائی کا نے وفائی کا

زلف و عارض سے اوسکے اکجا ہی
وصل کی رات دن جدائی کا

موت سے پہلے مر گئے بیموت
ہمکو آیا مزہ بن آئی کا

کوئی یار آشنا نہ کام آیا
رہ گیا نام آشنائی کا

لمعۂ شمع طور سیف اللہ
عکس اوس بت کی ہی کلائی کا

مجتبےٰ مرتضےٰ بھی نام خدا
ہے لقب نام مصطفائی کا

ہوئی روح القدس بلا گردان
دم بدم شاہ کربلائی کا

ہو مذاق الست ذوق بلا
مست ہون حمد کبریائی کا

اوی جنون چاک گریبان کبھی ایسا تو نتھا
پارہ پارہ سر دامان کبھی ایسا تو نتھا

زعفرانی مرا منہ دیکھ کے ہنستا ہے وہ شوخ
ورنہ نے ساختہ خندان کبھی ایسا تو نتھا

صحن گلزار مین کیا وہ گل تر ہو نکلا
سرخ و شاداب گلستان کبھی ایسا تو نتھا

آہ کس کا مجھے آئینہ رو یاد آیا
خود بخود بیخود و حیران کبھی ایسا تو نتھا

گرم پہلو ہے رقیبون سے وہ جانی شاید
مضطرب یہ دل بریان کبھی ایسا تو نتھا

دسترس پا کے سراسیمہ مین پہونچا گھر مین
بیخبر یار کا دربان کبھی ایسا تو نتھا

ہوئی اس دور مین کیا بات مذاق بدست
بد مزہ ساقی دوران کبھی ایسا تو نتھا

تجھ بن تن ویران مین مرا جی نہین لگتا
اجڑی ہوئی بستی مین ذرا جی نہین لگتا

شبنم کی روش برسے ہے ہر گل پہ اداسی
گلشن مین کچھ اے باد صبا جی نہین لگتا

اے حور لقا سات بہشتو نکی بھی کی سیر
پر میرا ترے گھر کے سوا جی نہین لگتا

تھین دور ہی سے دلگیان مجھسے مریجان
پاس آکے مرے کہنے لگا جی نہین لگتا

جانان خفگی مین ہون تری جان سے بیزار
جینے سے مرا دل ہے خفا جی نہین لگتا

ہون محفل دلدار مین بھی مضطر و حیران
دل ہی خفقانی ہے دیا جی نہین لگتا

دل تجھسے کبھی جس کسی بیدل کا لگا تھا
اسے بت کہین اوسکا بخدا جی نہین لگتا

جان اپنی تڑپ کر نہ نکلجاے بدن سے
ہے دل یہ وہ صدما کہ فدا جی نہین لگتا

ایحضرت دل تنگ ہو کیون سیری بغل مین
گھبراتے ہو کیون کسلئے کیا جی نہین لگتا

فرقت بن مذاق اوسکی کہین دل کو لگا کر

جی کھوئینگے گر آپ کی کہا جی نہین لگتا

ہر ست ہوا سلسلہ بند آہ و فغان کا
فاقہ ہو جو گالی لب شیرین کی نہ کھاؤن
باندھا ہی سر اک زخم نے یہان تار نفس کا

ولہ

ہم رندون نے جب نام لیا پیر مغان کا
ہون منہ کا مزہ دار چٹورا ہون زبان کا
مرہم ہی نہ پٹی ہی نہ بخیہ ہے نہ ٹانکا

دل خود رفتہ منا ہی سے نہین بنتا ہی
سیرے جانی کبھی آجاتے سے صدقے جاؤن
ہی یہی چین تمنا کہ انہین آنکھون سے

یاد آتا ہے جو وہ روٹھ کے جانا تیرا
اسقدر خوب نہین راہ دکھانا تیرا
پھر بھی دیکھون کبھی آنا کبھی جانا تیرا

کاش مر جاے تو جیتو نہین تو پڑ جاے مذاق
ہی حیات ابدی جان سے جانا تیرا

ہنسی خوشی سے ہماری سیوم کی سیر کین
کرین جو قصد سفر سوے عالم بالا

وہ شوخ سمجھا کہ میلہ ہی پھول والون کا
زمین عرش پہ ہو پا تراب نالون کا

ولہ

دل صد پارہ کو اس زلف رسا کو سونپا
سو بلا سے چھٹے اک کالی بلا کو سونپا

ولہ

وہ کیا کچھ مجھکو کہہ جاتے ہین مین کچھ کہہ نہین سکتا
مین رہجاتا ہون جب اصلاح گویا ہو گیا سکتا
مقابل ہو کوئی آئینہ رو تو اپنا منہ دیکھون
بشکل آئینہ پھرتا ہون حیران سبکا منہ تکتا

ولہ

ایک دم مین ماہ سے ماہی تلک چلجائیگا
نالہ شبگیر اپنا گر شرر افشان ہوا
یاد مین اوس غنچہ لب کے مصحف رخسار کی
صاف ہر مرغ گلستان حافظ قران ہوا
خلد مین اُس رشک رضوان کا جو گھر یاد آگیا
مجھکو دوزخ سے روضۂ رضوان ہوا

اوسکے چشم و لب کا دہیان آیا مجہی جب آہ اوف
ہاے مین گریان ہوا او ہات مین خندان آیا

گر جسے پیدا ہو نہ دل نال ہے سنے آپکے | حال میرا ہو وہی جو حال کالے چور کا
دلکے ضغطہ سے ہون ہر دم زندہ در گور اے مذاق | مجھپہ جیتے جی یہ صدمہ ہی عذاب گور کا
کم ہی نظرون مین مری تخت سلیمان خاک سی | گرد ہفت آسمان اک تل ہی چشم مور کا

ولہ

روانہ ہم ہوئے جنت کو عشق سرو قامت مین | ہمارے ڈہیر پہ مہلکین آنا دہم ڈہولکا

ولہ

زہر کھاتین اس شکر لب پہ نہ کیونکر سبزہ رنگ | آج طوطی بولتا ہی اوسکے خط سبز کا

ولہ

کیا ہی شوریدہ دل سے کام ترا | مین ہون بندہ نمک حرام ترا
کام ہو مے کدہ کا کعبے کے ساتھ | ساقیا پی لون گر مین جام ترا

ولہ

ہر گل مین اوسکا رنگ ہر اک رنگ مین وہ گل | خوشبو سے جسکی باغ جہان سب مہک گیا
اللہ ری بد دماغی ساقی اخیر دور | خالی پیالہ سر سے ہمارے پٹک گیا
غنچے نے اوسکے آگے رکھی باغ مین کلی | اور عشق پیچہ بیل کی لیکر سٹک گیا

ولہ

ملا تا نہ وطن جب ہم غریبونکا وطن چھوٹا | کھلا کچھ اور ہی گل بلبلونسے جب چمن چھوٹا
طبیعون غربت جانا نہین انہین چھوٹنا کسکا | بدن سے جان چھوٹی جان سے میرا بدن چھوٹا
ہوئی مجنون کو وحشت اور بھی کہکے انا لیلی | ملا سودا ہی وصلت ہجر کا دیوانہ پن چھوٹا

قطعہ

سینہ مرا مدینہ ہی اصحاب حال کا | ٹلے قیل و قال داغ ہی ہمسر ہلال کا
دور شراب ہی شرف دور چار کو | ساقی کرامتیاز حلال و حرام کا

رباعی

حق حق یون ہی نہ حق ریاضت مین ملا
اطاعت مین ملا نہ وہ عبادت مین ملا
واللہ مذاق جب کسینے ڈھونڈھا
اللہ و رسول کی اطاعت مین ملا

قطعہ

کیا کرون عرض اشتیاق اپنا
شعر کہنا غرض تھا شتاق اپنا
ذوق تھا یہ ترے تلمذ کا
کہ تخلص کیا مذاق اپنا

بسنت رندانہ

مئے گلگون ملا کر زعفران لانا بسنت آیا
بسنتی ہووے ساقی جام و پیمانہ بسنت آیا

بدل پوشاک یہ موسم نہین ہی سوی او دیکا
سنہرا زرد جوڑا شوخ رنگوانا بسنت آیا

لباس زعفرانی تو پہنکر لے پری آجا
کہ باہر اپنے جامہ سے ہی دیوانہ بسنت آیا

در و دیوار پر ہووے سپیدی کیجگہہ زردی
بہارین زرنگارین ہووے میخانہ بسنت آیا

ہوا سر سبز تازہ کشت عشق آدم نادان
پڑا گیہون کی بالون مین ہرا دانہ بسنت آیا

جو سرخ آنسو بہے منہ پر تو ہولی جانی عاشق نے
ہوا جب زرد چہرہ عشق سے جانا بسنت آیا

وہ نازک تن گران خاطر نہ ہووے گہری رنگت سے
کوئی ہلکا بسنتی جاکے رنگوانا بسنت آیا

لگا کر کان گل نے سر جھکا کر سرو بستان نے
سنا قمری کا غل بلبل کا چلانا بسنت آیا

بہار آئی چمن مین اور گئی باد خزان باہر
ہوا ہی دیکھیے سبزے کا لہرانا بسنت آیا

دوشالہ سرخ اتارو ہو نہ کپڑے زرد جالی کے
دکھاؤ اپنا جوبن نے حجابانہ بسنت آیا

پیو آب گلابی اور گلشن کی ہوا کھاؤ
گیا جاڑا گلابی گرم دستانہ بسنت آیا

وہ خنکی سا ہوا ہے جھاڑ نیلین کو نہالین پھوٹین ۔۔۔ ہر اک بوٹی کا ہے زرد اور ہرا بانا بسنت آیا

مذاقِ بینوا بے برگ کیون ہے بے سر و سامان
جو نخلِ خشک ہی سرسبز ہو جانا بسنت آیا

بسنت صوفیانہ

چمن کا رنگ بدلا دل نے پہچانا بسنت آیا ۔۔۔ نسیم جانفزا سے چلنے لگی جانا بسنت آیا

ہی جان پنجتن ایک رنگ اور جامے ہین پچرنگے ۔۔۔ وہ پانچون رنگ ہین بیرنگ دکھلانا بسنت آیا

دکھایا رنگ ربط آب و خاک و باد آتش نے ۔۔۔ ہوا ان چارون سے ہین چاریارانا بسنت آیا

سنہرا قادریہ زرد چشتیہ نظامیہ ۔۔۔ رو پہلا نقشبندی ہو ہرا بانا بسنت آیا

شہابی سہروردی اور سیہ پوشش مداریہ ۔۔۔ قلندر جامے رنگا رنگ رنگوانا بسنت آیا

اویسیہ ہو خرقہ چادر رنگین یمانی ہو ۔۔۔ رنگا دو پگڑی ملتانی فقیرانا بسنت آیا

معین الدین قطب الدین فریدالدین نظام الدین ۔۔۔ پہنا دو چار خلعت ہین کے شاہانہ بسنت آیا

بسنت آنکی تھی کچھ بھی خبر اے غنچۂ دل تجکو ۔۔۔ جو سرسون پھولی آنکھون مین تو یہ جانا بسنت آیا

بنے سلطان محبوب الٰہی جب نئی زر بخش ۔۔۔ در دولت پہ آنکے بنیلے شاہانہ بسنت آیا

سنو خوبان ہے رنگین طبع اور رنگین نوا خسرو ۔۔۔ شہانہ راگ رنگین ہے مطربون گانا بسنت آیا

بنی ہی برج دولہے بانسلی خسرو پیا کی من ۔۔۔ ذرا کھول اپنے دل کے کان ای کانا بسنت آیا

مذاقِ صاف دلکو رنگ لے اپنے رنگ مین جانی
رنگیلے بانکے فخرالدین مولانا بسنت آیا

سہرا

پھولون کا منہ پہ زیبا ہی گیا گلعذار سہرا
ہستا ہوا ہی ماتھا جھڑتے ہین پھول منہ پر
خوش خوش بنیا سجیلا ہریالا اور رنگیلا
بال اوسکے مشک و عنبر سہرا بندھا جو سر پر
جوڑا شہانا پگڑی زیبا ہی ہار بدھی
ہی مہر و مہ محمد ایثار علی کا چہرہ
کنگن ہین امد تو ٹل انعام جوڑے توڑے
دولہہ دولہن کا ہن یارب دنیا مین شاد آباد

نظرا ہے غیرت [illegible] سہرا
نوشہ کے سر پہ [illegible] سہرا
گلھڑا چمن چمن ہی باغ و بہار سہرا
خوشبو سے ہوگا یک سر مشک تتار سہرا
منہ کی بہار مقنع سر کا سنگہار سہرا
پرتو سے اوسکے چمکے لیل و نہار سہرا
لعل و گہر لٹاتا ہی بار بار سہرا
دونون کو ہو مبارک پروردگار سہرا

خوش ہو مذاق سہرا نوشہ کے سر پہ بندھکر
پھولون سے کیون ہنسی کا باندھے نہ تار سہرا

اچھا بنا محمد ایثار علی کا سہرا
بسم اللہ اللہ اللہ پڑھکر لکھا ہی مینے
کلیان چٹک چٹک کر سر کی بلائین لیے ہین
کیا جانے کو رسے منہ کسطرح سے کھلیگا
عطر گلاب ملکر پھولونکا باندہ مالن
خوشبو مین کچھ چمن سے بہتر مہک رہا ہو

صل علے محمد ایثار علی کا سہرا
نام خدا محمد ایثار علی کا سہرا
منہ پر فدا محمد ایثار علی کا سہرا
جسدم بندھا محمد ایثار علی کا سہرا
گلگون قبا محمد ایثار علی کا سہرا
باد صبا محمد ایثار علی کا سہرا

پھولے پھلے یہ نوشہ گھر بھر کو ہو مبارک
[illegible] محمد ایثار علی کا سہرا

سہرے کی کیا کسی سے تحسین و آفرین ہو
[illegible] محمد ایثار علی کا سہرا

رنگین مذاق آئین کا یا کیا مزے کی شیرین
ہے با مزا محمد ایثار علی کا سہرا

چمن سے لائی مالن گوندھ کر سہرا گل تر کا
بنے سہرہ بہارین سیم و زر کا لعل و گوہر کا

نہ کیونکر چاند سورج روبرو نوشہ کے شرمائین
تمامی اوسکا ہی جوڑا شہلنہ سیم اور زر کا

ہی کلھرا مہر پگڑی ماہ تلبان اور شفق مقنع
ہی سہرا چاندنی کے پھولونکا اُس مہر انور کا

شب مہتاب و روز روشن اکٹھا ہون اگر باندھون
شعاع مہر کے تارون سے سہرہ ماہ و اختر کا

قران مشتری و ماہ ہی قرب دلہن دولہا
ہی منزلگاہ نوشہ برج لک ماہ منور کا

بنا ہر دو زنان شاد یکی جوڑ و نسے دلہن دولہا
گمان ہی ہر مکان شہر پر نوشاہ کے گھر کا

ملے انعام و اکرام اسکو اور شادی مبارک ہو
جو گاہی محفل شادی مین سہرا مجھ سخنور کا

شہ مردان کا ہو دولہا کے سر پر سایۂ دامان
رہے سایہ دلہن پر فاطمہ زہرا کی چادر کا

عنایات الہی سر بسر دولہا و دلہن پر ہو
عنایت احمد مختار کی سہرا بنی سر کا

مذاق ایسا ہے نوشہ پہ پلو شاہزادون کا
کہ سہرو سر پہ ہووے سایہ شبیر و شبر کا

ہی سیم و زر کا زیبا اُس سیمتن کا سہرا
یا ہووے موتیون کا لعل و یمن کا سہرا

سہرے مین اوسکے بالی ہین پانچ رنگ کے پھول
نقشہ دکھلا ہی منہ پر یہ پنجتن کا سہرا

سہرہ طلب چمن سے جسدم ہو بہر گلدو
بن بن کے روبرو ہو ہر گل چمن کا سہرا

پھولون کا سہرہ گوندھے تار نظر سے بلبل
دکھلائے تب بہارین اس گلبدن کا سہرا

ہے مہر و مہ سا مکھڑا کھلتا ہے اسکے منہ پر
پھولونکا چاندنی کے سورج کرن کا سہرا

اوس نازنین پہ زیبا نازک بدن کے ہین پھول
نازک بدن کی بدھی نازک بدن کا سہرا

اک تازہ گل کھلیگا جسدم ملینگے دونون
لائیگا رنگ ملکر دولہ دولہن کا سہرا

ہو جائین خوش سخنور مضمون خوشی کے سنکر
خوش آئے ہر خوشی ہین مجھ خوش سخن کا سہرا

گائین حسین خوش رو خوش لحن گانیوالے
خوش ہو مذاقؔ سنکر اکبر حسن کا سہرا

چہرہ ہے بھولا بھالا سہرہ ہے بانکپن کا
مکھڑے پہ اک جھمکڑا سہرہ کی ہے پھبن کا

پوشاک ہے وہ زرین جسپر نظر نہ ٹھہرے
جوڑا شہانہ دیکھو ہے سرخ سیمتن کا

زربفت بادلہ کی پوشاک ہے جھلا جھل
ہے زرق برق جوڑا دولہ کا اور دولہن کا

گوندھا ہے مالنون نے سہرا ترا سراسر
تار نگین سیم و زر کے گلہا ہے یاسمن کا

پڑھ کر درود باندھو دستار اور سہرا
دولہ دولہن کے سر پر سایہ ہو پنجتن کا

جب مصحف آرسی کو دیکھینگے تب کھلیگا
دولہ کا منہ ہے قرآن آئینہ منہ دولہن کا

مقنع شفق ہے اوسکا منہ آفتاب جیسا
روشن سنہرا سہرہ سورج کی کرن کا

شرمندہ ہے سراسر دندان و لب سے اوسکے
لعل یمن کا سہرا اور گوہر عدن کا

کھلتی ہے گورے منہ پر پھولونکی کیا سپیدی
سہرہ بندھا ہے سر پر نسرین و نسترن کا

ہی وہ بنا سجیلا ہریالا اور رنگیلا
ہی جلوہ مُنہ دکھائی اک حسن و عشق کی دھوم
جوتی کے وہ ستارے صدقہ ہوں جن پہ تارے
کیا بھولے بھولے مُنہ پر جھڑتے ہیں حسن کے پھول
سہرہ میں ہی سراپا ربطِ کلام جیسا

سہرہ بنائیں مالی ہر ہر گل چمن کا
دولہ کا ہے تجلی دیدار ہی دولہن کا
ہو چرخ ہر قدم پر قربان اس چلن کا
مکھڑے پہ اوس حسین کے سہرا ہی شاہ دین کا
ویسا ہی رابطہ ہو دولہ کا اور دولہن کا

سہرہ میں تونے باندھے یکسر مزے کے مضمون
سہرہ مذاقؔ باندھوں سر پر ترے سخن کا

کیا بنے کا ہے سجیلا سہرا
چاند سے موتیوں سے اوجلا ہے
بانکا ٹیرھا ہے حسین اور جمیل
پھول کب ہوپہنچے اوس مکھڑے تک
چھب دکھائی جونہی بنڑے نے
سبق آب دُر دندان سے بنے

بنا ہریالا رنگیلا سہرا
رنگ بھرا سونے سے پیلا سہرا
گوندھے مالن بھی جمیلا سہرا
بنگیا تازہ وسیلا سہرا
بنگیا چھیل چھبیلا سہرا
ٹھنڈا مقنع تر اسیلا سہرا

کہا سہرہ بخوشی مینے مذاق
ہی خوشیکا مری حیلا سہرا

شعاعِ لعل و گہر کے تاروں سے باندہوں اوس مہ جبین کا سہرا
جواہروں کے مین جو ہروں سے بناؤں اوس نازنین کا سہرا

رخ پر انوار اوس کا قرآن جسبین پر نور ... شعور دار

ضیاء کرسی کے ... پہول اور شعلہ عرش برین کا سہرا

بنائین اوس ماہ رو کی شادی مین ملکے سب عرش اور فرشی

تمام تارون کا آسمان کے گلون کے روی زمین کا سہرا

چہار جانب سے شوق نوشہ مین تو بہ نو بنکے آرہا ہے

کہین کا جوڑا شہانہ مقنع کہین کی بدہی کہین کا سہرا

معین حسین و حسن ہین زہرا معین ہین مولا علی اعلے

معین احد ہے معین احمد مذاق باندھو معین کا سہرا

چلتے رہتے ہین مذاق ... پہر جام شراب

ڈہل مین ساغر پر شیر و شکر جام شراب

عشق و غم سے ابہی سر پہوڑ کے خون اپنا بہائین

روبرو آنکہو نکے آنکہین ہین ساقی کی مم

آفتاب اور نہ مہتاب مین یہ آب و تاب

رات روشن ہوئی میخانہ کی مینوشی سے

پتلیان کشتی ہین تیغ نگہہ ساقی سے

دونون عالم کو کیا اک نگہہ ناز سے مست

ہو وے نہ ساقی کے میخوارو نکا احوال خراب

روز و شب پیتے ہین اور شام و سحر جام شراب

ہجر مین زہر ہے پیالے سے بتر جام شراب

ایک دم بہر بہی نہ پائین ہم اگر جام شراب

شکل آئینہ ہے پیش نظر جام شراب

غیرت شمس ہے اور رشک قمر جام شراب

ظلمت شب مین ہوا مجکو خضر جام شراب

پہنسے اوڑ جائین جو پہونہ سپر جام شراب

چشم ساقی کی ہے مستانہ نظر جام شراب

حال رندونکا کرے نوع دگر جام شراب

موت ہی زاہدونکی ہمین تورونکی حیات
زہر و تریاق کا رکھتا ہی اثر جام شراب

پی کے اک جرعۂ ساغر نرہی کچھ بھی خبر
مے کہان شیشہ کہان اور کہان جام شراب

ساقیا مر کے نہ بگڑا ترے بیہوش کا کام
بنگیا بعد فنا کاسۂ سر جام شراب

پائین ہر بار مرے کام و زبان تازہ مذاق
نام ساقی کا مین لیکر پیون گر جام شراب

ساقیا کھول پلا سارے علوم اور فنون
تاہو سرمایۂ ہر علم و ہنر جام شراب

پیر ساقی ہی تو استاد مرا ذوق مذاق ؎
میکدہ کا ہون فقیر اپنی گذر جام شراب

عین مدہوشی مین ہی مد نظر جام شراب
کہ بڑہاتا ہی مرا نور نظر جام شراب

زاہدا ہوش کی پی نوش نکر جام شراب
ڈر ہی موجونکا پیا تونے اگر جام شراب

چشم رندان کے جو ہو پیش نظر اسکا گذر
صاف صوفی کو کرے زیر و زبر جام شراب

ہے توانائی جان ضعفا ساغر مے
دل شکستونکے لئے فتح و ظفر جام شراب

ساقیا عرشی و فرشی ہین ترے مست الست
پی چکے ہین ملک و جن و بشر جام شراب

آتشین مے سے ہی تر دامنونکو نفع مدام
زاہد خشک کو کرتا ہی ضرر جام شراب

ہوتے مدہوشی سے ہین پیر خرابات جوان
سیدھی کر دیتا ہی مستونکی کمر جام شراب

ڈالا ساغر مین جو عکس رخ دندان ہنسکر
بھر کے ساقی نے دیا لعل و گہر جام شراب

زخم تیغ نگہ مست کے دھونیکے لئے
دمبدم مانگے ہی دل اور جگر جام شراب

چشم ساقی کا تصور ہی مریجان دلمین
جانہ میخانہ کو ہوتے ہوئے گھر جام شراب

لگا تڑکے ہی کٹورہ سے کٹورہ بجنے
کھڑکے میخانوں میں بجتے ہی گجر جام شراب

سیکدہ خالی نرکھہ دورہ مے سے ساقی
خم سے بھر شیشہ کو اور شیشہ سے بھر جام شراب

شیشہ خم خانہ ہی جان مست ہی جانان ساقی
شیشۂ دل ہی مگر دیدۂ تر جام شراب

کرمِ ساقی کوثر کا بھروسا ہی مذاقؔ
پیتے ہیں ذوق سے بیخوف و خطر جام شراب

آفت اوسکا خرام ہی صاحب
اور قیامت قیام ہی صاحب

کاسۂ چشم جام ہی صاحب
خون دل یان مدام ہی صاحب

کون کہتا ہی سرو کو آزاد
اوسکے قد کا غلام ہی صاحب

سہل سمجھے وہ جا بجا جانا
کیا ہی مشکل مقام ہی صاحب

کیون کہین اُس عزیز کو یوسف
کیا کسیکا غلام ہی صاحب

ساتھہ عارض کے زلف کا ہی خیال
ہر سحر اپنی شام ہی صاحب

اوسنے شنجرف سے لکھا ہی سلام
قتل کا یہ پیام ہی صاحب

آپ گو دل سے جانیے آزاد
پر سہیہ بندہ غلام ہی صاحب

اوسکے گلگون کو نسبتِ صرصر
کچھہ بہی منہ مین لگام ہی صاحب

بیگنہ مجکو مت حلال کرو
دیکھو غصہ حرام ہی صاحب

کو سو کا لو منہو بکو بولو
جنبشِ لب سے کام ہی صاحب

بندگی کرکے کرلیا بندہ
تمکو میرا سلام ہی صاحب

سنکے کہتے ہین وہ مذاق کے شعر
کیا مزے کا کلام ہی صاحب

ہر دم ہی یہان پیش نظر یار کی صورت
اب حشر مین کیا نکلے گی دیدار کی صورت

ششدر ہون جو دیکھی نہین دلدار کی صورت
حیران کھڑا ہون در و دیوار کی صورت

رسم آرسی مصحف کی ادا ہووے بخوبی
گر دیکھہ لین دولہ دولہن اوس یار کی صورت

ہی جنس محبت سے بھرا حسن کا بازار
دکھلائی نہین دیتی خریدار کی صورت

بلبل کی روش نغمہ سرا ہووین جو دیکھین
مرغان چمن اوس گل بیخار کی صورت

حیرت سے بنے صورت تصویر سراپا
دیکھے جو مسیحا ترے بیمار کی صورت

گردش سے زمانہ کی اب ادنی ہوے اعلی
پاپوش ہی اک ہاتھہ مین ہتھیار کی صورت

منصور ہوئے سولی پہ بھی جان سی قربان
تھی دار جو کچھہ قامت دلدار کی صورت

جان اپنی رہے یا نہ رہے اسمین بہر شکل
دیکھینگے ہم اوس شوخ ستمگار کی صورت

نقش دہن یار کی کیا بات ہی کیا بات
اور خوبئ گفتار کی کیا بات ہی کیا بات

ہر دم دہن زخم سے آتی ہی یہ آواز
قاتل تری تلوار کی کیا بات ہی کیا بات

گل اوسکی ہر اک بات مین کھلتے ہین ہزارون
طرز سخن یار کی کیا بات ہی کیا بات

اک بوسہ کے بدلے مجھے دو گالیان دو چار
اس آپ کی تکرار کی کیا بات ہی کیا بات

دل سیکڑون اکدم مین یہ کہہ سنکے چرا لیے
اوس طرہ طرار کی کیا بات ہی کیا بات

ہین اشک مسلسل دُرِ شہوار سے بہتر
ان موتیون کے ہار کی کیا بات ہے کیا بات

یہ جام لبالب ہین مذاقؔ اور وہ ہین پھول
چشم و لبِ خمار کی کیا بات ہے کیا بات

ولہ

حق کی نظر آئی بتِ عیار مین صورت
پیدا ہوئی اقرار کی انکار مین صورت

صاف آئینہ حیرت سے بنایا مرے گھر کو
خود اپنی دکھائی در و دیوار مین صورت

اک جان دو قالب نہوا ایک ہی جانو
ملتی ہے سراپا مری اُس یار مین صورت

ولہ

شب سے مین تنگ مجھسے عاری رات
یہی حالت تھی طاری ساری رات

مینے دھوکے مین زلف شبگون کے
رات کی لین بلائین ساری رات

شعلہ رویون کو یاد کرکے مذاق
ہمنے انگارون پر گذاری رات

پوچھتے ہو کیا بھلا میرا مزاج
آپ کا بس چاہیے اچھا مزاج

خوبرو دل لیکے دکھلاتے ہین نگ
پہلے بنتے ہین بہت سادا مزاج

پوچھتا جا کر ہزارون بار تو
اے صبا گلشن مین اُس گل کا مزاج

غیر سے ملنے کی عادت چھوڑ دو
ورنہ ہے غیرت کا بھی میرا مزاج

جب کہین آئی طبیعت اے مذاقؔ
کیسی عادت کیسی خو کیسا مزاج

لوٹتا ہے دل مرا دامان جانان کیطرح
چاک کرتا ہون مین سینہ کو گریبان کیطرح

ہو نہ وحشی جا مین چشم غزالان کیطرح
اوبری آنکھین ملا مجھسے بھی انسان کیطرح

چشم حیرت سے تجھے ای رشک باغ گلشن مین
لٹ رہا ہی سب گلستان گرستان کیطرح

ای جنون جب سے قدم رنجہ یہان تونے کیا
[illegible]ن ہی سر پر خاک اوڑاتا ہون بیابان کیطرح

سینہ و دل پر مرے غم کی گھٹائین چھا گئین
دیدہ دل کیون نہ برسین ابر باران کیطرح

عشق کے دم سے یہ ویرانہ مذاق آباد ہے
دل مین ہر دم درد رہتا ہی مریجان کیطرح

فراق یار مین بھولا ہون جان وتن کی یاد
اب ای جنون تجھے کیا ہووے پیرہن کی یاد

غرض شہیدونکو تجہیز سے نہ تکفین سے
بھلائی شوق شہادت نے لبس کفن کی یاد

مین راہ عشق مین بھولا مقام و منزل کو
نہ کچھ خیال ہی غربت کا نے وطن کی یاد

بنایا کعبہ کو نام خدا صنم خانہ
ہمارے دل مین ہی اے شیخ برہمن کی یاد

فدا ہی اوسکی طرحداریون پہ گلشن دھر
ہزار وضع ہین اوس گل کو بانکپن کی یاد

لگائے چاہ الم مین ہزارہا غوطے
ہوئی جو بھول کے اوسکے چہ ذقن کی یاد

مذاق مست کو کیا ہوش پنجگانے کا
حواس خمسہ کی صہبا ہے پنجتن کی یاد

دل جلے جو لوگ تھے وہ ہو گئے اول شہید
پاؤن رکھتے ہی ہوئے ہمدم سر مقتل شہید

زلف کافر کی وہ پھانسی ہی کہ جس سے ہین
ایک مرادآباد کیا ہر شہر مین ہین گل شہید

گر نہ دیکھین اونکو ہم زندہ نظر کا ہے قصور
سوتے ہین وہ منہ پہ ڈالے حور کا آنچل شہید

خونبہا جسدم طلب کرنے چلین سفاک سے
ڈالدین سارے جہانین پھر ابھی بل چل شہید

شہد و شکر سے لبِ یار لذیذ — قند سے یار کی گفتار لذیذ

رہتی ہے بدمزگی صحبت مین — ہے مجھے عشق کا آزار لذیذ

مین جو کھاتا ہون مزے سی ہردم — ہے نہایت غمِ دلدار لذیذ

دہنِ زخم سے چھپتی ہی نہین — کیا ہے قاتل تری تلوار لذیذ

کچھ لعابِ دہنِ جانان سے — شیرہ جان نہین زنہار لذیذ

تلخیِ مے مین نہوتا گر کیف — جانتے کیون اوسے میخوار لذیذ

میٹھی باتین ہین نبات اوسکی مذاق
ہے وہ تقریر شکربار لذیذ

حبابِ موج سے لوٹا جو آشنا ہوکر — وہ آبِ بحرِ بقا ہو گیا فنا ہوکر

خدا ہی جانے یہ کیا بندگی خدائی ہے — رہا رسول خدا بندہ خدا ہوکر

لباس فقر مین ظاہر ہوا وہ عرش مکین — وہ خاکسار بنا نور کبریا ہوکر

اوسی فقیر کی بس خادمی ہے مخدومی — جو خادم الفقرا ہو شہِ غنا ہوکر

وہی ہے بندہ جو ہوجاے بندہ کا بندہ — رہے غلامی مولا مین باوفا ہوکر

مٹائی جاکے سرِ دار اک خودی اپنی — خدائی پائی نہ منصور نے خدا ہوکر

زبان پہ اوسکی ہے سب علم اول و آخر — جو اپنے آپ کو امی کہے پڑھا ہوکر

لبو نپہ مطلب کونین کی طلب ہی رہی
کہا نہ غیر دعا عین مدعا ہوکر

محمدؐ و علیؓ و فاطمہؓ حسینؓ و حسنؓ
بنے وہ پانچ ظہور ایک ذات کا ہوکر

ہوا وہ نور ہی شیخین اور ذی النورین
ابو تراب ہوا شاہ لافتی ہوکر

امام اول و آخر خلیفہ چہارم
ہوا وصی نبی حجت خدا ہوکر

علی عالی اعلیٰ بنا امام انام
ولی و والیٔ و اولیٰ و اولیا ہوکر

صفا و صدق سے آل عبا کے پردہ مین
وہ جلوہ گر ہوا مصداق انما ہوکر

نبی علی بخدا ایک جان ہین اک قالب
وہ دونون ایک ہوئے نور کبریا ہوکر

دکھائی قدرت حق طاقت ید اللّٰہی
اخی و قوت بازوی مصطفیٰ ہوکر

کہا رسول امین نے امین بلغ اوسے
رہا امانت پیغمبر خدا ہوکر

نبی کا خویش بنا سید ابو الحسنین
علی شیر خدا زوج سیدہ ہوکر

بحسن و صورت و سیرت ہوا امام حسن
شمائل نبوی شان مرتضیٰ ہوکر

حسنؓ ہی حسن کے دریا کا گوہر یکتا
ہوا وہ جلوہ نما در بے بہا ہوکر

علی ہین مصحف ناطق وہ سورۂ رحمان
نزول اوسکا ہوا رحمت خدا ہوکر

برنگ سبزہ ہوا زہر سے گل زہرا
چلا ریاض علی خلد سے ہرا ہوکر

روان ہوا سوے عینان تجربان جنان
وہ خضر راہ فنا چشمہ بقا ہوکر

بنا وہ سید گلگون قبا امام حسینؓ
شہنشہ شہدا شاہ کربلا ہوکر

نبیؐ کی جان علی کا جگر دل زہرا
وہ خاک و خون مین ملا جوہر صفا ہوکر

ابو الامام واخی امام وابن امام
نہیں گیا کوئی آدم سے لیکے تا بہ نہیم
کمال ذوق سے تھا موج بحر شوق
مثال نوح کے زین العباد آئے
امام باقر ابن علی شہ عادل
امام جعفر صادق ہیں مجمع البحرین
امام کاظم صاحب کرم حلیم و کریم
بتادی سارے زمانہ کو ہشت خلد کی راہ
دکھائی شبر و شبیر کی رضا تسلیم
عتیق و صاحب تقوی و تقی التقی
نقی نقاوت حق پاک ذات و نیک صفات
ہوا امام حسن عسکری بہ شکل حسن
دکھائیں دیکھیے کس دن جمال نورانی
یہی ہے شکل ہوالاول و ہوالآخر
شہ مدینہ کی بارہ دری ہیں بارہ امام
منور اک اوسی بارہ دری کا حسن حسین
محیط آدم و عالم ہوا وہ نور خدا

ہوا امام آئمہ کا مقتدا ہو کر
بہا... صاحب الرضا ہو کر
... شہادت سے آشنا ہو کر
رہا سفینہ ... کا ناخدا ہو کر
ہوا ولی علی شاہ اولیا ہو کر
کہیں حق ... صدیق و مرتضا ہو کر
ہوا شفیع و خطا پوش ذوالعطا ہو کر
امام ضامن ثامن نے رہنما ہو کر
امام صاحب تسلیم والرضا ہو کر
ہوا امام تقی شاہ اتقیا ہو کر
ہوا امام وہ معصوم پارسا ہو کر
حسین آگئے صورت میں مجتبیٰ ہو کر
محمد عربی مہدی ہدی ہو کر
خدا ہی روے محمد ہوا خدا ہو کر
مکین عرش رہا اور مصطفا ہو کر
بنا جو خاک سے بغداد کی صفا ہو کر
رہا خدائی میں خود مظہر خدا ہو کر

بہ شکل چرخ ہین وہ پردہ او سمین بارہ بروج
گیا زمین پہ گذر صورت سما ہوکر

مثال شمس و قمر سیر چرخ و برج رہی
رسول عرش پہ دل لکے رہا خدا ہوکر

جہان مین نام ہوا اوسکا سید و سلطان
وہ کامران ہوا سلطان دوسرا ہوکر

اوسکے ملنے سے ملتے ہین سب نبی و علی
ملے خدا سے کوئی اُس سے کب جدا ہوکر

حضوری اوسکو حبیب خدا کی حاصل ہو
پڑہے درود جو کوئی حضور کا ہوکر

کھلے گی رمز محمد پس از نفی اثبات
ملے گا وصل رسول خدا خدا ہوکر

جدا ہون آپ سے لیکن خدا جدا نکرے
ملا ہون آپ سے پر آپ سے جدا ہوکر

اوتار کہہ کلہِ سروری کو چون پاپوش
چل اوسکے کوچہ مین سر سے برہنہ پا ہوکر

ہوا ہے روضہ اقدس بھری ہے سینہ مین
یہ جی مین آتا ہے اوڑ جایئے ہوا ہوکر

تم آکے پہلو مین بیٹھے کہ درد دل اوٹھا
ہمارے جی کا مرض ہوگئی دوا ہوکر

زبان پہ لاتے ہو مستی مین بات مشرب کی
مذاقؔ بے مزہ ہوتے ہو با مزہ ہوکر

پڑا ہون زیر قدم خاک رہ گذر بنکر
جھکا ہون مین ہمہ تن اوس گلی مین سر بنکر

مٹا ہون عشق کے کوچہ مین مثل نقش قدم
بگڑ گیا ہے مرا لاکھ بار گھر بنکر

نکل گیا مری آنکھون سے مثل خواب و خیال
گذر گیا دل روشن سے وہ نظر بنکر

دکھا رہا ہے ہمین سیر آسمان و زمین
کسیکا پرتو رخ شمس اور قمر بنکر

کتاب خط ہی کے دیکھے مین رہ گئے اغیار
وہ یار آپ ہی آیا پیام بر بنکر

میان یار ہی برزخ وجود و عدم
قبائے نور پہ ٹپکا رہا کمر بنکر

طریق دیر و حرم جاکے کل بگاڑ چکے
چلے ہو آج خدا کے لئے کدہر بنکر

کسی کی تیغ نگہ نے مٹا دیئے دہبے
ہمارے داغ جگر کٹ گئے سپر بنکر

ہم اونکے آنے سے پہلے ہی ہوچکے آخر
شب وصال کی شام آگئی سحر بنکر

کرینگے ماتم جانسوز دلکے ماتم مین
بہلینگے کوچہ جانان مین نوحہ گر بنکر

عدم وجود ہی دریای عشق مین ہردم
حباب وار بگڑتے ہین ہم مگر بنکر

مذاق ساقی کوثر مجہے سنبھالینگے
نشے مین بگڑی طبیعت مری اگر بنکر

ملگیا مین خاک و خون مین چشم میگون دیکھکر
دیکھی پہر آنکھونکی گردش دور گردون دیکھکر

چشم گریان یاد آئی مجھکو جیحون دیکھکر
بھر گئے آنکھون مین آنسو در مکنون دیکھکر

میری صورت پر بلا چھائی ہی وحشت ایسی ہون
ہو گئی وہ غیرت لیلے بہی مجنون دیکھکر

میری پہلو مین ہو ساقی پہول کے پیالے کا دور
مر گیا ہوتا مین کسی کی چشم میگون دیکھکر

پان کھاکر پیک مت ڈالو کسی پر میری جان
عرشی و فرشی کے دل ہو جائینگے خون دیکھکر

اسے بتون واللہ تو مین تمہارے بس مین ہون
جو ستم چاہو دکھاؤ مجھکو مفتون دیکھکر

عین فرحت عین راحت ہی ہمین رنجیدگی
یار خوش ہوتا ہی اکثر ہمکو محزون دیکھکر

ان دنون آنکھون مین اپنے اک جہان تاریک ہی
آگئی شامت ترے مو و زلف شبگون دیکھکر

انجمن سے مہ وش نامہربان جب اوٹھ چلا
خاک پر بس گر پڑے ہم سوے گردون دیکھکر

آگیا اکثر مرا نادیدہ نادانستہ دل
اک نظر مین پھر کوئی دل لیکے چمپت ہو گیا

تھا یہی جی مین کہ آپکی دل لگاؤن دیکھکر
اب کدھر ڈھونڈھون کہان سے اُسکو لاؤن دیکھکر

کیا پتہ دون مین مذاقؔ بے نشان کا دوستو
روبرو لاؤ مرے تو مین بتاؤن دیکھکر

ناتمام

رہ گئے حسرتِ دیدار مین یار
سارا عالم ہوا خواہان اُسکا
رگِ جان گبر و مسلمان کی ہے
غیر یار اوسمین نہین کچھ باقی
خاک پر لوٹے ہین حسین پریان
یار بھی باقی ہی صحبت باقی

نظر آیا نہ مجھے اغیار مین یار
پھر بھی ہے فکر خریدار مین یار
ہے ترے رشتۂ زنار مین یار
ہو گیا جو کہ فنا یار مین یار
کیون ترے سایۂ دیوار مین یار
بیٹھے ہین اب ادہی سرکار مین یار

گل ہین چادر مین دیا میرے کفن مین اختر
دیکھکر ہونٹ ہلائے ہین ثابت یہ ہوا
خالِ عارض ترا چمکے ہے برابر دن رات
سایہ افلاک پہ ڈالے جو مرا بخت سیاہ
صاف ظاہر رخِ رنگین سے ہی خالِ پرنور
لب و دندان ہین ترے صاف بہم عکس نگن

مرتے ہی داغِ جنون ہو گئے تن مین اختر
دانت ہین اُس مہ تابان کے دہن مین اختر
ماہ رخسار ضیٰ ہین چرخ کہن مین اختر
صورتِ شمس و قمر ہو دین گہن مین اختر
دیکھ لے جس نے نہ دیکھا ہو چمن مین اختر
لعل اختر مین ہین اور لعل یمن مین اختر

مدح اوس چاند کے ٹکڑے کی جو لکھتا ہون مذاقؔ

نقطے بنجاتے ہین ہر شعر و سخن مین اختر

کھائے ہین اک شمع رو کے عشق مین گل ہات پر
آ کے یہان پروانہ سان جلجاے بلبل ہات پر
ہے ہتیلی رشکِ گل اوسپر لکیرین جال ہین
کیون نہ اوس صیاد کے پھنسجاے بلبل ہات پر
بیڑیون اونکی پہونچی جبکہ زندان مین صدا
ٹوٹ کر گردن سے میری گر پڑا غل ہات پر
گر عمل سے عاملون کچھ صورتِ اخلاص ہو
اپنے ساقی کو دکھادین لکھ کے ہم قل ہات پر
زلف جانا تک مصوّر دسترس ہمکو نہین
پھر تسکین لکھ شبیہہ یار سنبل ہات پر
مین ہون اک بیدست و پا ہے محض جز دستِ خدا
نے بھروسا پاؤن کا نے کچھ توکل ہات پر

وقتِ بیعت نذر دینگے پیر مغ کو دل مذاق
رکھ لیا یہ شیشۂ مُل نے تامل ہات پر

ولہ

قبضہ مین کرلون فقر کا میدان کارزار
تلوار ایک دو جو مجھے یا شاہ ذوالفقار
ہوجاؤن صاحبِ علم و صاحبِ قلم
دیوان کا میر منشی ہون میدان کا شہسوار
تیغ دودم کا کاٹ کرے کلک دوزبان
سیفِ زبان سے میری کٹے برق کا کٹار

ولہ

مجھ سے بیزار نہو او دل زار
میرے جانی مسیح اچھے بیمار
روٹھکر مجھ سے نہ جاؤ دم نزع
آؤ اسوقت تو کرلین تمہین پیار

ولہ

مطرب نہ سُنا پھر خدا ساز کی آواز
کافی ہے مجھے اوس بُتِ دمساز کی آواز
جب اوسنے پکارا مجھے کٹنے لگے اغیار
تلوار کی تلوار ہے آواز کی آواز
کس مُنہ سے کہون دل ہی مرا جانہے ایجان
کیا ناز کی باتین ہین کس انداز کی آواز

دیپک کو جو تو گاوے تو ہی خام خیالی
مرجاوے ہی سنکر کوئی جی جاوی ہی سنکر
تھا ذکر مرا جانے کیا اوسکے مکانمین
پردہ سے نکل آئے اگر کان لگا کر
مرغ دلِ عاشق جو اوڑے حشر بپا ہو

خود شعلۂ آتش ہی تری ناز کی آواز
اوس شوخ کی ہی کچھ عجب اعجاز کی آواز
دروازہ تک آئی نہ در انداز کی آواز
معشوق سنے عاشق جانباز کی آواز
ہی شور قیامت پر پرواز کی آواز

اس خاک کے پتلے مین خود آئی بخدا روح
سنتے ہی مذاقؔ اُس بت طناز کی آواز

کس لئے چپ ہی مرے پیارے دل
صاف کہہ تجھکو میری جانکی قسم
کس سے بگڑی ہی سچ بتا جانی
خوب ہمکو ستالے جی بھر کے
دیکھ لینگے برائیان تیری
تنگ آیا ہون ہمدمی سے تری
کیا ملے مجھ شکستہ دل سے وہ
ہی موے پر بھی تو عجائب دم

بات جی کی مجھے بتارے دل
کیون مکدر ہی کیا ہوا رے دل
جھوٹی باتین نہ اب بنارے دل
پھر کہے دیتے ہین سنارے دل
جانتے ہین تجھے بھلا رے دل
میرے پہلو سے جارے جارے دل
جیسے دم توڑتے ہون سارے دل
تجھپہ رحمت ہو واہ وارے دل

ہمکناری کی آرزو مین مذاقؔ
چل بسا گور کے کنارے دل

عاشقو دیوانہ سرمد ہین ہم
عشق کے دیوان ہین اہل مد ہین ہم

دفتر دیوان وحشت کے ہین فرد
نوع آدم جنس دام و دد ہین ہم

فرش پر ہین عرش پر اپنا دماغ
خاک پا ہین زینت مسند ہین ہم

آن ہوا جان ہو کے عالم مین محیط
فانی و باقی حد و الحد ہین ہم

ہم سے ہی نیکی بدی کا سب ظہور
ہین بہت نیک اور نہایت بد ہین ہم

حد سے گذرے جرم کیجے در گذر
آپ سے گذرے ہوئے بیحد ہین ہم

آپ ہی مقبول اور مردود ہین
اپنے فعلون سے قبول و رد ہین ہم

زلف کو سر خط غلامی کا لکھا
بندۂ سودا ے خال و خد ہین ہم

حفظ ہین قرآن کے اٹھائیس حرف
حافظ سیپارۂ ابجد ہین ہم

مصحف ناطق ہی صورت بولتی
قاری قرآن بہ شد و مد ہین ہم

ہمدم جان ہی ترا غم گور مین
کب تن تنہا تہ مرقد ہین ہم

ہم ہین سیل فانی بحر بقا
دم کی آمد ستد مین جزر و مد ہین ہم

قاصدا کرتے ہین قصد کوی دوست
خط کے سو مقصد کے اک مقصد ہین ہم

کچھ نہین سب کچھ ہین کیا ہین کیا پتہ
کیا کہین کیا بھید کیا مقصد ہین ہم

ہمسے ہی ظاہر تمہاری ہم ہمی
ظاہر و باطن تمہین سو کد ہین ہم

صورت خلے صورتی ہین ہین احد
صورتو نہین صورت احمد ہین ہم

اپنے خوش قامت کے عاشق ہین ہم ال ع

واہ کیا اصل علی خوش قد ہین ہم

یاروں کے یار ہین میخوار ہین ہم
مست ہین رند ہین عیار ہین ہم

دل کے سودے مین گرفتار ہین ہم
کبھی صحرا کبھی بازار ہین ہم

عین صحت ہے کہ اوس تیرے لئے
چشم بیمار کے بیمار ہین ہم

سایہ سان کوچہ مین پریونکے پڑے
پیش در ہین پس دیوار ہین ہم

سب کو بھولے ہین مگر یاد ہین آپ
بیخودی مین بھی خبردار ہین ہم

عیش و عشرت ہو مبارک تمکو
درد کے غم کے طلبگار ہین ہم

چشم دیدار مین آنکھین ہین کھلی
دیکھنا خواب مین بیدار ہین ہم

اے صنم زیست سے اپنی بخدا
خوار ہین زار ہین بیزار ہین ہم

خانہ آباد زیادہ دولت
اب تو رخصت کے طلبگار ہین ہم

شور اتنا نہ کر اے شوخ ملیح
تیرے خادم ہین غمخوار ہین ہم

خواب مین دیکھی وہ صورت جبسے
شکل آئینہ کے بیدار ہین ہم

علم بیجد کا سبب جان لیا
دل ہی دینے کے گنہگار ہین ہم

روز روشن شب تاریک بنے
اپنے آگے وہ سیہ کار ہین ہم

رکھدیا طاق مین قرآن جبسے
عاشق ابرو و رخسار ہین ہم

جام سے ساقی کوثر کے مذاق
مست و مدہوش ہین سرشار ہین ہم

ولہ ناتمام

لاگ رکھتے ہین لحد مین شعلہ رخسارونسے ہم
نفس کافر کو دکھادوینگے جوہر روح کے

گور اپنی آپ ہی بھرتے ہین انگارونسے ہم
دلکلے اب ٹکڑے کرینگے دم کی تلوارونسے ہم

نیک وبد سارے جہانکے خوب ہین
اپنی نظرونمین سبھی محبوب ہین

ہم ہین حسن وعشق اپنے آپ ہی
آپ یوسف آپ ہی یعقوب ہین

چھوڑدی ہی جب سی مطلب کی طلب
خودبخود طالب مرے مطلوب ہین

رکھتے ہین جو خوبرو مجھسے حجاب
آنکھ کے پردونمین وہ محجوب ہین

ہین بغیر از عشق ناقص کل کمال
جز محبت سب ہنر معیوب ہین

شکر کرتے ہین خوشی سی جاے صبر
ہم بلاکش خوشتر از ایوب ہین

مجھ سے رہتے ہین کشیدہ بی سبب
حضرت دل بھی عجب مجذوب ہین

خط مرے پڑھتے ہین لڑکے سادہ رو
مکتبون مین سب مرے مکتوب ہین

چھوڑ بیٹھے سب عمل جب کے مذاقؔ
پڑھتے یا محبوب یا محبوب ہین

خروج ورفض سے ہون پاک ہون با تولا ہون
جو سنتی نے تعصب ہون تو شیعی نے تبرا ہون

مین کہنے کے لئی سب کچھ ہون اور کچھ بھی نہین ہون
زبان ہی گنگ گویا کیا کہون مین کون ہون کیا ہون

مرا مذہب ہی لاملت ہی لامشرب فنا فی اللہ
مین اک ہفتاد و دو ملت سے لامذہب نرالا ہون

کہے ہی مجکو مومن ہون احد کافر مجھے کافر
وہ جیسا ہی مجھے کہتا ہی مین جیسا ہون ویسا ہون

نہ مین سمجھون کسی کی بات نہ سمجھے کوئی میری
کوئی سمجھے مجھے کچھ بھی جو سمجھا ہون [illegible] سمجھا ہون

نہ کوئی کہنے والا ہے نہ کوئی سننے والا ہے
مین ہی آپ اپنے آپ سے کہتا ہون سنتا ہون

نہین معلوم کچھ اپنی برائی اور اچھائی
مین کیا بتلاؤن تجھے کہ [illegible] کیا سمجھا ہون

نہ نام اپنا نہ کام اپنا نہ کچھ ذات وصفات اپنی
بدی نیکی مین حق ناحق برا ہو خواہ [illegible] اپنا ہون

تم اچھے مین برا تم مجھکو خوب اچھا برا کہلو
برا ہون یا بھلا ہون تم ہو سمجھے مین تمہارا ہون

مری تردامنی اور خاکساری ہے ترقی پر
مین اک ذرہ سے خورشید اور اک قطرہ سے دریا ہون

جہانبین ہین بھی ہون اک ماشاءاللہ دیدکے قابل
تماشا گاہ عالم مین مین اک طرفہ تماشا ہون

خدا کی شان پہچان اپنی ہے پہچاننا رب کا
مذاقؔ اللہ اکبر سر عرفان کبریا کا ہون

مر جاؤن نام عشق پہ تب نیکنام ہون
بدنام جس سے ہو نہین اوسی پر تمام ہون

بندہ کو نام و ننگ سے کیا کام عشق مین
نام خدا مین عاشق بے ننگ و نام ہون

سنکر کلام عشق مجھے کوئی کچھ کہے
عاشق کلام یار کا ہون لا کلام ہون

شیرین زبان یار سے سنکر کلام تلخ
شیرین سخن ہون کہنے کو تلخ کام ہون

دیوانہ ہو نہین گیسو و عارض کا رات دن
سودے مین زلف و رخ کے پھنسا صبح و شام ہون

ہین بندگی مین عشق کے جسکی شہ و گدا
اوس بادشاہ حسن کا صاحب غلام ہون

کیفیت علی ولی سے ہون با مذاقؔ
مست ولاے ساقی کوثر مدام ہون

کہتا مین اپنے آپ سے اپنا پیام ہون
سنتا ہون آپ اپسے بن ہم کلام ہون

تسلیم و بندگی مین ہون مین اپنی خود بخود
جھک جھک کے اپنے آپ کو کرتا سلام ہون

ہر نیک و بد مین ذکر ہی میرا برا بھلا
بدنام ہون کہین تو کہین نیکنام ہون

خادم ہون سبکا شیخ حرم ہون نہ پیر دیر
بندہ خدا کا ہو نہین صنم کا غلام ہون

آ دم اخیر نہ آئے تمام عمر
آجاؤ کوئی دم تو دم مین تمام ہون

خوش آئے کب مجھے کسی معشوق کا چلن
عاشق مین تیری چال کا ای خوشخرام ہون

مست الست ہو نہین بلا نوش اے مذاق
مدہوش ذوق جام بلا سے مدام ہون

دلا نہین یہ مے سرخ فام شیشے مین
بھرا ہی شیرہ جانکا قوام شیشے مین

ہوئے حباب سے پیدا حسام شیشے مین
کہ دخت رز رہی پنہان مدام شیشے مین

جو دون شراب کو آب حیات سے تشبیہ
تو اترین خضر علیہ السلام شیشے مین

رہا یہ شیش محل چھوڑ خم مین افلاطون
جو عقل ہوتی تو کرتا مقام شیشے مین

خیال دلمین ہی ساقی کی چشم میگون کا
شراب جام مین ہی اور جام شیشے مین

شگاف دلمین بھرا مرہم مے انگور
کیا ہی کیا ہی کرامت کا کام شیشے مین

مین خرق عادت پیر مغانکا قائل ہون
کہ بعد خرق کیا التیام شیشے مین

کھلا جو بزم مین مینا تو چاندنی چھٹکی
یہ دخت رز ہی کہ ماہ تمام شیشے مین

ہی آفتاب کا مسکن سپہر مینائی
نہ کیون شراب ہو ساکن مدام شیشے مین

مثال جان ہی تہہ در تہہ ترا ہرے دلمین
کیا ہی یا کہ پری نے قیام شیشے مین

خبر کرون دل پر شوخ کی حقیقت سے
مین لکھہ کے ساقی کو بھیجون پیام شیشے مین

خلاف دیدہ و دل سے ہی عشق ساقی مین
مزا ہیہ دیکھو لڑائی ہی جام شیشے مین

ہمارے ٹوٹے ہوئے دل سے خون ٹپک نکلے
شکستگی سے نہ ٹھہرے مدام شیشے مین

بہار ائی ہی اور حسن دختر رز ہے
شگون مے کی ہی کیا دھوم دھام شیشے مین

وہ عکس ابروے خمدار ڈالکر بولے
یہ دیکھو ڈالی ہے ہمنے حسام شیشے مین

نجان اسکو مے آتشین تو اے ساقی
کسی پری کا ہی یہہ خون جام شیشے مین

جو شکل غنچہ دیکھے تو صاف دختر رز
نظر پڑے مجھے صورت حرام شیشے مین

مذاق تلخی ہی ان روزون وقت شام شراب
رکھے ہی دختر رز کو صیام شیشے مین

ہر دم ہی حال غیر ہمارا فراق مین
ہمدم ہی کوئی غیر نہ اپنا فراق مین

ہر روز ہجر مین ہمین یوم الوصال ہی
ہر شب ہی تفرقہ دل و جانکا فراق مین

سنتا نہین ہی کوئی دہائی ہی وصل کی
فریاد رس کسیکو نہ پایا فراق مین

عالم ہماری نظر و نمین تاریک ہوگیا
آنکھونسے کچھہ نظر نہین آتا فراق مین

غمخوار دل نہین کوئی رو رو کے روز و شب
ہم کھوتے ہین تن تنہا فراق مین

گھر خالی دیکھتے ہی بھر آتا ہی جی مرا
دل خالی ایک دم نہین ہوتا فراق مین

تنہائی مین خوشی کی خوشی غم کا غم نہین
ہنسنا خوش آئے ہمکو نہ رونا فراق مین

وہ دل نہین نہ وہ سر و سودا نشاط کا
سامان عیش سب ہین مہیا فراق مین

فرقت مین زندگی کا مزہ تلخ ہوگیا
بھاتا نہین ہو میٹھا سلونا فراق مین

جو صورت آشنا تھے وہ پہچانتے نہین
کچھہ فرق میری وضع مین آیا فراق مین

حالت غشی کی رہتی ہو اب رات دن ہمین
اگلا سا جاگنا ہو نہ سونا فراق مین

سردی آہ گرمی دل برشگال چشم
موسم خلاف ہوگئے اک جا فراق مین

نیرنگی بہار و خزان دیکھتے ہین ہم
آنکھین ہین سرخ زرد ہی چہرہ فراق مین

وحشت دکھا رہی ہو زمانہ کے انقلاب
صحرا ہی شہر شہر ہی صحرا فراق مین

اپنی خدائی مین کسی بندہ کو تا ابد
بری طرح نہ رکھیو خدایا فراق مین

افسوس جی کے جی ہی مین ارمان رہ گئے
آتی ہین حسرتین ہمین کیا کیا فراق مین

واحسرتا کہ جانی نہ کچھہ قدر وصل کی
ہو دل سے کس قدر ہمین شکوہ فراق مین

کچھہ مطلب دلی نہین آتا ہو تا بلب
ہو دل زبان مین تفرقہ گویا فراق مین

فرقت کی کاوشون نے جگر لخت لخت ہے
خوناب ہوگیا دل و زہرہ فراق مین

سمجھے فراق یوسف و یعقوب کو وصال
قصہ اسنے جو زلیخا فراق مین

مرتے ہین جیتے جی غم فرقت مین بے اجل
ہر دم ہی یاد وصل مسیحا فراق مین

ہے طرفہ ماجرا کہ نہ نکلا غبار دل
آنکھون سے میری بہ گئے دریا فراق مین

خذ ما صفا خوش آئے نہ دع ما کدر ہمین
کیا کام صاف و درد ہو صہبا فراق مین

جی بامزہ ہو نشئہ فانی سے اسی مذاق
جام بقا سے ذوق رکھہ اپنا فراق مین

مستانہ مدح ساقی کوثر مین پڑھ غزل
پی لے شراب وصل کا پیالہ فراق مین

ورد زبان ہے نام علی کا فراق مین | ہی کام دل عشق مولی فراق مین

ہجر ابوتراب مین لوٹون ہون خاک پر | خاک اوڑھنا ہی خاک بچھونا فراق مین

جب بیٹھتا ہون خاک پہ کہتا ہون بوتراب | اٹھتا ہون کہہ کے یا علی اعلا فراق مین

دشت نجف ہی اُس شہ والا کا تخت گاہ | ہین حاملان عرش معلا فراق مین

گر قامت علی کا نہ سایہ ملے اُنہین | ہون خوب خشک سدرہ و طوبی فراق مین

رہتا ہی سوز فرقت ساقی سے دل کباب | ہر دم جگر سے اوٹھتا ہی شعلا فراق مین

شوق لقا ہی ہر شب تاریک ہجر مین | دیکھون کہین وہ چاند سا مکھڑا فراق مین

منہ سے نقاب اٹھا کے ذرا دیکھ لو ہمین | ہم رنج و غم اُٹھاتے ہین کیا کیا فراق مین

تسکین دل ہو بندہ کی اے واصل خدا | تڑپون کہانتک اے حبیب آقا فراق مین

دکھلایئے جمال مجھے بہر ذو الجلال | ملجایئے کبھی تو خدا را فراق مین

کیجے برائے رحمت عالم نگاہ رحم | مین منتظر ہون فضل و کرم کا فراق مین

ہیبت سے ہجر کی دل زہرہ ہوا ہی آب | مت رکھہ بروح فاطمہ زہرا فراق مین

حسن حسن دکھلایئے بہر حسن حسین | دیدار چاہتا ہون تمہارا فراق مین

باطل ہی وہ جو سمجھے نبی و علی مین فرق | واصل نہوگا حق سے رہیگا فراق مین

صل علی محمد و آل محمد | ہی عاشقون ورد وظیفہ فراق مین

ذوق ولا ساقی کوثر سے اسے مذاق
وصلت کا جسنے ذائقہ پایا فراق مین

آپ سو تم بھی کوئی دم کو مری جان دلمین
آن کی آن مرا جی بھی ہے مہمان دل مین

دم نکلتا ہے کوئی بات نکالو منہ سے
جان ہے کچھ تو کہو کیا ہے بھلا ان دل مین

ملک الموت کے سر صدقہ ہو وقت وصال
اے پری وصل کے کیا کیا نہ تھے ارمان دلمین

عذر بدتر ہے گنہ سے نہ مری لاش پہ رو
ہو مرے قتل سے قاتل نہ پشیمان دل مین

دشت وحشت مین بھی جسکے مری وحشت نہ گھٹی
دل بیابان مین رہا اور بیابان دل مین

دل نشین ہو گئے لب اوسکے مسی مالیدہ
سنگ اسود بنے یہ لعل بدخشان دل مین

نہ ملا ہاے وہ دلدار وجانی ایک دم
جی کی جی ہی مین رہی دلکے سب ارمان دلمین

خون چشم اپنا جو پانے دے زمین دل کو
نکلے بوٹا سا کوئی سرو خرامان دل مین

ہجر مین بھی مجھے وصلت کا مزہ ہے ہر دم
دل مرا خواہش جانان مین ہے جانان دلمین

سبزۂ خط کو ترے دیکھ کے طوطے اوڑ جاین
صفت آئینہ طوطی بھی ہو حیران دل مین

فی البدیہہ یہ غزل اکدم مین مین کہتا ہون ولا
جانتا ہے مجھے ہر ایک سخندان دل مین

زال دنیا کے وہ مومن نہین آنکا مذاق
رکھتا ہے ذوق ولا شیر مردان دلمین

خواب مین دکھلائین اوسنے ایسی پیاری انکھڑیان
دے گئین دل لیکے جی کو بیقراری انکھڑیان

گر نشے مین دیکھتے ساقی کی پیاری انکھڑیان
حشر تک کھلتین نہ مستی سے ہماری انکھڑیان

میٹھی اور کڑوی بخا ہو بخا ہون اُنکے ہین شہید
سبزہی و سُرخی سیاہی سی ہے پھولا اک چمن
خون مردم پی لیا اور ہوگیین پاک وصاف
مستیان مدہوشیان بیماریان خونریزیان
کشتیان مستونکی بھرتی ہین مئے دیدار سے
خاک ہین ملجاہین مارے شرم کے نرگس کے پھول
منتظر ہون اک نظر آنکھین ذرا دکھلایئے
مینہ مری آنکھونسے برساجب ہوئین اُنسے دوچار
اوس کمان ابرو کی نظرونسے ہین بھرتا ہے جی

شہد کی چھُریان ہین اوربس کی کٹاری انکھڑیان
اس گل رعنائی ہین فصل بہاری انکھڑیان
اب دکھائین آپکی پرہیزگاری انکھڑیان
دیکھیے کیا کیا دکھاتی ہین تمہاری انکھڑیان
اپنے لنگر خانہ کو رکھتی ہین جاری انکھڑیان
شرمگین دیکھین جو اُس گل کی خماری انکھڑیان
مجھکو دکھلاتی ہین دیکھو انتظاری انکھڑیان
چشمۂ رحمت ہین یا ہین شان باری انکھڑیان
دمبدم دل پر لگاتی ہین تیر کاری انکھڑیان

چشمہاے خلد سے کیا کام مستون کو مذاقؔ
ساقیِ کوثر کی دیکھینگے خماری انکھڑیان

پھرتا ہے اس روش سے وہ سروِ جہان چمن چمن
عکسِ رُخِ نگار سے گل ہین ہزار رنگ کے
دیدۂ عندلیب سے جبکہ رواں ہوجوے خون
عشق رُخ نگار مین کھاے ہین خارِ غم ہزار
خاک سے کس شہید کے آہ اُگا ہے گلستان
ہوگئین خشک ہتلیان سبز برنگ شاخ گل

باغ مین جیسے آبجو ہووے رواں چمن چمن
غنچۂ دل ہے باغ باغ گلبنِ جان چمن چمن
تازہ بہار گل دکھاے فصل خزان چمن چمن
کیجے نہ بلبلونکی شکل آہ و فغان چمن چمن
بلبلین ہین بہ سوز و ساز مرثیہ خوان چمن چمن
مرغ قفس نے جب کہا وقت اذان چمن چمن

سرو روان گواہ ہی قمری ہنو اکیطرح
نالی چلا ہین تا عنبان برگ گل و بہار سے

ہر لب جو پہ ہم پھرے تشنہ لبان چمن چمن
ہوگا سدا ہرا بھرا باغ جہان چمن چمن

ساقی گلعذار بھی پھول سدا بہار ہے
چھوڑ کے میکدہ مذاق پھر ہی کہان چمن چمن

قیدیون مین تیرہ بختون مین سیہ کارون مین ہون
پر بلا سے تار کاکل گرفتارون مین ہون

لب ہلا ابرو ملا آنکھین لڑا کچھ تو ہی
مین نہ زندون مین نہ مردون مین نہ بیمارون مین ہون

دم بدم آہ شرر افشان بھی ہی رونیکے ساتھ
دیکھو طرفہ ماجرا پانی ہی انگارون مین ہون

دن کو مژگان کا ہی کھٹکا رات کو ابرو کا خوف
روز تیرون مین گذارا شبکو تلوارون مین ہون

مینے خوش ہو کر رکھا سر جب خم شمشیر پر
ہنسکے قاتل نے کہا کیا مین ستمگارون مین ہون

ساتھ غیرونکے مرے پھولو نہین ہی رشک گل
کیا تماشا ہی کہ پھولون مین بھی ہون خارون مین ہون

میکشون ہو نہین خمار عشق ساقی مین مدام
بیخودون مین ہون نہ مستون مین نہ ہشیارون مین ہون

ہون بہار وہی مین برگ خزانی کی روش
بے گلون مین ہون نہ غنچون مین نہ مین خارون مین ہون

سایہ سان ہمراہ ہون سبکے مگر سب سے جدا
مین نہ گلچین مین نہ کوچون مین نہ بازارون مین ہون

آپ کی مجکو خبر ہی کچھ خبر اپنی نہین
کیا خبر ہی بیخبر ہون یا خبردارون مین ہون

آب و آتش ہون نہ باد و خاک ہون کیا خاک ہون
نے فلک پر نہ ثوابت مین نہ سیارون مین ہون

عشق ہی ہی عشق مجکو عشق عاشق مجھ پہ ہی
وہ مرا طالب ہی مین اوسکے طلبگارون مین ہون

کر لیا مذہب کو تسلیم و رضا کے اختیار
اب نہ مجبورون مین ہون اور نہ مختارون مین ہون

دل ہے میری دلبری مین دلکی دلدار ہین ہین
دل مرا دلدار ہے مین دلکے دلدار نہین ہون

رات دن ہو نہین خیال چشم ساقی مین مذاق
اونگھتا ہو نہین نہ سوتا ہون نہ بیدار ہو نہین ہون

ہاہر خون نے کاہش غم مین انکھو نسے چھپ جاتے ہین
شکل ہلال نظر ہم بھی اب گاہے ماہے آتے ہین

کھلتا ہو نہین پاؤن پر تو پاس سے سر کے جاتے ہین
اوتنا ہی وہ روٹھتے ہین ہم جتنا اونکو مناتے ہین

اوسکے در سے جب اوٹھکر ہم اپنے گھر کو جاتے ہین
آتے ہی آتے پھر جاتے ہین کب ہم بیٹھنے پاتے ہین

گاہ انکھین یاد آتی ہین گہہ لب اوسکے یاد آتے ہین
مر مر کے جی جاتے ہین اور جی جی کر مر جاتے ہین

جیون جیون مین چاہون انکو وہ غیر کو چاہے جاتے ہین
حق تو یہ ہے حق محبت ہم بھی نبھائے جاتے ہین

گاہ تبسم کرتے ہین اور گاہے آنکھہ دکھاتے ہین
بات مین ہمکو سناتے ہین اور پل مین ہمکو رلاتے ہین

جھوٹ کہا یہ جان کسینے کون ہے عاشق کسکا عشق
سچ تو یہ ہے تجھسے ملکر جی کو ہم بہلاتے ہین

غیر کی خاطر یار نے اکثر آنے سے ہمکو منع کیا
غیرت کو ہم راہ بتا پھر گاہے گاہے جلتے ہین

عشق مین ہم مجبور ہین جانی یہ کافر ہے خود مختار
کب مانے ہے کتنا ہی اس دلکو ہم سمجھاتے ہین

آپ نے جب سے پاس ہمارے آنا جانا چھوڑ دیا
آپ ہین گہہ ہم آتے ہین گہہ آپ ہی باہر جاتے ہین

یون تو کسکا منہ ہے صاحب جو کوئی ہمپر ہنسے مذاق
تم ہنسواتے ہو غیرونکو ہم ہنسکر رہجاتے ہین

دلکو مین ڈھونڈون کہان باہر نہین گھر مین نہین
میرے پہلو مین نہین زلف معنبر مین نہین

کیون نہ اس مجروح کے وہ خونکا پیاسا پھرے
آپ تو قاتل ذرا بھی تیرے خنجر مین نہین

نرگس مخمور ساقی مین جو دیکھی آب و تاب
حکم دیگر قتل کا مجکو بجا لیتے ہین وہ

وہ جھلک ستون مے گلگون کے ساغر مین نہین
لطف یہ ہے کہتے ہین ہان کہکے دم بھر مین نہین

قامت رعنا سے اوسکے کیونکہ نسبت دون مذاق
یہ چلن یہ ناز یہہ شوخی صنوبر مین نہین

غیر اوس سر کی قسم کھاتے ہین
وصل کسطرح ہو ملنے پہ مرے
دلمین لاکرتے دلبر کا خیال
غم دلدار مین جز خون جگر

ہم ابھی پائین تو سم کھاتے ہین
آپ فرقان کی قسم کھاتے ہین
میوہ نخل ارم کھاتے ہین
نہ تو پیتے ہین نہ ہم کھاتے ہین

اسے مذاق آتی ہو بس دل پہ شکست
اوسکے کاکل جو ہین خم کھاتے ہین

جان جاتی رہے پر دل تو نہین آئے کہین
اونسے کیونکر بنے بگڑا ہے نصیبہ اپنا
یار کے منہ سے یہی بات خوش آئے مجکو
سن چکے سکڑون پیغامبرونکی باتین
ہمنشین مین نہ اٹھون پر نہ اٹھون حشر تلک
سر رہ آپکے ہون عرشی و فرشی پامال

موت آجاے دلے کوئی نہ مرجاے کہین
خود وہ ملجائین جو قسمت مری لڑجائے کہین
ہو گئے ناخوش جو کہا اونسے تو مرجائے کہین
اپنے منہ سے تو کوئی بات وہ کرجائے کہین
در دولت پہ وہ دلدار جو بٹھلاے کہین
دیکھے سر دولت پابوس اگر پاے کہین

موت آجاے تو جیتے نہین تو پڑجاے مذاق

جان جاے تو مری جان مین جان آے کہین

نامہ منظوم

نامہ مین یا فقیر و یا بادشا لکھون
بندہ خدا کا تمکو لکھون یا خدا لکھون

لوح و قلم پہ پاؤن اگر خوب دسترس
نام خدا اچھہ آپ کی مدح و ثنا لکھون

کاغذ کی لوح صاف پہ سجدہ کیے قلم
سر نامہ لکھہ کے نام اگر آپکا لکھون

جی چاہتا نہین کہ جدائی کا نام لون
ہو جس سے دل ملا اوسے کیونکر جدا لکھون

کیا ولگی آرزو سے کہون آرزوے دل
ہو تمہی مدعا تمہین کیا مدعا لکھون

ہر دم برنگ خامہ سیاہی سے کام ہے
ہون بسکہ روسیاہ سیہ کار کیا لکھون

پاؤنکے نیچے پاؤن سر ساق عرش کو
اپنے تئین جو آپ کا مین خاکپا لکھون

ہون منتظر مدام کرم کی نگاہ کا
مین کیف انتظار کا کیا ماجرا لکھون

کیا کام ہے مذاق مجھے قیل و قال سے
مستانہ اب کوئی غزل حالبیا لکھون

ساقی کہین مذاق مے آشام ہے کہین
وہ کام دل کہین ہے یہ ناکام ہے کہین

مے کش کہین مدام کہین میکدہ کہین
جلسہ کہین ہے جم ہی کہین جام ہے کہین

ہم شربون مین اپنے عجب تفرقہ پڑا
دور فلک مین مستونکو آرام ہے کہین

رندان فاقہ مست کو ملتی نہین شراب
اس دور مین ہے قرض کہین وام ہے کہین

اس آفتاب کا نہ طلوع اور نہ ہے غروب
آغاز کچھہ نشہ کا نہ انجام ہے کہین

جاری ہین فیض ساقی کوثر سے میکدے
بذل و کرم کہین ہے تو انعام ہے کہین

کیا دور ہے جو ساقی دوران یہ حکم دے
لانا ادھر مذاقؔ مے آشام ہی کہین

یون دیدہ و دانستہ دکھا جاتے ہو آنکھین
دیکھے کوئی تو صاف چرا جاتے ہو آنکھین

کسطرح کھلے آپ کی پوشیدہ عنایت
ظاہر مین تو تم ہمسے چھپا جاتے ہو آنکھین

کاٹی نگہہ تیز سے ان آنکھونکی جالی
بگڑی ہوئی نظرونسے بنا جاتے ہو آنکھین

بیداری مین تارونسے لڑا کرتی ہین آنکھین
جب خواب مین آنکھونسے ملا جاتے ہو آنکھین

در پردہ مری پردہ دری مد نظر ہے
پردے کے جو اوجھل سے اڑا جاتے ہو آنکھین

صوفی وہین بس ناچتے ہین پتلیونکی شکل
جب رقص کی حالت مین دکھا جاتے ہو آنکھین

غش آکے مری پتلیان چڑھ جاتی ہین ایجان
تیوری کو چڑھا کر جو دکھا جاتے ہو آنکھین

دیکھا تو وہ کہتا ہے مذاقؔ آنکھ بدل کر
تم گھور کے صاحب مری کھا جاتے ہو آنکھین

در سفر بشوق وطن نوشتہ شد

جو ٹھہرون گھر تو نکالے ہے بار بار وطن
کرون سفر تو رکھے مجھکو بیقرار وطن

جو یار تھے ہوئے اغیار اپنے گھر باہر
نہ یار اپنا سفر ہے نہ اپنا یار وطن

سفر وطن مین ہو کیا خاک دل لگی اپنی
بسکہ ہے جی مین کدورت سفر غبار وطن

نہ دیس چھوڑی نہ پردیس مجھکو بھیک ملے
سفر مین کیا کرون اور کیا رہون نہین یار وطن

ہوئے ہین دوست مرے بال بال کے دشمن | وبال جان ہین چھڑاتے ہین رشتہ دار وطن

گدا بناتا ہی شاہونکو عشق خانہ خراب | فراق یار مین چھوڑے ہین شہریار وطن

سفر مین دیکھتے ہین روزگار کی گردش | دکھائے دیکھیے کس روز روزگار وطن

مسافرت مین گلوگیر ہی وطن کی فکر | ہوا سفر مین بھی آگے گلے کا ہار وطن

برنگ ابر رلاتا ہے موسم بارش | سفر مین یاد دلاتا ہے بار بار وطن

بنا زمین کا گر اب زمین پکڑے گا | چھوڑا اے چرخ نہ چھوٹیگا خاکسار وطن

سفر پہ شکل سقر بنکے دکھ دکھاتا ہے | بہار خلد کی دکھلاتے ہی بہار وطن

ہی ہنسنا بولنا اہل وطن کا پیش نظر | سفر مین ہمکو رلاتا ہی زار زار وطن

سفر ہوا مجھے لشکر سے شیوپور کا پیش | وطن سے چلکے جو سمجھا کو امیدوار وطن

علو اپنا پہاڑو نخین مین اگرچہ ہوا | کرے بجرم سفر مجھکو سنگسار وطن

جو کامران ہون سفر مین تو کیا بکار آمد | ٹھہر چکا مرا مسکن مآل کار وطن

نہ جان و تن مین توان ہی نہ پاؤن مین طاقت | پیادہ چل کے نہ پاونگا نہار وطن

کمر مین توشہ ہی نہ راہ بھروسہ ہی | ملے گا دیکھیے کیا کھاکے ایکبار وطن

نہ شیوپور ہی مین رہا پھر چلا مین نردر کو | پہونچ رہونگا مین چل پھر کے پہین یار وطن

سفر وطن مین یہ ہے خیر و عافیت بارے | دوبارہ خیر سے پھر جاؤن ایکبار وطن

کہان بدایون کسی رنگ برج کو پاؤن | کنار گنگ پہ جا پہونچون در کنار وطن

ملا ہی شاہ وہ سلطانجی کا بن قاصد | کنار سوت ہے گنگا کے اپنا یار وطن

ہوئے ہین دوست مرے بال بال کے دشمن
وبال جان ہین چھڑاتے ہین رشتہ دار وطن

گدا بناتا ہی شاہونکو عشق خانہ خراب
فراق یار مین چھوڑے ہین شہریار وطن

سفر مین دیکھتے ہین روزگار کی گردش
دکھائے دیکھیے کس روز روزگار وطن

مسافرت مین گلوگیر ہی وطن کی فکر
ہوا سفر مین بھی آکر گلے کا ہار وطن

برنگ ابر رلاتا ہے موسم بارش
سفر مین یاد دلاتا ہے بار بار وطن

بنا زمین کا گر آب زمین پکڑے گا
چھوڑا اے چرخ نہ چھوٹیگا خاکسار وطن

سفر پہ شکل سقر بنکے دکھ دکھاتا ہے
بہار خلد کی دکھلائے ہی بہار وطن

ہی ہنسنا بولنا اہل وطن کا پیش نظر
سفر مین ہمکو رلاتا ہی زار زار وطن

سفر ہوا مجھے لشکر سے شیوپوری کا پیش
وطن سے چلکے جو سمجھا گوالیار وطن

علو اپنا پہاڑونمین مین اگر چاہون
کرے بجرم سفر مجھکو سنگسار وطن

جو کامران ہون سفر مین تو کیا بکار آمد
ٹھہر چکا مرا مسکن مآل کار وطن

نہ جان و تن مین توان ہی نہ پانمین طاقت
پیادہ چل کے نہ پاؤنگا زینہار وطن

کمر مین توشہ ہی نہ راہ بھروسہ ہی
ملے گا دیکھیے کیا کھا کے ایکبار وطن

نہ شیوپوری مین رہا پھر چلا مین نرور کو
پہونچ رہونگا مین چل پھر کے یونہین یار وطن

سفر وطن مین ہے خیر و عافیت بارے
دوبارہ خیر سے پھر جاؤن ایکبار وطن

کہان بدایون کسی رنگ برج کو پاون
کنار گنگ پہ جا پہونچون در کنار وطن

بجا پتہ ہی وہ سلطانجی کا بن قاصد
کنار سوت ہے گنگا کے اپنا یار وطن

پس از سلام ودعا دوستونکو کیا لکھون — غرض کسیکا چھوڑائے نہ کردگار وطن

کہون سفر کی مصیبت کی ایک دو باتین — کبھی جو خواب مین ہو دو بدو دو چار وطن

سفر کی دل سے کدورت مٹے تبھی ای چرخ — صفائی جی کی ہو جو پہونچے خاکسار وطن

یہ خاکسار ہی ہندوستانمین نو وارد — قدیم ہی غربا کا نہ یہ دیار وطن

مدینہ ونجف ودشت کربلا بغداد — قدیم سے ہین بزرگونکے اپنے چار وطن

الٰہی مجکو وسیلہ ظفر کا ہو یہ شعر — سفر ہو یاور بخت اپنا بختیار وطن

مدام شکل زمین آسمان رہے قایم
رہے جہانمین مذاق اپنا برقرار وطن

مجھسے ملنے مین نکرائے مرے عیسیٰ پرہیز — ایسے بیمار تو جیتے نہین مرجاتے ہین

آؤ ملجاؤ نہ اے یار لڑائی ٹھانو — لڑتے ملتے مین بگڑتے ہین سنور جاتے ہین

دیکھو کب تک مری آنکھونسے رہوگی اوجھل — نظر آجاؤ کہ اب دیدہ تر جاتے ہین

دن کے دن مل لو خدا جانے کہ پھر آئین نہ آئین — رات کی رات ہین مہمان سحر جاتے ہین

منہ سے بولو ذرا کام آؤگے کسدن صاحب — بات رہجاتی ہی اور دن تو گذر جاتے ہین

تن مردہ سے مذاق آج سفر کرتے ہین
جان چھوڑے سے ہوئے دلدار کے گھر جاتے ہین

ولہ

گلہ نہ خط کا لکھون نے لکھون پیام تمھین — سلام بھی نہ لکھا تمنے بس سلام تمھین

روز ازل سے خاک بسر ہو نہین یا نصیب — لکھی ہی سرنوشت یہی خط غبار مین

لامکان پہ دوڑین سودائی ترے ولہ نہ فلک کے گرہون چکر پاؤن مین

طلسم کن کی صورت لاکھ افسون اک نظارہ مین ولہ نظر آئی تری چشم سخنگو کے اشارہ مین

رسول اللہ کی جان جہان خاتون جنت ہین ولہ علی ہی دو جہان کا باپ مان خاتون جنت ہین

بخشش مین کیا کلام عقوبت کا ذکر کیا ولہ مین ذاکر حسین علیہ السلام ہون

نالہ نہین نہان ہے مرے دل کی اوٹ مین ولہ مجنون چھپا ہی لیلیے کے محل کی اوٹ مین

موسے کی طرح دیکھہ تجلی کو وہ طور اے چشم یہان پہاڑ ہی اک تل کی اوٹ مین

دیکھہ اون لبونمین خندۂ دندان نما کی موج نہر لبن نہان ہوئی ساحل کی اوٹ مین

عشق مین عزت ہی جو عزت نہین ولہ ذلتِ عاشق ہے جو ذلت نہین

مرنے ہین ہر دم لب جان بخش پہ ہمکو تو مرنے کی بھی فرصت نہین

رباعی

ہے تری درگاہ کی وہ عز و شان آتے ہین بہر زیارت قدسیان

دے مذاق حق نے نوا کو افتخار فخر دنیا فخر دین فخر زمان

قطعہ

ستارہ کی شکل مین شب و روز ہون گردش آسمان سے حیران

چمکا دے مرے ثوابتِ بخت اے قطب سپہر مہر یزدان

تیرہ باطن خاک دیکھے جلوۂ تنویر کو ہو رسائی کیونکہ شمع طور تک گلگیر کو

پھاڑ کر پھینک اے مصور کاغذِ کشمیر کو پردۂ دل کا ورق لا یار کی تصویر کو

ہو گئے بیخود تو حسد اکہتا بت بے پیر کو
زاہدا کچھ بھی سمجھتا گر مری تقریر کو

آسمانی پھینک کر نالے کے خاکی تیر کو
ایکدم مین گرد کر دون عرش پر تنویر کو

گل کو بلبل صاف اوڑا کر چونچ مین لیجائیگی
شمع محفل سے تری کیا کام ہو گلگیر کو

مین سمجھکر روشنی کو شمع کی ڈرتے رہے
ہجر کی شب سانپ کا پھن سمجھے ہم گلگیر کو

گوشت کیا اک وار مین سب ہڈیان تک کھا گئی
چاہیئے کہنا ہما سفاک کی شمشیر کو

مذہب عاشق مین رقص بسملانہ ہی نماز
کیا شہید ناز جانے نیت و تکبیر کو

جز غبار حسرت جانان نہ پائی خاک بھی
جبکہ پہلو چیر کر ڈھونڈا دل دلگیر کو

زخم کے منہ کو ہی لپکا بوسہ سوفار کا
چاک سینہ مین لب معشوق سمجھے تیر کو

بلبل دیوانہ ہو اے باغبان نازک دماغ
موج بوئے گل ہے زیبا پاؤنکی زنجیر کو

ناک مین دم آگئے نکلا ترے سودائی کا ہاے
نزع کے دم بہنے دیکھا پھوٹتے نکسیر کو

مصحف روئے صنم پر خال ہے اور خط ہمیز
ایک نقطہ مین لکھا خالق نے کل تفسیر کو

باتین کرتے ہین تصور مین عجب صورت سے ہم
روبرو آنکھونکے لاکر یار کی تصویر کو

پھاڑکر سینے کا پردہ دل ہم آغوشی کرے
سوئین گر چھاتی سے لپٹا کر تری تصویر کو

ایسی لکنت ہے صنم تیری زبان تیز مین
سنکے کٹتے ہین کلیم اللہ بھی تقریر کو

زخم کاری دلکے ہوتا ہے بڑی اوچھونکا کام
صاف پی جاتے ہین ہم آب دم شمشیر کو

سر مین سودا ہے جو اوسکے ابروی خمدار کا
جانتا ہون نیمچہ ہر حلقۂ زنجیر کو

وہ معلم تھا ملک کا تو ہی انسانکا ادیب
جانتا ہون شیخ تجکو اور تیرے پیر کو

چشم ساقی سرمئی ہی یا گلابی نرگسی
یا ملا یا جام مین مشک و گلاب و شیر کو

کھولکر زلفین مرا دل پھانس تب ابرو چڑھا
چاہیئے شمشیر مین لگانا باندھکر زنجیر کو

کیمیا گر تجھکو رمز خاکساری گر ملے
پھینکدے زر کو ملادے خاک مین اکسیر کو

نافۂ مشکین مین اگر اپنا بناے آشیان
کچھ خوشی کی جا نہین ہی بلبل دلگیر کو

پھر وہی نکلے چھینے کی جب گیا غنچہ چٹاپ
دم مین کرتی ہی صبا برباد اس تعمیر کو

اس تجاہل کا مین اس قاتل کے کشتہ ہون مذاق
ذبح کے دم مجھسے پوچھا جانکر تکبیر کو

آنکھون مین جو آئین دل دلگیر سے آنسو
پی جاؤن چرا اگر کسی تدبیر سے آنسو

دل کاوش مژگان سے مرا کٹ کے بہا ہی
آنکھون سے رواں ہین جو مری تیر سے آنسو

جسطرح کہ مینہ برسے ہی تاثیر ہوا سے
برسے ہین مری آہ کی تاثیر سے آنسو

سودے مین کسی زلف کے رونیکی جو لہر آئی
ہم چشمی آرین موج کی زنجیر سے آنسو

کچھ خیر مذاق اب نظر آتی نہین دلکی
آتا ہی مری آنکھونمین تاخیر سے آنسو

دم مین نہین دم کشتو نکلے دم لو آجی دم لو
الدم کو تومت ہاتھ مین تم تیغ دو دم لو

بسم اللہ اگر قتل کی مرضی ہی تو بہتر
پر عاشق ابرو ہون تو مسجد مین قسم لو

مارا مجھے پر غیر کو قاتل نے جلایا
وہ ظلم ہوا تھا ہی یہ اک اور ستم لو

سینہ مرا اندوہ و الم کا ہے سفینہ
ای حضرت دل لکھنے کو نالونکی قلم لو

وہ نام سنا دو تو مین دیتا ہون دل و جان
اے زاہدو گر راز کھلے پیر مغان کا

للہ مرے آگے نہ کوئی نام صنم لو
میخانہ مین تو سر ہی کے بل جا کے قدم لو

او کھڑے ہوئے مستانہ سخن کیجیو جم جم
جلسہ مین مذاق اوسکے کوئی دور تو جم لو

بلند و پست مین حاکم حکم تو
تجھی جور و ستم کرتا ہے بیحد
مجھے ہی عشق کی دولت کی ثروت
تو ہی اپنا وجود اپنا عدم ہی
نہین ممکن کہ ہم تم ہوئین باہم
نہ اک دم بھی مگر تو نے کیا یاد
دکھایا تو نے جو نادیدنی تھا
ہنوز ہند کا ظلمتکدہ کر

خدا اوپر ہے اور نیچے صنم تو
مجھے کچھ چاہتا ہی بیش و کم تو
رکھے ہی حسن کا جاہ و حشم تو
حدوث اپنا تو ہی ہی اور قدم تو
کبھی ہمسے نہو دے گا بہم تو
نہین بھولا ہی مجکو ایک دم تو
مجھے کیون دیکھکر ہی چشم نم تو
کہ ہی ماہ عرب مہر عجم تو

مذاق رند ہو دے مست و سرشار
کچھ ایسا کیجے ساقی کرم تو

بشکل پیر مغان کیف جام باقی ہو
ہر ایک صدا مین ہو بانگ الست در پردہ
نشہ کی دیکھ کے صورت ہو مست و دیوانہ

نشہ شراب کا پتلا بنے وہ ساقی ہو
نوا ہی ساز حجازی ہو یا عراقی ہو
مزے مین آکے جنون سے پری ملاقی ہو

نہ مجھے معاف کرین مست متفق ہو کر ۔۔۔ نشہ مین گر حرکت کوئی اتفاقی ہو

مذاقؔ شوق دل اپنا زبان پہ آتا ہو
نہ کیونکہ شعر مین مضمون اشتیاقی ہو

میری اوسکی نہ کھنچین مانی سے تصویرین دو ۔۔۔ ہو گئین ایک جو کین نقشہ کی تحریرین دو

لب عیسیٰ کو ملا معجزہ موسےٰ کو کلام ۔۔۔ اوسکے منہ کی ہین سنلین تھین جو تقریرین دو

آنکھین آیات الٰہی ہین بعینہ اوسکی ۔۔۔ پلکین ہین زیر و زبر ابرو ہین تفسیرین دو

گنگ گویا ہو جو دیکھے سے تو گویا گونگا ۔۔۔ جنبشین لب کی تمہاری ہین یہ تاثیرین دو

ابروؤن کا تری سفاک تصور کرکے ۔۔۔ دل مجروح پہ پھر کھائینگے شمشیرین دو

کب مسی تیرے لبون پر ہی برب کعبہ ۔۔۔ سنگ اسود کی ہین یاقوت پہ تحریرین دو

ای جنون قید سے ہم چھوٹے نہ جیتے نہ موے ۔۔۔ ہی کڑا قبر مین زندان مین تھین زنجیرین دو

روبرو تیرے سنون یوسف مصری کی نبات ۔۔۔ ہین مجھے قند مکرر تری تقریرین دو

ق

رات دیکھی ہین جو سوتے ہین کسیکی زلفین ۔۔۔ اسے جنون ہین مری اس خواب کی تعبیرین دو

یا تو ہو وینگی مجھے وصل کی راتین دو ہی ۔۔۔ یا گلے میرے پڑینگی کہین زنجیرین دو

آپ یہان آئیے یا بندے کو بلوائیے وان ۔۔۔ ہین ملاقات کی صاحب یہی تدبیرین دو

سر محبوب پہ گیسو نہین چھوٹے ہین مذاقؔ
لٹکی ہین عرش چوٹی سے یہ زنجیرین دو

خلق کا کارساز ہے اللہ ۔۔۔ کیا ہی بندہ نواز ہے اللہ

عشق خال بتان سے ہوگی نجات		کیونکہ نکتہ نواز ہے اللہ	
اپنے زہد وریا پہ ناز نکر		زاہدا تو بے نیاز ہے اللہ	
عاشق تیرہ بخت کی شب ہجر		کیا قیامت دراز ہے اللہ	

پیچگانہ مذاق مست رہے
پھر ہی اوسکی نماز ہے اللہ

محدوث ہے سبکا ایک خالق ہی گواہ	ولہ	مخلوق دوئی مین ہورہی ہی گمراہ
ایک دفعہ نہ سمجھو تو بہ تکرار کہون		اللہ محمد ہے محمد اللہ
دل ہوگیا اپنا بت آزاد کا بندہ	ولہ	بندہ ہوا اوس حسن خدا داد کا بندہ
آزاد گلستان جہان سے ہی وہ جیون سرو		ہر سرو ہی اوس غیرت شمشاد کا بندہ
دل سوزان سے گر نکالون آہ	ولہ	دم مین افلاک ہووین خاک سیاہ
بیٹھے بٹھلاے غضب مین ہون اٹھا اللہ	ولہ	یا وہ بت رحم سے پاس اپنے بٹھاے اللہ

پیاہی ساقی کا مینے پیالہ مذاق توحید کا نشا ہے
وہ مست و بیخود ہون ذوق مے سے نہ یان خودی ہی نہ یان خدا ہی
نہ یان موحد ہی اور نہ توحید اور نہ واحد احد نہ تفرید
نہ فرد و ورا اور نہ حمد و تحمید نے محامد ہی نے ثنا ہی
نہ یہان ہی ذات وصفات واسما نہ اسم ہی کوئی نے مسمے
یہان نہ کہنا ہی اور نہ سننا نہ جاننا ہے نہ دیکھنا ہی

نہ لامکان و مکین مکان ہی نہ عرش و فرش و زمین زمان ہی
فلک ملک ہی نہ انس و جان ہی جہان و جان ہی نکوئی جا ہی

یہان نہ جبریل ہی نہ قرآن نہ نیک و بد اولیا نہ شیطان
نہ عالم آدم جنان و نیران نہ نور و ظلمت ہے نے ضیا ہی

یہان نہ اول ہی اور نہ آخر یہان نہ باطن سے ہے اور نہ ظاہر
نہ شش جہت اندر او باہر نہ تخت و فوق ارض اور سما ہی

نہ یہان کلام اور نہ صوت سرمد نہ یہان حکیم اور نہ بانگ انحد
قدیم و حادث نہ حاد و بے حد نہ نیست ہست اور فنا بقا ہی

مقام و منزل نہ قصد و مقصود اور نہ عابد نہ عبد و معبود
نہ کوئی معدوم ہی نہ موجود اور نہ ذکر آلہ لا ہے

طلب نہ طالب نہ کوئی مطلوب نہ عشق عاشق نہ حب و محبوب
نہ آدم ابلیس زشت اور خوب نے جزا ہی نہ کچھ سزا ہی

نہ کفر اسلام ہی نہ ایمان نہ مومن و کافر و مسلمان
نہ کچھ حلال و حرام کفران نہ لعن طعن اور برا بھلا ہی

نہ یہان ہی فانی نہ یہان ہی باقی نہ نام مینوش ہی نہ ساقی
نہ یان کسی سے کوئی ملاقی نہ کام ذوق و مذاق کا ہی

وہ نام کام ہمارا تمام کرتا ہی	وہ ذکر نام خدا کیا ہی کام کرتا ہی

خدا کی شان صنم کو جو اک سلام کرے
خدا اوسے بخدا دس سلام کرتا ہی

صنم کے منہ سے کھلی ہمکو رمز وجہہ اللہ
دہن سے کون اب اوسکے کلام کرتا ہی

ہر اک دہن سے وہ ہی نالے دہن ہے یا توبہ
زبان نہین ہے زبان سے کلام کرتا ہی

ہلال عید دکھاتا ہے نیم جانون کو
وہ نیمچہ کو اگر نیے نیام کرتا ہی

کھڑے ہین طوبے عبث کمر باندھے
کب اونکو وہ قد رعنا غلام کرتا ہی

مجال کیا کوئی قاتل کے آگے دم مارے
وہ اچھی خاصی طرح قتل عام کرتا ہی

خوشی سے آتی ہے اک موج ناز آنکھون تک
خرام دل مین جو وہ خوشخرام کرتا ہی

ہوا ہے پیر مغان نیست ہست کا مختار
مذاق جام کو مئے سے کو جام کرتا ہی

جان اے جان کسکے تن مین ہے
تو ہی در پردہ پیرہن مین ہے

ہم جہان جائین دل مین جانان ہے
ہمکو خلوت ہر انجمن مین ہے

جسم مردہ ہے اپنا خاک کا ڈھیر
زندہ در گور روح و تن مین ہے

مین وہ سودائی ہون کہ دم کی عوض
جوش سودا مرے بدن مین ہے

دل ہے زلفون مین فلمین زلف کا دھیان
من ہے سانپون مین سانپ من مین ہے

کہون کس منہ سے دل ہی جانے ہے
کچھ عجب بات اوس دہن مین ہے

رتبہ یوسف سے کیون نہو برتر
دل گرا ایک چہ ذقن مین ہے

دل روشن مین جان روشن ہے
شمع طور آتشین لگن مین ہے

سب توجہ سے ذوق ہے مذاقؔ
یہ مزا جو ترے سخن مین ہے

وہ بت جلوہ فرما ہوا چاہتا ہی
ہر اک سنگ موسے ہوا چاہتا ہی

ترے وصل کی لہر پھر جی مین آئی
مگر قطرہ دریا ہوا چاہتا ہی

ہوئی میری صحبت سے وحشت کو وحشت
جنون کو بھی سودا ہوا چاہتا ہی

ترے دوش نازک پہ ہین بال بکھرے
مجھے دردِ شانا ہوا چاہتا ہی

خبر گرم ہی تیرے بسمل کی قاتل
کوئی دم مین ٹھنڈا ہوا چاہتا ہی

دکھا دو مجھے اُس مسیحا کا قامت
مرض پھر دو بالا ہوا چاہتا ہی

ہی جان تپان مثل سیماب مضطر
یہہ دل پارہ پارہ ہوا چاہتا ہی

ترے قد سے آسیب انسان پہ آیا
پری کو بھی سایا ہوا چاہتا ہی

مرا مان کہنا مذاقؔ اس سے مت مل
ارے تو بھی مجھسا ہوا چاہتا ہی

راستی منصور کی فتنہ ہی شور انگیز ہی
غیر حق کہنا دروغ مصلحت آمیز ہی

راہ ہی توحید کی کہتے ہین جسکو پلصراط
بال سے باریک ہی تلوار سے بھی تیز ہی

بال کی کھال اسجگہہ کھینچے ہی حق ناحق بجا
راہبر اس راہ کا شمس الحق تبریز ہی

دیکھہ تحریر جبین زاہد ہمارے سر نہ چڑھ
دستِ قدرت کی یہ اپنے پاس دستآویز ہی

زندگی عیسیٰ کی اب ہمکو نظر آتی نہین
اونکی آنکھونکا وہ اک بیمار بدپرہیز ہی

ہی دُرِ یکتا و لعلِ بے بہا ہر طفلِ اشک
چشمِ عاشق کا بھی خطہ کیا ہی مردم خیز ہی

خم کے خم یہان ساقی میکش لنڈھاتے ہین مذاق
میکدہ مین کیا ہی نوشا نوش و ریزا ریز ہی

واعظ ہتو نکلے آگے نہ قرآن نکالیے
صورت سے اُنکی معنی قرآن نکالیے

ہی دلمین مدعا کی عوض جان نکالیے
جی کھوئیے پہ جی کا نہ ارمان نکالیے

اس دلمین اپنے تیر ہین کتنے ہی بے نشان
آپ اپنا دیکھ بھال کے پیکان نکالیے

ناسورِ دل پہ زخم لگا دیجے چلتے دم
گریان مجھے بلائیے خندان نکالیے

ہی جی مین رہتی آہ کے شعلو نپہ لختِ دل
پریون تلے سرِ تختِ سلیمان نکالیے

لختِ دل مسیح ہین وہ لعلِ جانفزا
اونکو نہ منہ سے لعلِ بدخشان نکالیے

ٹوٹین سو ہیان مری گردن پہ سیکڑون
سر کاٹنے کا اور ہی سامان نکالیے

جرمِ نظارہ پر کہو آنکھین نکال دون
آنکھین نہ جھپیے ای شہِ خوبان نکالیے

جلجائیگی زبان تری ای چارہ گر ابھی
کچھ سوزِ دل کا منہ سے نہ درمان نکالیے

بسنے کو دل کے قافلے آتے ہین جانِ من
سب جمع ہون تو زلفِ پریشان نکالیے

اے آنکھ دیکھے گر کسی مجنون کو پا فگار
پلکون سے اپنی خارِ مغیلان نکالیے

کاٹین زبان نہ بنگے جو ہی برگِ گلستان
نالہ نہ منہ سے بلبلِ بستان نکالیے

ہونٹو نپہ مری جان ہے آپ بات بولیے
لِلّٰہ کچھ زبان سے ہون ہان نکالیے

آنکھون مین دیکھیے کسی پردہ نشین کو جا
کہیے پری کو آنکھ سے انسان نکالیے

اک شب تو دل سے کھینچے اک آہ پر شرر
کعبہ سے ایک سرو چراغان نکالیے

مین ہون شہید جنبش تیغ نگاہ کا
اور ون پہ آپ خنجر بران نکالیے

دوزخ ہو ساکنان دو عالم کو دو جہان
گر ایک نالۂ دل سوزان نکالیے

رکھیے نسیم گلشن جان سے شگفتہ طبع
دل سے ہوائے سیر گلستان نکالیے

زخم اور آئے لیکہ مرہم جان خلش نجائے
دل چیریئے جگر سے نہ پیکان نکالیے

دکھلائیے نہ کاوش مژگان کا اشتلا
نشتر سے جلد و دیدۂ حیران نکالیے

شام شب وصال ہے تارونسے ای فلک
دیو سیہ کیطرح نہ دندان نکالیے

رہیے مذاق حشر کے میدان مین سرخرو
مضمون روئے شاہ شہیدان نکالیے

عشق مین دلکو نہ دل جانکو نہ ہم جان سمجھے
سمجھے دلدار کو دل جان کو جانان سمجھے

کچھ نہ سمجھتے ہی سمجھتے نہی کچھ بھی سمجھ
ہم سمجھ بوجھ کے دانائی کو نادان سمجھے

حال دل سنکے مرا جان کے انجان بنے
دل کا افسانہ سمجھکر نہ مری جان سمجھے

زلف و رخسار کو جانا کہ ہے کفر و اسلام
دل و اس بت کو کافر نہ مسلمان سمجھے

جانا سودائیون نے پہلو کو دل دلکو داغ
داغ کو بلبل گل گل کو گلستان سمجھے

جزو دل ہی سے گئے گل کیطرف دانا دل
ایک دانہ کو وہ تسبیح سلیمان سمجھے

یار کی جنبش لب دیکھتے ہی کام ہوا
رہگئے دیکھ کے منہ کچھ بھی نہ ہم بات سمجھے

یوسف ہستی موہوم کو رکھا نہ عزیز
راہی مصر عدم کو بھی نہ مہمان سمجھے

وہ چھپایا کرین چھپتا نہین جوبن اُنکا
لوح محفوظ ہی اُس مصحف ناطق کی زبان

لاکھ پردون مین ہم اُس شوخ کو عیان سمجھے
سخن یار کو ہم آیۂ قرآن سمجھے

ہی مذاقؔ اپنے ہر اک شعر مین کیفیت دل
ذوق رکھتا ہو جو دلمین وہ سخندان سمجھے

میرے جانی کبھی آجا ترے صدقے جاؤن   انتظاری ہی مجھے
کب تلک اس دل بیتاب کو مین بہلاؤن   بیقراری ہی مجھے
آج کل ہو نہین کسی پردہ نشین پر مفتون   منہ نہ کس طرح ڈھکون
چشم خونبار رُخ زرد کسے دکھلاؤن   پردہ داری ہی مجھے
مُرغ بسمل کی طرح اب تو تڑپتا ہی دل   نہین آتا قاتل
کیا کرون کس سے کہون ہاے کدھر کو جاؤن   اضطراری ہی مجھے
اسلئے چھوڑ دیا ہمنے ترے گھر آنا   نہین بہتر جانا
روتی صورت یہ مین اغیار کو کیا ہنسواؤن   شغل زاری ہی مجھے
نئے چھوڑ کر تنہا مجھے کدھر کو گئے   یہ طریقے ہین نئے
ڈھونڈھ حضرت دل کو مین کہانسے لاؤن   کیا ہی خواری ہی مجھے
ہون ذرا دیر کا مہمان ملونگا اسے یار   پھر کہین روز شمار
جلد آ جا [illegible] کہین مر جاؤن   دم شماری ہی مجھے

ضعف سے [illegible] ہی مذاقؔ   ایسی طاقت ہوئی طاق

کیونکہ اب حال دل زار زبان پر لاؤن - جان بھاری ہے مجھے

ساتھ اوسکے ہنسنے بولنے کی بات بھی گئی
رونیکی بات ہے کہ ملاقات بھی گئی

رد جاتا ہوںمیں حشر بپا ہو گی حشر تک
گر اپنی روح مورد آفات بھی گئی

کیا شان حق ہے شیخ فنا فی الصنم ہوا
زہد و ریا کی آج مکافات بھی گئی

سب واہیات تھی دل مضطر کی دم کے ساتھ
دل جب سے چل بسا وہ خرافات بھی گئی

جو دل جلے ہیں کیا وہ بکائیں خیال خام
دل جلکے سر سے فکر خیالات بھی گئی

اسسال گریہ سوز رہا سرد دل رہا
گرمی و سردی ہو چکی برسات بھی گئی

آیا یہان نہ وہ مہ نہ لے مہر اے فلک
دن گذرا شام صبح ہوئی رات بھی گئی

غیرون سے زاید آگے مری قدر تھی اوسے
پر اب تو ہمسری و مساوات بھی گئی

ملتی تھی بھیک ہمکو سدا دید یار کی
اب خیر سے وہ حسن کی خیرات بھی گئی

انکھین تو کچھ غضب نظر آتی ہین آپ کی
بدلی نگاہ عیرہ [illegible] ایات بھی گئی

باتو نہین اونکی آگے کیا کام دل طلب
کیا کہیئے باتون باتون مین اک بات بھی گئی

ساون گیا خزان گئی امریون کی بہار
وہ آتے ہی رہے بہار برسات بھی گئی

اوس بت کی وہ ہی باتو نہین اللہ سے پھر گئی
ناحق ہین شیخ جی کی کرامات بھی گئی

آئے ہو شب کو کتنے دنو نہین ذرا رہو
کیون [illegible] جاتے ہو ابھی کچھ [illegible] گئی

نظرون سے اوسکی دیکھتے ہی دیکھتے گرے
دیدہ او [illegible] ملاقات بھی گئی

ہمراہ دل کے روح روانہ ہوئی اودھر
قاصد کے ہاتھ یار کو سوغات بھی گئی

محفل مین اوسکی غیر کا دار و مدار ہے
میری تو جھوٹی بھی مدارات بھی گئی

شیخی مذاق کس کی رہی اب بقول میر
اس عاشقی مین عزت سادات بھی گئی

نہ دل غافل ہے نہ ہشیار اب کیجے تو کیا کیجے
نہ سوتا ہے نہ ہے بیدار اب کیجے تو کیا کیجے

نہ جان ہمدم نہ جانان یار اب کیجے تو کیا کیجے
نہ دل پہلو مین نہ دلدار اب کیجے تو کیا کیجے

کدھر صحرا کہان چاک گریبان اور جنون کسکا
ہوے ہین دست و پا بیکار اب کیجے تو کیا کیجے

ہوا یہ رشتہ جان قطع لاکھون بار دل ٹوٹا
نہ ٹوٹا آنسوؤن کا تار اب کیجے تو کیا کیجے

رسائی ہو نہ ہو دیر و حرم تک خدا جانے
گلے مین پڑ گیا زنار اب کیجے تو کیا کیجے

نہین ہوتی ہے فتح قلعہ دل جیون در خیبر
مدد یا حیدر کرار اب کیجے تو کیا کیجے

طبیبون سے مرض کا میرے چارہ ہو نہین سکتا
ہوے ہین چارہ گر لاچار اب کیجے تو کیا کیجے

بہ رنگ باد صرصر لیچلے خاک اس گلستان سے
نہ گل ہمکو ملا نے خار اب کیجے تو کیا کیجے

دکھڑا اپنا کس سے روتا ہون وہ ہنس ہنسکر رلاتا ہے
نہ مونس ہے کوئی غمخوار اب کیجے تو کیا کیجے

اوسی نے کر دیا بیمار وہ جو تھا طبیب اپنا
دوا بھی ہو گئی آزار اب کیجے تو کیا کیجے

مری روح روان سے چھٹتے ہین اربع عناصر بھی
جدا ہوتے ہین چارون یار اب کیجے تو کیا کیجے

نہ تھے اس پیار[illegible] جی جان کے گذرا مین اے پیارے
جو اسپر بھی نہ جانا پیار اب کیجے تو کیا کیجے

ہمیشہ ادا ان ابرو و مژگان کا ہے سینہ نہین کھلتا
ادھر خنجر ادھر تلوار اب کیجے تو کیا کیجے

کہتے نہ بنا دکھ کس سے اور کہان جا کر دہائی دین
جہان جائین وہی سرکار اب کیجے تو کیا کیجے

مذاق اک جام مے جان بخش بھی لینگے ساقی سے
دل اپنا ہوگیا میخوار اب تشنہ تو کیا ہے

بنائی صانع قدرت نے وہ تصویر مٹی کی
رخ انور نے جسکے مہر کی تنویر مٹی کی

ہوئی جب جسم آدم کے لئے تخمیر مٹی کی
فلک سے اور ملک سے بڑھ گئی توقیر مٹی کی

یہہ بولا اور کوئی آدم خاکی کے پردہ مین
وگرنہ بول سکتی ہے کوئی تصویر مٹی کی

دکھادے اپنا اعجاز نفس گر شوخ عیسیٰ دم
ابھی اک بات مین باتین کرے تصویر مٹی کی

مرے گریہ سے ہو جسم خاکی کیون نہ گل در گل
کہ وہ سیلاب طوفان اور یہہ تعمیر مٹی کی

اگائی تیغ قاتل نے جو میرے جسم خاکی پر
اثر سے خاکساری کے بنی تصویر مٹی کی

اگر خاک شفا بھی کھاؤن تو ہو مجکو بیماری
مرے حق مین کرے اکسیر بھی تاثیر مٹی کی

یہ تاثیر جنون دیکھو ہماری خاک سے لڑکے
بناتے کھیلنے کو ہین سدا انجیر مٹی کی

مکدر ہوکے کچھ ایسا جواب اسنے دیا مجکو
مذاق اک بات مین ساری مری توقیر مٹی کی

وہ بیوفا جو عدہ کو اپنے وفا کرے
کیون میسنے ہوتے اور یہ جور و جفا کرے

جو ہر بلا مین یاد الست و بلا کرے
بھولے جہان کا رنج و غم اوسکی بلا کرے

دیوانگی مین ہمکو خوشی ناخوشی سے کیا
رویا کرے کوئی کوئی ہمپر ہنسا کرے

ہے وقت نزع روح نکلتا نہین ہے دم
آنکلے وہ صنم کہین اسدم خدا کرے

صاحب سوال ہے یہہ بہت مانیئے برا
خیرات دیجیے حسن کی مولا بھلا کرے

دو کان ہین ہر ایک کے اور ایک ہی زبان | مطلب یہ ہی زیادہ سُنے کم کہا کرے
بیفائدہ ہی میرے مرض کا معالجہ | عیسےٰ سے کہہ دو کوئی کہ اپنی دوا کرے
بندہ نواز وہ سرِ گیسو دراز ہے | آزاد ہو جو فقر کا وہان سلسلا کرے

یہ بات کہنے سننے کی ہرگز نہین مذاقؔ
ہم ہین مزے مین کوئی کہا اور سُنا کرے

پاک عاشق ہون رکاوٹ دلسے جانی چھوڑ دے | نیک بد چاہے سو کہہ لے بدگمانی چھوڑ دے
مہرِ انور سا مکھڑا مہر سے مت پھیر منہ | مہربان ہو عادت نامہربانی چھوڑ دے
سرمہ آنکھوں مین لگا کر تو نظر کا کاٹ دیکھ | امتحانا مجھ پہ تیغ اصفہانی چھوڑ دے
دلمین تو اک آدھ پیکان ہی ترا ناوک فگن | پر جگر مین کوئی تیر ونکی نشانی چھوڑ دے
مین وہی ہون دوستی مین جسکی جی دیتا تھا تو | مجھ سے جانی دشمنی اے یار جانی چھوڑ دے
عارضی جوبن پہ مجھسے رخ نہ پھیر اے خوبرو | مت اکڑ مین کر غرور نوجوانی چھوڑ دے
مجھسا عاشق بھی خدا ہی جسکو دے اسکو ملے | قدردان ہو جا صنم نامہربانی چھوڑ دے
آؤ ہم تم چار دن صحبت اٹھائی دیکھ لین | چھوڑ دو مین تجکو اور تو مجکو جانی چھوڑ دے
برچھیان دلپر لگا پر کاٹ کی باتین نہ کر | کر نگاہین لطف کی طعن زبانی چھوڑ دے
ضعف سے جیتا ہون گر جاؤ ابھی مردہ کی شکل | جسم لاغر کو مری گر ناتوانی چھوڑ دے
عرشی و فرشی کے دل خون ہو گئے پاپوش سے | پاؤن مین جو شوخ کیا مہندی لگانی چھوڑ دے

نیند ہمسایونکو آئے یا نہ آئے اسے مذاقؔ

عاشق بیخواب کیونکر شعر خوانی چھوڑ دے

گندھی چمن مین جو اوس گل کی سنبلی چوٹی
وہ چوٹ دل پہ لگی جی بکھر گیا میرا
بسان تیغ سیہ تاب نے سبب ہردم
نہ ٹ پہ ڈستی ہے دل عاشقون کے یہ ناگن
ہے اپنی نورشب قدرت رین پاشکہ
سراپا بال مین بال پری کی شوخی ہے
وہ دھون اوسکا ہوا صاف چشمہ ظلمات
جو اوس پری کے رخ آتشین پہ دیکھی لٹ

رگڑ کے خار سے بلبل نے کی گلی چوٹی
کسی کے ہاتھ سے جسدم تری کھلی چوٹی
رہی ہے قتل پہ پیہم تری تلی چوٹی
بلا ہے گرکہین ہو باف سے کھلی چوٹی
جب اوسکے حسن کی میزان مین تلی چوٹی
غضب ہے شوخ قیامت ہے چلبلی چوٹی
جو وقت غسل تری طاس مین دھلی چوٹی
جلاتی آگ مین اپنی بکاولی چوٹی

مذاق شعر مین چوٹی کے شوخ ہین مضمون
بندھی غزل مین ہے وہ شوخ چلبلی چوٹی

کلی گلنار کی یا آگ کا اک لال لوکا ہے
مرہٹن پنڈتاین کی ہین وہ نام خدا باتین
کیا ہی قتل دربردہ ترے گھونگٹ نے اے قاتل
گلے مل عید قربان کو تو شادی مرگ عاشق ہے
کبھی اسوجہ سے ہم بھی چمن مین جانکلتے ہین
دم رفتار دل ارمان بھرے پامال ہوتے ہین

لباس سرخ سے وہ رشک گل شعلہ بھبوکا ہے
کہ ہے کہنے مین کافر کے مقام اک ہائے ہوکا ہے
نہ ہو رو پوش یہ قصہ سجنون کے روبروکا ہے
نہ کچھ جھگڑا نہ رگڑا پھر چھری کا اور گلوکا ہے
گلون ر ہمکو کچھ دھوکا کسیکے رنگ و بوکا ہے
ترے ہر ہر قدم پرخون لاکھون آرزو کا ہے

کیا ہی لال مُنہ کو مار کر اک اینٹ بنئے نے بھی
انہون نے پان کھایا ہی تو ہمنے خون تھوکا ہی

مین اپنے ہاتھ سے سر کاٹکر نہین بہاتا ہون
نیا سامان نماز عید قربان کے وضو کا ہی

تہی نے بے پردگی نے مجکو جامہ سے کیا باہر
نہین مین آپ مین ہون مجکو کیا پردہ کسو کا ہی

ہوای باغ مین مرغ چمن کے ہوش اُڑتے ہین
نسیم صبح کا آنا چمن مین جیکہ جھوکا ہی

ہی خاکستر کا جامہ غم کے روکھے سوکھے ٹکڑے ہین
پر بیر دتیرا دیوانہ نہ ننگا ہے نہ بھوکا ہی

جو بھر آتا ہی جی تو آنکھ کے پیالے چھلکتے ہین
دل و دیدہ مین دیکھو ماجرا جام و سبو کا ہی

نماز پنجگانہ ہو مبارک اہلِ قبلہ کو
نماز آٹھون پہر کی مجکو سجدہ چار سو کا ہی

نشہ مین بیخودی کے کرتا ہی باتین خدائی کی
مذاقِ مست کو کچھ ہوش مین کا ہی نہ تو کا ہی

دمادم جی مرا ہجری جانان مین پھڑکا ہی
بجای جان جان پہلو مین ہر دم دلکا دھڑکا ہی

دلِ سوزان مین آگ آٹھون پہر ایسی بھڑکتی ہی
کہ نار ہفت دوزخ جسکا اک ہلکا سا بھڑکا ہی

تڑپ کر جی مرا ہر دم جو بن بن کر بگڑتا ہی
دل بیتاب سے لگا کسی چنچل سگھڑ کا ہی

ترے سیب ذقن کی دید سے ہی کچھ قرار دل
مفید اسکو مربہ آملہ کا ہے نہ ہڑ کا ہی

ترے قیدی پہ دیوانہ زنجیرین تڑاتے ہین
سنا کھڑکی کی کچھ زنجیر کھلنے کا جو کھٹکا ہی

تہِ خنجر سراپا محو ہین شوق شہادت مین
خیال انکے شہیدونکو نہ سر کا ہی نہ دھڑ کا ہی

پھڑک کر دم بدم صیاد ہوتا تھا بلا گردان
دلِ وارستہ جب دام بلا مین پھنسکے پھڑکا ہی

سر القارعہ غل ہی قیامت کے جو کھڑکو نکا
ترے قیدی کی وہ زنجیر پا کا ایک کھڑکا ہی

مذاق اب عالم آپ اپنے رونے سے جہان مین ہی
زمانہ کو گمان برسات کے موسم کے جھڑ کا ہی

کہو جو پیار سے کیون برا کہتے کہتے
برا کہتے کہتے بھلا کہتے کہتے

جو سنایا ہے قاتل نے کیا سادگی سے
مرے خون کو رنگِ حنا کہتے کہتے

سنے تھے وصل مین بھی کئی روز گذرے
شب ہجر کا ماجرا کہتے کہتے

مین اوس گل کو پیغام کہتا ہزارون
ہوا ہو گئی پر صبا کہتے کہتے

دم نزع بھی کفر کو ہم نہ بھولے
کیا یاد بُت کو خدا کہتے کہتے

بتِ ناخدا ترس نے بحر غم مین
ڈبویا ہمین آشنا کہتے کہتے

سُنا زندگی بھر نہ احوال اُسنے
مرے ہم غزل حالیا کہتے کہتے

کہون کیا مین اُس بوسہ لب کی لذت
لبون پر دم آیا مزا کہتے کہتے

مذاق اوسنے دیدیکے جب حال پوچھا
مین احوال دل رہگیا کہتے کہتے

دور ہون مین ہجر خستہ جان پاس ہو یار کی گلی
کوچہ دل مین ہی چمن جی کو ہے پھر بھی بیکلی

جانی شتاب آملو اب نہین تاب انتظار
آنکھین تو تلملا گئین دل کو ہی اب تلملی

مینے جب اپنا سر کہا اوس سر زلف پر فدا
بولا وہ کھا کے پیچ و تاب سر سے مرے بلا ٹلی

کیا کہون دلکا اضطراب کون سنے کسے ہی تاب
روح قدس کا دل ہلا میری اگر زبان ہلی

پاتے ہین ہم اثر خلاف فرق ہی حسن و عشق مین
یان تو ہی درد سر وہان سر پہ دوپٹہ صندلی

کرتی ہے جنبش مژہ پونچھتا ہے وہ شوخ چشم
دل مرا ملتے ملتے ہاتھ رشک کے مارے ملگیا
آتش عشق سے دلا کیونکہ جلے نہ جان و تن

دیکھنا بھالنا کوئی برچھی کہاں کہاں چلی
آپ کی کرنی ہے یہ جان دیکھئے جو کچھ ملی ولی
نالہ ہے سوختہ جگر آہ ہے میری دل جلی

اپنا مذاقؔ کام ہو زندگی جب تمام ہو
ہووے لبوں پہ یا نبی نکلے زبان سے یا علی

جاگتے روتے ہیں سوتے روتے
دیکھکر ہمکو ہوا وہ غمگین
رونمائی رخِ خندان کی ہوئی
کبھی رو دیتے ہیں ہنستے ہنستے

روز و شب گذرے ہی روتے روتے
ہائے اوس وقت نہ ہوتے روتے
جان ہم مفت جو کھوتے روتے
کبھی ہنس دیتے ہیں روتے روتے

جی ہی تھا اشک کے طوفان میں مذاقؔ
دل کو ہنس ہنس کے ڈبوتے روتے

جیتے جی مر گئے روتے روتے
نظر آیا نہ وہ روے خندان
آنکھیں پتھرا گئیں ہو ہو کے سفید
چشم دیدار کا ہو خانہ خراب

ہم سفر کر گئے روتے روتے
دیدۂ تر گئے روتے روتے
رات مر گئے روتے روتے
ہم تو گھر گھر گئے روتے روتے

مر گئے شوق رخ ساقی میں مذاقؔ
لب کوثر گئے روتے روتے

آج آتے ہین وہ کچھ آنکھون مین فرماتے ہوئے
سحر اور اعجاز اک پردہ مین دکھلاتے ہوئے

راہ غربت مین غذا تو ہم غریبون کی نہ پوچھ
جاتے ہین منزل ٹھوکرین کھاتے ہوئے

مین ہون اک بدنام مت پوچھو مرا اسم شریف
ننگ آتا ہے مجھے بس نام بتلاتے ہوئے

دشت وحشت تنگ پایا جی مین آتا ہی ہی
وادی دل مین پھرین زنجیر کھڑکاتے ہوئے

گوشۂ دل سے ابھی نکلا نہین تھا تیر آہ
فرش پر عرشی چلے آتے ہین چلاتے ہوئے

اپنے مرنے پر مجھے افسوس آتا ہی مذاقؔ
جب وہ آتے ہین مری تربت پہ پچھتاتے ہوئے

جو آرزو کہ جی مین مرے آئی مر گئی
دل کی زمین گور غریبان سے بھر گئی

نامہربان جو ہو کے وہ رشک قمر گیا
اے چرخ رات تارے ہی گنتے گذر گئی

منہ دیکھتے ہی ساکت وصامت سا رہ گیا
جنبش ترے لبونکی مرا کام کر گئی

قربان جان ودل ترے تیر نگاہ کے
سینہ کو چاک کرکے جگر سے گذر گئی

شامت نصیب کی نہ پھری کوے یار سے
پیغام جب سے لیکے نسیم سحر گئی

ولہ

ہاتھ سے جان ودل کو کھو بیٹھے
کفِ افسوس اب ملو بیٹھے

اوٹھ چلا بزم سے وہ آئنہ رو
اور حیرت سے منہ تکو بیٹھے

روے خندان پہ وہ اٹھائی نظر
اپنی آنکھون کو جو کہ رو بیٹھے

بحر غم مین قدم رکھا ہے ہمنے
عیش وعشرت سے ہاتھ دھو بیٹھے

ہوئی نظارۂ مژگان سے چشم تر زخمی
ہوا تصور ابرو سے دل جگر زخمی

تمہارے دیدۂ قاتل کو کیا لگے گی نظر
کہ چشم زخم کی ہوتی ہے یان نظر زخمی

یہ اضطراب جو ہے مچھلیو نکو دریا مین
وہ آب خنجر قاتل سے ہین مگر زخمی

اوجالی رات مین ابرو کی تیغ چمکاوے
دکھا کے تو مہ نو چاند کو بھی کر زخمی

سبب ہے تیغ قاتل دیدہ رو کا حوصلہ ہے
تڑپتے پھرتے ہین گلیو نمین دربدر زخمی

نکالے ہے گل مچھلیو نکے تن پہ خار
ہین خار عشق سے سفاک بحر و بر زخمی

جو باغ پر بھی وہ ابرو کا ڈالدے سایہ
تو ہووین گل کی روش یک قلم شجر زخمی

گذر گیا تھا کوئی تیر آسمان سے پرے
خدنگ آہ سے ہے سینۂ قمر زخمی

نگاہ شوخ نے آنکھونمین لاکھون انکے
کیا ہے مردم دیدہ کو آن کر زخمی

ہمارے نقش قدم اچٹون مین غیرت گل
کہ خار دشت سے ہین پاون سبز زخمی

یہ چشم دشت ہے مژگان و چشم ابرو سے
کبھی ہے جان کبھی دل کبھی جگر زخمی

مذاق تجھ ڈر ہے مکدر نہو کہین قاتل
نہ تڑپون خاک پہ ہر عضو ہو اگر زخمی

صفت زلف نہ تحریر ہوئی
پاؤن مین خامہ کی زنجیر ہوئی

سیم و زر ہے مری نظر مین خاک
خاکساری مجھے اکسیر ہوئی

آہ کی سینے لو کی اوسنے واہ
واہ کیا آہ کی تاثیر ہوئی

بسکہ دیکھے کے اس بت کی شبیہ
ہر پری صورت تصویر ہوئی

رات دن کھاتے ہین خود پیچ و تاب
رگ جان زلفِ گرہ گیر ہوئی

کیا کہون بھول گیا سب باتین
یاد جب آپ کی تقریر ہوئی

آکے گردن پہ الٹ جاتی ہی
تیغ قاتل مری تدبیر ہوئی

آہ برگشتہ مری جسم ہوکر
اسے جنون طوق گلوگیر ہوئی

دل گیا شیون شبیر مین مذاقؔ
جان فدائی غم شبیر ہوئی

آشیان ہرگز نہ چھوڑے آب و دانہ کے لئے
لیس ہے ہر طائر دل تیر کھانیکے لئے

ناخدائی کی وہین موج تبسم نے صنم
گریہ جب آیا مری کشتی ڈبانیکے لئے

کوے جانان تک تو جانے دے مجھے اے بیخودی
لعنت آپ مین آیا ہون جانیکے لئے

خلد مین سوحِ شہیدان نے کہا صل علے
جب کھلا وہ غنچہ لب پان کھانیکے لئے

درد شانہ یہان ہوا جب زلف سلجھا کرو تان
ہو سکی مشاطہ نے بوسے اسکے شانیکے لئے

دل جگر مین آگ لگجاتی ہی جسدم غیر سے
گرمیان کرتا ہی وہ میرے جلانیکے لئے

جوشش گریہ سے دھلجائیگا آنکھو نکا غبار
ماجرا دل کا کہون آنسو بہانے کے لئے

ہونٹ مستون نے چبائے جام مے کے ہنس پڑے
لب ملے ساقی کے جسدم مسکرانیکے لئے

جی ہی جی مین کچھ تڑپنے کا مزہ ہی اے مذاقؔ
دلکی بیتابی ہوئی پیدا چھپانیکے لئے

کب ہی عارض اس رخ پُر نور کے سایہ تلے
روز روشن ہی شب دیجور کے سایے تلے

زخم دل سے نیند ہم مستو نکو آتی ہی نہین
ہان اگر آتی ہے تو انگور کے سائے تلے

دل جلو نکا ہی ہر اک پتہ کے نیچے جھونپڑا
سیکڑون موسیٰ ہین نخل طور کے سائے تلے

ہو گیا ہون خال کے سودے مین اب ایسا ضعیف
سر بسر پس جاؤن پاے مور کے سائے تلے

خال مشکین اس لب شیرین پہ کیا ہو جہہ ہی
شہد یہ محفوظ ہے زنبور کے سائے تلے

کاہ کی مانند نخل وادی ایمن جلے
تیرے عاشق کے تن محرور کے سائے تلے

دلمین اپنے یون دبی رہتی ہی ہر دم نار عشق
آگ ہو جیسے نہان تنور کے سائے تلے

جلوہ گر ہو گر پرستان مین وہ باجاہ وجلال
جلکے پریان خاک ہون اس حور کے سائے تلے

یاد کر کے انکھڑیان ساقی کی گلشن مین مذاق
لوٹتا ہون نرگس مخمور کے سائے تلے

تنگ و نازک ہی دہن کیجیے نہ یہ لسانی
چھوٹے منہ سے بڑی باتین تو نہ بولو جانی

کنگھی پلکونکی مری آنکھ کے تل کا لو تیل
زلف پیچان تمہین منظور ہی گر سلجھانی

دل پہ جا لب لعلین سے ترے پتھر کا
آتش لعل ہوئی بات مین پانی پانی

اسی جنون تنگ ہی جی اب تن عریان سے مرا
نکلے جامے سے بھی باہر ہون تو ہو عریانی

اوسکی تصویر کھنچے گی نہ کسی صورت سے
کھینچتا کیون ہی تو بے معنی ہوا ہی مانی

خط جو دلبر کو لکھا خون جگر سے ہمنے
کی زر افشانی کی جا آنکھون نے گل افشانی

ذبح کرتے ہی اوسے جان کے لاغر پھینکا
دل عاشق کی قبول اُسنے نہ کی قربانی

جس نے آواز سنی تیری ہوا دیوانہ
کیا کہون ہاے پری رو تری خوش الحانی

آئین عیسی بھی یہان چھوڑ کے بالاخانہ
اوس مسیحا کے جو دربان کی [illegible] ثانی

کیا رہین تابع فرمان خدا کے بندے
اے صنم دیکھ کے جوڑا ترا [illegible]

خاک پر لوٹتے ہین فرشی و عرشی کیسے
خنجر ناز کین تیرے [illegible]

دل عاشق مین حسینونکی ہی روز آمد و رفت
میرے گھر کھاتے ہین خوبان جہان ثانی

کہے شمع حرم دل اوسے روح اللہ کی
نخل امین سے ہی روشن وہ قد نورانی

زندگی ہوتی ہے عاشق کو نہو موت نصیب
لب ترے آب حیات آنکھین ہین قاتل جانی

بعد مدت لبسی اجڑی ہوئی بستی اپنی
دل ناشاد مین آباد ہوئی ویرانی

سبزہ خط نہین اس گل کے رخ رنگین پر
طرز گلزار مین لکھا ہی خط قرآنی

اہل ایمان سے نہین وہ بخدا مشرک ہی
اے صنم جو کوئی تجھکو نہ کہے لاثانی

شاہ تو ریختہ گویان جہانکا ہی مذاق
ذوق اوستاد شہنشاہ کا ہی خاقانی

جامہ داغ اے دل دلگیر پہنا چاہیے
خلعت سودا کو نلے تا حشر پہنا چاہیے

تن کا خاکہ خون سے پر ہی گلگ تیغ یار سے
لال جوڑہ صورت تصویر پہنا چاہیے

اپنے جامے پھاڑکر اللہ والے ہون مرید
ایسا خرقہ اے محبت دلے پیر پہنا چاہیے

بجلیان پہنی کسینے کانین پھر لے جون
برق کے لوہے کی اب زنجیر پہنا چاہیے

زخم تیغ یار گردنین حمائل کیجیے
حرز نقش جوہر شمشیر پہنا چاہیے

ملئے جسم پاک پر سیماب دل کی خاک کو
اے مہوس جامہ اکسیر پہنا چاہیے

رخت عریانی کا تہ کیجے کفن سلوائیے
فکر پیراہن ہی دامنگیر پہنا چاہیے

زلفین کترائین پڑے ہائے اوس نے کاکل الجھن
بیڑیان کٹو لیئے زنجیر پہنا چاہیے

مرگیا ہون عشق خط مصحف رخسار مین
اب کفن بھی بر مین پر تحریر پہنا چاہیے

کیجیے خون آلودہ تن تیغ الم سے ای مذاقؔ
یون لباس ماتم شبیر پہنا چاہیے

سر کٹے پر نہ سر زلف پریشان چھوٹے
پاؤن ٹوٹے پہ نہ پابندی زندان چھوٹے

دل عاشق سے نہ مہر رخ جانان چھوٹے
لب سے کیونکہ خیال مہ تابان چھوٹے

غیرت حور ہے ہر ایک پری جوبن مین
کس طرح حسن پرستون سے پرستان چھوٹے

میٹھی نظرونکا ہون زخمی مجھے بھاتا ہے نمک
زخم کے منہ سے بھلا خاک نمکدان چھوٹے

کیون نہ گھیرے رہے اوس چاہ ذقن کو سبزہ
کس طرح خضر سے وہ چشمہ حیوان چھوٹے

دلمین ہردم ہے ترے تیر نگہہ کا کھٹکا
جی سے کیونکر خلش ناوک مژگان چھوٹے

رشک جنت ہے اوسے سایۂ دیوار پری
کسی دیوانہ سے یارب نہ پرستان چھوٹے

دیکھکر ہاتھ طبیبون نے بھی جی چھوڑ دیا
دمبدم نبض مری کیون نہ مری جان چھوٹے

اونکو ملجاے جگہہ گر ترے ہمسایونمین
خلد حور و ملک سے یونہی پرستان چھوٹے

دل عاشق کا دھوان بزم مین معلوم نہو
منہ سے ہن شمع کے اکدم کو نہ قلیان چھوٹے

سایۂ خط سے ہے پوشیدہ ذقن خط نہوا
یار آسیب سے تا سیب زنخدان چھوٹے

پھول کی طرحسے ہم تربت مجنون پہ چڑہین
کوئی دامن سے اگر خار مغیلان چھوٹے

کشمکش عشق کی ہو حسن ہو یا دامنگیر
پھول سے الجھے اگر خار سے دامان چھوٹے

تذکرہ پہونچے جو اس گل کا کبھی مکتب مین
یک بیک ہاتھون سے لڑکون کے گلستان چھوٹے

ہر قدم پر مجھے سیر عدم و ہستی ہے
شہر دیوانون سے چھوٹے نہ بیابان چھوٹے

چھوٹنا عشق دل آزار سے یون مشکل تھا
جان دیکر اوسے ہم چھوٹے تو آسان چھوٹے

زاہد اپنے اسے جبہے سے سجدہ چھوڑا
ڈر ہے ماتھے سے نہ خاک در جانان چھوٹے

پہونچے میخانہ مین جسدم یہ دعا مانگ مذاقؔ
ہاتھ سے جام نہ اے ساقی دوران چھوٹے

وحشی طواف کرتے ہین اس فرش پاک کے
قربان نہ فلک ترے کشتون کی خاک کے

زاہد درخت سدرہ و طوبے دکھا دیا
پیر مغان نے رندونکو دانہ مین تاک کے

پھٹکین نہ پاس سر حد دشت جنونکے وہ
قائل ہین شیر بھی ترے مجنونکی دھاک کے

ہین رشتہ ہای جان جہانسے گران بہا
تار اونکے عاشقونکے گریبان چاک کے

کھوئے گئے خضر بھی ہماری تلاش مین
گم گشتہ ہین ہم ایسے رہ ہولناک کے

کہتے ہین جنکو دیر و حرم شیخ و برہمن
وہ راستے ہین میرے دل چاک چاک کے

سودا ہمین زلف کے سر و پا کی خبر نہین
کیا جستجو نکو ہوش سمک کے سماک کے

اوس ترک چشم مست نے تیر نگاہ سے
رندونکا دل نشانہ کیا تاک تاک کے

مولا علی کے گھر کی غلامی مین رہ مذاقؔ
آیا ہی تو جہیز مین خاتون پاک کے

مر کر بھی چھوٹتی نہین اکثر لگی ہوئی
ہوتی بہت بُری ہی مقدر لگی ہوئی

اُس شعلہ رو کو لاگ ہی ہر دل سے کیا بجھے
ہی سب گھرون مین آگ برابر لگی ہوئی

پھرتا ہون دلکو تھامے ہوے مین شکستہ دل
کچھ ایسی چوٹ ہی مرے دلپر لگی ہوئی

انگارون پر کٹی مجھے تجھ بن تمام رات
بستر پہ تھی جو پھولونکی چادر لگی ہوئی

چسپان لفافۂ خط دلبر پہ نامہ بر
لخت جگر ہین یہ نہین ویفر لگی ہوئی

وہ دل جلے فقیر ہین ہم درد آہ سے
دھوتی ہے اپنی عرش کے اوپر لگی ہوئی

ہی چشم نیم باز بھی قاتل کی شاہباز
دل کے شکار پر ہے یہ کافر لگی ہوئی

دل کی خبر جو آتی ہی ہر دم زبان پر
رہتی ہی دم کی ڈاک برابر لگی ہوئی

اے شوخ مجھسے آنکھ ملاتا نہین ہی کیون
ہی کس سے تیری آنکھ ستمگر لگی ہوئی

سوزِ درون نے پھونکدیا جسم و جان و دل
اک آگ ہے کلیجہ کے اندر لگی ہوئی

بھولے ہین ذوق مے سے مذاق اپنی جان تو کیا
دل سے ہے یاد ساقئ کوثر لگی ہوئی

گورے گالونپہ نہین زلف رسا چھوٹی ہوئی
یاسمن بن پھرتی ہی کالی بلا چھوٹی ہوئی

بگڑی ہے مدت سے ابکی دیکھیے کیونکر بنے
ہی ملاقات اُس صنم سے اے خدا چھوٹی ہوئی

دلمین لہراتی ہی ہر دم یار کی زلف سیاہ
پھرتی ہی بانبی مین ناگن برملا چھوٹی ہوئی

پرتو عارض تابان کی قمر تک پہونچے
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

سر پر ہستی سے نہ پایا لوٹنے سر تک پہونچے | کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے
فرش پر عرش کے انوار سحر تک پہونچے | کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے
ہی میانہ روی اچھی تو یہ کہنا ہی برا | کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے
دام صیاد کے بچھتے ہین زمین پر جا کر | کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

پاون تک تیغ سیہ تاب لٹکتی جاتی
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

باغ ہستی مین برنگ سبزہ لاکھون سبز رنگ | وله | خاک سے پیدا ہوے اور خاک ہی مین ملگئے
ابر وجڑہا کے وہ لگے کن انکھیون دیکھنے | وله | تلوارین کھچ کے رہ گئین اور نیچے چلے
قیس ہی واماندہ اور لیلے کا محمل دور ہی | وله | پڑ چلے پاؤنمین چھالے اور منزل دور ہی
کیجے ذرہ سے آفتاب مجھے | وله | میرے ساقی ذرا شراب مجھے
شمار ہون نہ شمارونپہ تا بروز شمار | وله | شمار کیجے اگر مہربانیان تیری
زاہدا کیون وضو کرین بیوجہہ | وله | کسنے شیرونکے منہ کو دھویا ہی
گردو نکے غبار سے نہین اٹھتے کے بگولے | وله | ساتھ آہ کے نکلے جو کدورت مرے دلکی
حال دل بیمار کی کچھ تجکو خبر ہی | وله | اے چارہ گر احوال مرا نوع دگر ہی
اوس مسیحا کی جو انکھونسے کبھی دون تشبیہ | وله | ہی یقین نرگس بیمار بھی اچھی ہو جاے

ہوئے شاکی نہ ہم جور و جفا کے | وله | یہی معنے ہین تسلیم و رضا کے
گرو رکھنے کو میخانہ مین دیکھو | | مصلا لےچلا زاہد اوٹھا کے

نہ عشق بتان حاشا اللہ کرینگے نشہ مین جو ہونگی نمازین قضا بھی	ولہ	محبت نہ واللہ باللہ کرینگے تو کیا مجھ سے قاضی جی گلا کرینگے	
طعام زہر کے عاشق نوالے مار گئے چڑہاے زہر ہلاہل کے جام مردون نے	ولہ	بلائین نوش کی اور درد و غم ڈکار گئے گلے سے ریزۂ الماس کو اُتار گئے	
اللہ اور صنم ملین دونون اگر مجھے در پردہ تو ہی ہی مری آنکھون کے روبرو	ولہ	رکھنا پڑے صنم ہی کے پاؤن پہ سر مجھے پردہ اُٹھے تو تو بھی نہ آئے نظر مجھے	
نالہ دل کی ہوا مین فلک اس رنگ اوڑے	ولہ	جیسے آندھی مین کوئی اوکھڑی ہوئی چنگ اڑے	
کون و مکان مین جلوہ نما اوسکا نور ہے	ولہ	دونو جہان مین سب یہ اوسیکا ظہور ہے	
ہی تاج بائے بسم اللہ سر پر غرض یہان غین سے ہی قاری غزا کی بمعنے باغ و جنت ایک ہی ہی	ولہ	الف سے افسری اسلام کی ہی یہہ با سے یا و دین نبی ہی جسے کہتے ہین باغی جنتی ہی	

خمسہ بر غزل میر کرامت علی شہید بریلوی

شگفتگی اوسکے لعل رنگین کے روبرو بھی نہین گئی ہی
گلون کے کانو مین اوسکے ہنسنے کی گفتگو بھی نہین گئی ہی
گلی تک اوس غیرتِ چمن کے صبا کبھو بھی نہین گئی ہی
مشام بلبل مین رشکِ گل کی ہنوز بو بھی نہین گئی ہی

ابھی وہ نام خدا ہے غنچہ نسیم چھو بھی نہین گئی ہی

رخِ بہشتی ایک آدمی کا ہے رشک غلمان جنتی کا
کہان وہ انداز ہے کسیکا نہ حور کا ہی نہ ہی پری کا
یہہ حسن بے ساختہ اوسیکا عجیب عالم ہے سادگی کا
نہ عشق سرمہ کا نہ مسی کا نہ شوق غمزہ کا نہ ہنسی کا

گمان جو ہو تو سکو آرسی کا سو رو برو بھی نہین گئی ہی

بھلا وہ کیا جانے حسن کیا شے ہی اور کیا بد بلا ہی عاشق
دوا ہے معشوق کس مرض کی مرض ہین کیون مبتلا ہی عاشق
نہ نام حسن اوسکے گوش زد ہے نہ اوسنے گا ہے سنا ہی عاشق
بلا کو اوسکی خبر ہے معشوق کسکو کہتے ہین کیا ہی عاشق

ہنوز کانون مین اوس پری کے یہ گفتگو بھی نہین گئی ہی

ملے جو ہستی وہ شوخ پر فن تو ہو ثنا خوان زبان سوسن
ہزارون بلبل ہون شور افگن ہی پیرہن وہ پھول سا تن
ہی عارض گل پہ جس سے روغن نہین جلا وہ چراغ گلشن
ضیا ہے جسکی جہان ہے روشن وہ شمع پنہان ہی زیر دامن

حریم عصمت کے تا بہ روزن شمال تو بھی نہین گئی ہی

الف سے بھی جو نہ آشنا ہو وہ عشق کی عین کیا پڑھی ہو
وہ کس روش سے پڑھے گلستان جو نہر جدول کو جانتی ہو

نہ ہیبہ مجنون کو جس نے دیکھا نہ سیر نہر چمن کی کی ہو
یقین نہین مجکو قیس گریبان کے حال سے اوسکو آگہی ہو

نکل کے مکتب سے اپنے لیلیٰ کنار جو بھی نہین گئی ہی

یہ صاف روشن ہو اوس پری کو لگی ہو دل کو ہمارے اک لو
وہ مجھسے وحشت سے کوسون بھاگے رہے ہی جیکو ہی نک وہ

ہزار دانا بنے۔ بناے وہ لاکھ تقریر کہنہ و نو
کرے وہ گو باتین سیان کی سو نہ چوکے مطلب سے آپنے اکجو

برہمن کیا مانون بالے پن کی وہان تو خو بھی نہین گئی ہی

نہ جام بھرتا مرا لبالب شراب کی بدلی گر برستی
جو کشتیان مے کی ہاتھ آتین نہوتی جب بھی فراغ دستی
مذاق نے خم کے خم چڑہاے نشہ کو پر روح ہے ترستی
شہید ہی اتنی گمان پرستی نشہ مین سب بھول بیٹھے ہستی

ہوئی ہو جس مے سے تمکو مستی وہ تا گلو بھی نہین گئی ہو

خمسہ بر غزل نواب ظہور اللہ خان نوا بدایونی

عجب وار فنا مین منے جا ہی دلنشین پکڑی
جگہ اوس آستان پر صاف جیون نقش نگین پکڑی

نہ چھوڑی وہ گلی جبتک وہ خلد برین پکڑی
اوٹھانیکو نہ بیٹھے پھر کسی نے آستین پکڑی

برنگ نقش پا اوس در کی جبہ مینے زمین پکڑی

بنے تشکل زبان مار ہاتھون کی ہر اک اونگلی
اندھیری گور اوس موذی کی کالے کی بنی پانبی

ہر اک ہوی بدن ناگن ہو ہر تار کفن افعی
الٰہی ناگ لگیو گور مین اوس تیرہ باطن کی

کہ جسنے بے تکلف اوسکی زلف عنبرین پکڑی

خوشی سی وہ کرین سیر آسمانو نکی زمینون کی
مزا ہی زندگانی کا نظر بازی حسینو نکی

جنہین ہووے میسر تھا پانی نہ جبینون کی
اونہین کیا لطف ہستی ہو جنہون نے نازنینو نکی

نہ چشم عشوہ زا دیکھی نہ ساق نازنین پکڑی

لگایا غیر نے جب ہاتھ سیمای مصفا کو
گرا ماتھا پکڑکے دیکھ پیشانی زیبا کو

غش آیا مارے غیرت کے وہین مجھ بی سر پا کو
دیا کیا درد سر اس رشک نے مجھ ناشکیبا کو

لگانے کو جو صندل غیر نے اوسکی جبین پکڑی

ہر اک شمشاد قامت سرو قد تعظیم کو اوٹھا
ہوا دون ہی سلامی بند مجنون بنکے ہر بوٹا

زمین پہ جھک گئی تسلیم کو شاخ گل رعنا
غبار ناقۂ لیلی جو ہین سو ہی چمن گندا

صبا نے نذر آگے بڑھکے بوے یاسمین پکڑی

اگر بگڑون ہین اس سی تو نہین بنتی کہ جھگڑا ہو
بہت ہین ملین باتین اور یہ دھڑکا ہی نہ تڑکا ہو

خفا وہ دوست ہوجای کہین دشمن نہ آتا ہو
رہی ہی بات تھوڑی دل ہی مضطر دیکھیے کیا ہو

ادھر اندیشۂ دشمن ادھر اوسنے نہین پکڑی

مذاق اسمین لب شان ہی کہ جو چٹکی نے کھلوائی

ہوئی کافور اکدم مین جو بوی مشکبار آئی

اوڑی خوشبو ہوا پر کسکے تار سنبل تر کی　　شمیم حلقۂ جعد معنبر کسکی جا پہونچی

تو اوستخن سے مشک نے جو راہ مین پکڑی

خمسہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

قید مین بھی اپنا آزادانہ مسکن چاہیئے　　شاخ شمشاد لب جو پر نشیمن چاہیئے

پا مین زنجیر رگ گلہاے گلشن چاہیئے　　ناتوان اسے سرو ہون کیا بار آہن چاہیئے

فاختہ کا طوق مجکو بہر گردن چاہیئے

تیل ہونیکو مری انکھونکے تل ہین منتظر　　موم بننے پر ہی میرا مغز ہر دم مصر

ہم زبان کاٹین اگر یہ موم روغن ہو مضر　　بعد مدت وصل شہد و موم مین ہوتا ہی پھر

اوسکے ہونٹونکے لئے اب موم روغن چاہیئے

تم رکھائی سے جو کچھ چاہو سو فرمالو ہمین　　واسطہ زلفونکا ہم اونجھے مین سلجھالو ہمین

مانگ کا چوٹی کا صدقہ صاف ست ٹالو ہمین　　بچ رہا ہو تیل بالونکا تو دے ڈالو ہمین

اے صنم بہر چراغ زیست روغن چاہیئے

ہی مذاق اس گھات کی تلوار کا کیا ہو بیان　　آب ہی اوسد ہار ہی رہتی ہی پر تشنہ دہان

خون چاٹے گر کسی کافر کا بتا ہو تر زبان　　ذوالفقار حیدری کی خشک ہی آخر زبان

بعد مدت اوسکو تھوڑا خون دشمن چاہیئے

خمسہ ناتمام بر غزل خود

درد فرقت مین دوا کیسی ہی کس کا پرہیز　　مجھ سے ملنے مین نکرا ہی مرے عیسا پرہیز

ایسے بیمار تو جیتے نہین مرجاتے ہین

نہ گراؤ مجھے نظرون سے تم اپنا جانو
اب بھی ملجاؤ خدا کے لئے کہنا مانو

دیکھو تیوری نہ چڑہاؤ نہ بھودن کو تانو
آؤ ملجاؤ نہ اے یار لڑائی ٹھانو

لڑتے ملتے ہین بگڑتے ہین سنور جاتے ہین

چشم بھر آتی ہی خالی نہین رہتی اک پل
پتلیان شوق مین نظارہ کے آئی ہین نکل

شورش گریہ سے پردے بھی گئے آنکھ کے گل
دیکھو کب تک مری آنکھو نسے رہو گے اوجھل

نظر آجاؤ کہ اب دیدۂ تر جاتے ہین

منتین کیون نکرین کیون نہ خطائین بخشائین
ای صنم ایکی سفر مین کہین ہم مرہی نجائین

وقت رخصت کے جو روٹھے ہو تو کیونکر منائین
ایکدن مل لو خدا جانے کہ پھر آئین نہ آئین

رات کی رات ہین مہمان سحر جاتے ہین

معجزہ عیسوی دکھلاؤ گے کسدن صاحب
جان بلب ہون اجی فرماؤ گے کسدن صاحب

بات کو ہونٹ تلک لاؤ گے کسدن صاحب
منہ سے بولو ذرا کام آؤ گے کسدن صاحب

بات رہجاتی ہی اور دن تو گذر جاتے ہین

کسطرف کوچۂ جانان سے سفر کرتے ہین
کیا ہی دل کرتے ہین اور کیا ہی جگر کرتے ہین

جان کو خانۂ تن سے جو بدر کرتے ہین
تن مردہ سے مذاق آج سفر کرتے ہین

جان چھوڑتے ہوئے دلدار کے گھر جاتے ہین

مسدس

ہر شب تھے شانہ کش کسی زلف نگار کے
اوس دن کے یاد تفرقے کب روزگار کے

ہر روز محو تھے رخ آئینہ وار کے
بر آئین راتین ہجر کی دان انتظار کے

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

ہے یاد زلف و رخ سحر و شام روز و شب
پیش نظر ہے گردش ایام روز و شب

نے چین رات دن ہے نہ آرام روز و شب
مطلع یہی پڑھون ہوئین ناکام روز و شب

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

وہ انجمن طلسم کی اور وہ پری کہان
چاندی کے بیج سونے کی بارہ دری کہان

وہ زہرہ وش کہان ہے وہ جادوگری کہان
وہ دورۂ قران دمہ و مشتری کہان

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

اُس حور سے جدا ہین تو پریون نے کیا ہین
ہنسنا کسیکا یاد ہو گر بھول کر ہنسین

جلسہ وہی نہین ہے تو کیا بیٹھین کیا اوٹھین
کیا رو ئین یاد کرکے وہ ہم اگلی صحبتین

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

جانیکی خلوتون کی دلا کچھ نہ پوچھئے

جلسون کا لطف بہر خدا کچھ نہ پوچھئے

کیفیتین اٹھائی ہین کیا کچھ نہ پوچھیے
اب اُن دنون کا ہمسے مزہ کچھ نہ پوچھیے

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

وہ ماہ رو تھا پیش نظر جس زمانہ مین
تھا مہربان وہ رشک قمر جس زمانے مین
تھے ہمکنار شام وسحر جس زمانہ مین
پہلو مین تھا وہ آٹھ پہر جس زمانے مین

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اُڑاتے تھے لیل ونہار کے

دن رات اوسکی زلف وجبین اپنے ہاتھ تھی
وہ روز روز عید تھا شب شب برات تھی
تھی رات دن مگر نہ یہہ دن تھا نہ رات تھی
اوس رات دن کی کیا ہین کچھ اور بات تھی

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

ایام وصل ہوتے تھے کس ننگ سے بسر
رہتا تھا اوسکے پاے حنائی پہ اپنا سر
افسانے حسن وعشق کے تھے شام اور سحر
کیا گردش زمانہ کہین قصہ مختصر

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

مت بھول لا نہین ہے وہ گلفام ساقیا
بن یار دور مے کا نہ لے نام ساقیا
خالی دنون مین بھر کے نہ دے جام ساقیا
ہے آج کل شراب سے کیا کام ساقیا

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

سامان دل لگی کے سبھی کچھ ہین کیا نہین
جینے سے بد مزہ ہون مزہ زیست کا نہین

وہ جی نہین وہ دل نہین وہ دلربا نہین
فرقت مین روزگار کا اب کچھ مزا نہین

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

ہون منتظر اجل کا مین ہر شام ہر پگاہ
یارب شب فراق کی کب تک مین دیکھون راہ

طولانی فراق سے حالت ہوی تباہ
دن ہجر کے بھی یون ہی گزر جائین جیسے آہ

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

کیا جانین تیرے عشق کی تاثیر ہم دلا
ان گرم جوشیون سے تری ہمکو ہے گلا

وہان تو ہی جلد سے یا وہی جانی کو یان بُلا
مطلع یہ پڑھکے صبح و مسا جی کو مت جلا

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

دل مین بندھا ہی یار کی یکتائی کا سمان
موجود ہے وہ رات وہی دن وہی زمان

اکدم بھی ہٹتا دور نہین ہے وہ جان جان
اے دل نہ یہ نہار یہ کرنا کہین گمان

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے

کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

وصلت کی چھیڑ چھاڑ میں کیا لطف تھا مذاق — تھا ہم سخن ہی نازکی تازہ مزہ مذاق
بوس و کنار میں تھا عجب ذائقہ مذاق — کیا کہنا ان دنوں کا بقول نوا مذاق

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

تمت

قطعات تواریخ

تاریخ وفات نواب خان جہان خان مرحوم رئیس جاورہ

جان جہان محمد خان جہان خان نے — کی رحلت اس جہان سے رویا جہان سارا
از روی ہائے کہے اسد م مذاق تاریخ — خان جہان جہاں نے سوئے جنان سدھارا
۱۲۹۵ ہجری

تاریخ فراغ علم مولوی سید عنایت احمد نقوی

کیا روشنی فضل حمید الدین سے — روشن ایک علم کا چراغ آج ہوا
سرسبز ہوا مطیع احمد کا پسر — غیرت دہ صد بہار باغ آج ہوا
پھولے پھلے شجر عنایت احمد — دل اپنا خوشی سے باغ باغ آج ہوا

فارغ ہوا علم سے جو وہ برخوردار — تاریخ مذاقؔ لکھ فراغ آج ہوا
۱۲۹۶

تاریخ وفات مولوی الہ یار شاہ صاحب مرحوم

عالم الہ یار شاہ ملک عدم کو گیا — علم حدیث وکتاب شہر مین معدوم ہی
بسکہ خوش اخلاق تھا عالم وصوفی حکیم — رحلت خوش خلق سے خلق بھی مغموم ہی
علم مین اے ولا ہجرت الہ یار کی — یار کا سال وصال کچھ تجھے معلوم ہی
واصل رحمت ہوا جبکہ وہ حق گو مذاقؔ — رحمت حق نے کہا واعظ مرحوم ہی
۱۲۸۹ ہجری

تاریخ وفات جناب حافظ شاہ نصیر صاحب مرحوم

عالم اکبر حدیث و فقہ — ہی مفسر کبیر کی تاریخ
قطب لشکر گوالیار و کن — حافظ ملک گیر کی تاریخ
عاشق اہلبیت مصطفوی — قادریہ فقیر کی تاریخ
ذاکر پنجتن کا ذکر وصال — شاکر چار پیر کی تاریخ
جس سحر روشن ہو حال ماہ و سال — ہی وہ روشن ضمیر کی تاریخ
سنہ ہجری ہون بارہ سو اسّی ۱۲۸۰ — ایسی ہو شیخ پیر کی تاریخ
صبح روز سہ شنبہ بست وششم — ہی حماد اخیر کی تاریخ

لا مکانی فقیر سنتے ہیں
محض بے دست و پا عالم گرد
ترک جان و جہان میں تھا بے مثل
ہو چکی موت قبل موت اُسے
جیتے جی مر چکا ہے وہ مغفور
ہاتف غیب سے سنی غفر

ہے شہ نے سریر کی تاریخ
ہی جہان بین بصیر کی تاریخ
ہی یہ اُس نے نظیر کی تاریخ
کیا کہون زندہ پیر کی تاریخ
کہا مذاق اوس فقیر کی تاریخ
شاہ حافظ نصیر کی تاریخ

۱۲۶۸ھ

خاتمۃ الطبع

تاریخ مکان قاضی موسی رضا

بیت تاریخ بنا بیت

مذاق مجھ سے مکین نے یہ جو بنا کی تاریخ کہئے کیا ہی
صدا یہ کون و مکان سے آئی مکان موسی رضا بنا ہی

تاریخ مسجد حلوائیان

سنی فخر الدین حلوائی سے خوب | بنگئی ہے مسجد پاک لطیف
فقط تاریخ بنا کہیے مذاق | وہ وہی نقل بیت شریف

قطعہ تاریخ طبع کلام مرشدی والی رحمۃ اللہ علیہ از بندہ محمد ایثار علی عفا اللہ عنہ

کلام مرشد بر حق مذاق جان و ایمان
کہ در دنیا و دین شد مقتدا و رہنمائے ما
چو شد مطبوع بہر سال طبعش اینچنین گفتم
کلام رہنما و مقتدا و پیشوائے ما

۱۲۸۴ھ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۷	۲	حمیدہ کا	حمیدہ کی	۲۲۹	۷	حمدونا	حمد وثنا	۲۴۸	۲	زندون	رندون
۱۹۸	۷	ذی الحجہ	ذی الحج	۲۲۹	۷	مصففے	مصطفے	۲۴۸	۱۴	متقال	مقابل
۲۰۳	۱۲	ہمرارا ت	ہمراز اوقات ہو	۲۲۹	۹	ذوالعدر	ذوالعلا	۲۴۸	۱۷	سے روشنہ	سے زیادہ وہ
۲۰۵	۵	غرب	عرب	۲۲۹	۱۴	ابنار	اثبار	۲۴۹	۲	خنداں آبا	خنداں ہوا
۲۰۵	۶	دیکھتا	دیکھنا	۲۲۹	۱۳	ہردم	ہردم رکہہ	۲۵۰	۳	اللہ ورسول	اللہ رسول
۲۰۷	۲	باد	و	۲۳۰	۷	حسن عاقیت	حسن عاقبت	۲۵۰	۱۱	سراوانہ	نیا دانہ
	۱۴	مرگان	مژگان	۲۳۲	۱۰	مذاق علی	ولدار علی	۲۵۰	۱۳	رنگوانا	رنگ لانا
	۱۶	سہارے تیرے	سہارے سے تیرے	۲۳۲	۱۲	پہی	بہی	۲۵۰	۱۵	سوا ہی	ہوا سے
۲	۳	کلیرہی	کلیری	۲۳۲	۱۵	عففو	عفو	۲۵۱	۶	رنگ ہین	رنگ اے
۲۱	۱۰	رہبرہی	رہبری	۲۳۳	۴	شیخ معروف	خواجہ معروف	۲۵۱	۱۵	درنے	دلی
۲۱۱	۱	بہاوالدین	بہاء دین	۲۳۳	۷	حضرت زراق	سید رزاق	۲۵۲	۱۶	باندہ	گوندہ
۲۱۲	۱۶	دیکھو	دیکھوں	۲۳۳	۸	اپنر جی	اپنے جی	۲۵۳	۹	مشتری ماہ	مشتری وماہ
۲۱۷	۸	جدر	جدریا	۲۳۴	۷	ہاروان	ہار دل	۲۵۳	۱۱	اسکو	اوسکو
۲۱۸	۱۷	جنجر	خنجر	۲۳۴	۹	ہین خدا	ہین ظل خدا	۲۵۳	۱۶	لعل وہین	لعل ہین
۲۲۰	۵	ہجر	سحر	۲۳۴	۱۲	فرید الدین سکر	فرید الدین شکر	۲۵۳	۱۷	دکہلاتجر	دکہاتجر
۲۲۱	۲	ہی	جی	۲۳۶	۳	فرید الدین سکر	فرید الدین شکر	۲۵۴	۱۱	پوشاک	پوشاک
۲۲۱	۲	کا ہووے	ہووے	۲۳۶	۶	نما	ما	۲۵۴	۱۵	کی کرن	کی ہیں کرن
۲۲۱	۱۰	ہعس	ہوں	۲۳۶	۷	ما	خدا	۲۵۵	۲	کا ہی	کی ہی
۲۲۲	۶	بہہ شتاب	بہہ پیشتاب	۲۳۶	۱۳	مہدی	مہندی	۲۵۵	۴	بہوتے بہولے	بہوسکے بجالے
۲۲۳	۷	دم رہے	غم رہے	۲۳۶	۱۵	معین الدین	معین الدین چشتی	۲۵۵	۴	شاہ دین	سادہ دین
۲۲۳	۱۶	دیدر المدین	وہ بدر الدین	۲۳۶	۱۷	عبد الق	عبد الحق	۲۵۵	۱۳	سبق	سبیل
۲۲۴	۵	مستبعون	مستفیضوں	۲۳۷	۱۶	نگانہ نہ	یگانہ	۲۵۷	۱	رونگی	رندونکی
۲۲۵	۷	اوس	پھر اوس	۲۳۷	۱۷	حام	جام	۲۵۷	۳	بیہوش	بینوش
۲۲۵	۱۵	بدرجی	بدر بجرجے	۲۴۰	۱	طرفا	طرفہ	۲۶۰	۱۳	پوچھتا	پوچھتا
۲۲۵	۱۶	دوادو	دادو	۲۴۲	۳	گمان	گمان ہو	۲۶۲	۶	چپتی ہی	
۲۲۰	۵	پھری	نرہی	۲۴۲	۹	سرمگین	شرمگین	۲۶۴	۱۳	کسدن	کب تک
۲۲	۵	ریکاب	اک	۲۴۲	۱۲	پڑا دیا	بڑھا دیا	۲۶۴	۱۵	مین	ہین
	۱۱	حشیم	جسیم	۲۴۳	۸	نقس پا	نقش پا	۲۶۵	۴	حدا	خدا
۲۲۵	۹	ظاہر باطن	ظاہر باطن	۲۴۵	۲	پوچھنا	پوچھیا	۲۶۵	۸	یون	جیون
۲۲	۱۳	عطار	عطا	۲۴۵	۴	پیغام	پیام	۲۶۵	۱۰	بہبے	تنبیہ
۲	۱۲	خدا	خدا ہو	۲۴۵	۹	شبستہ ہی	نہ شیشہ ہی	۲۶۵	۱۷	روکے	رستے
۲۲۵	۳	بتول	بتول و	۲۴۵	۱۷	مزار	نگار	۲۷۰	۴	العد	الغد